

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا

الحمد لله کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مُستطاب الموسوم بہ

# تحقیق الاولیاء

فی شان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سُلطانِ الاصفیاء

جلد اول

مُستملک

علوم و مکاشفات اولیاء اللہ و علمائے باللہ رضی اللہ عنہم در مناقب خاتم الاولیاء حضرت  
غوث اعظم پاک میراں محی الدین باز اشہب محبوب بجمانی قطب ربانی سلطان شیخ سید  
عبد القادر حبیب لانی رضی اللہ عنہ

مؤلفہ و مترجمہ

مسکین عطا محمد خادم خادمانِ نائب خاتم الاولیاء غوث اعظم ثانی علیہ الصلوٰۃ و السلام محمد عابد اللہ بنوری

بانتہام خلیفہ اجل میاں محمد یار و ٹوٹ اداری مطبوع شد ۱۵۱



الْآنَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ  
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَرِعْنَاقُ نَفْسِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
وَمُنْتَهَى عِلْمِهِ وَجَمِيعَ مَا شَاءَ وَخَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ  
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ شَافِعِ الْمَذْنُوبِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ سَيِّدِنَا  
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَمْعَانِ الْمَكْرَمِينَ  
الْمَعْظَمِينَ وَرَأْسِ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ الْمَكِينِ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِ  
الرَّاكِدِ غَوْثِ الثَّقَلَيْنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْإِمَامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِ  
الْجِيلَانِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى سَائِرِ أَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ الْكَامِلِينَ الْعَارِفِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



اما بعد یہ بندہ مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ القصد خاکپائے درویشاں وریزہ خوار ایشاں برادران السلام و  
 بران طریقت کی خدمت میں عرض رسال ہے کہ ابتدا میں جب یہ احقر الناس نائب خاتم الاولیاء غوث اعظم ثانی  
 سیدی و مرشدی اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبیلہ امام جلوئی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں  
 حاضر ہوا تو ایک دن آپ نے خاتم الاولیاء حضرت غوث اعظم پاک محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عابد القادر  
 سبحانی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر فرمایا کہ ایک روز حضور نبی کریم نور قدیم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجلس  
 فرماتے تھے کہ اتنے میں دونوں شہزادے حضرات امین حسنین شریفین علیہما السلام کھیتے کھیتے تشریف لے آئے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں شہزادوں کو گود میں لے لیا اور فرمایا ”ہماری آل پاک میں سے بارہ امام ہونگے اور  
 باقی سب کے سب ہمارے شہزادے حسین کی آل میں سے ہوں گے۔ لیکن ہمارے شہزادے حسن کی آل میں سے  
 ایک ایسے فرد مکمل پیدا ہوں گے جن میں ان دو زوہ ائمہ کے کمالات جمع ہونگے۔ ان کی کنیت ابی محمد لقب محی الدین  
 اور اسم عبدالمقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا اور جب ان کا ظہور ہوگا وہ منبر پر اعلانیہ فرمائیں گے قدحیٰ ہذہ علی  
 رقبۃ کلّ و لیّ اللہ“ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کا یہ ارشاد مبارک سن کر متعجب ہوئے کہ آخر حضرت  
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بھی تو ولی ہیں کیا ان کا قدم مبارک ان کی گردن پر بھی ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 اس مجلس شریف میں حاضر نہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جا کر یہ سارا ذکر تیر سنایا۔  
 حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ ”کیا ان کا  
 قدم مبارک میری گردن پر بھی ہوگا“ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ”یا علی! بیٹا اگر لائق ہو اور باپ اس کو  
 کندھوں پر اٹھالے تو اس میں کیا حرج ہے۔ وہ میری آل اور آپ ہی کی اولاد ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف  
 حاصل کریں“ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دروازہ کا کُندہ لٹکاتے  
 چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس سے واپسی پر جب دروازہ کا کُندہ اُتارنا چاہا تو دست مبارک کُندہ  
 تک نہ پہنچا۔ حیران ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت حسین و جمیل حاضر ہوا اور عرض کی ”یا حضرت  
 مجھے کندھوں پر اٹھالیجئے“ میں آپ کو کُندہ اُتارے دیتا ہوں“ آپ نے اس لڑکے کو کندھوں پر اٹھایا اور کُندہ اُتار دیا  
 آپ اس حیرانگی کی حالت میں واپس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور کُندہ والا عجیب و  
 غریب معاملہ عرض کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا ”یا علی! وہ حسین و جمیل لڑکا محی الدین عبدالمقادر  
 کی روح ہے۔ اور بہت ہی اچھا ہوا کہ سب سے پہلے یہ شرف آپ نے حاصل کیا“



میرے قبلہ نے چند ایک احادیث شریف اور بیان فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ محمد قطاب عارفین رضی اللہ عنہم کا ہی عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ استشہاداً آپ نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی کتاب اخبار الاخیار فی السرائر کے دیباچہ صفحہ ۵ کا ایک اقتباس پیش کیا، وہو هذا بعد ازال چنڈال شعب و شجرات و فروع و ثمرات خاتم ولایت کہ شجرہ علم و ہدایت بوی منتہی میثود برآمد کہ بر مثال شجرہ طوبی ہر طرف ظلال کمال انداختند و عالم را بہ جمال ولایت منور ساختند خصوصاً اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت کہ بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از ہمہ نصیب وافر و فیض کامل تر برداشتند و بحکم عصمت ذاتی لواہی ولایت معنوی برا فرشتہ ریاست صورت را بد گیراں گذاشتند و ہرگز نور ولایت از خاندان نبوت انقطاع نہ پذیرد و فلک ولایت جز بایں قطاب قرار نگیرد و از میان ایشان خواست قطب قطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین و مشہور مغربین ساخت تا محی الدین و مجدد شرع متین اگرچہ جمال محمد و تمام آل محمد تاہاں است لیکن درینجا جمالے دیگرست و کمالے دیگرست جمال جمال محمدست و کمال کمال محمدست اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد

یعنی بعد ازال خاتم ولایت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جن پر علم و ہدایت کا شجرہ منتہی ہو جاتا ہے اتنے شعب و شجرات و فروع و ثمرات پیدا ہوئے کہ انہوں نے شجرہ طوبی کی طرح ہر طرف ظلال کمال پھیلائے اور عالم کو نور جمال ولایت سے منور کر دیا خصوصاً آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد جنہوں نے بحکم ولایت حقیقی اور مناسبت ذاتی سب سے وافر نصیب اور فیض کامل تر حاصل کیا ہے بحکم عصمت ذاتی باطنی و ظاہری کا جھنڈا کھڑا کیا اور ظاہری سلطنت دوسروں کے لئے چھوڑ دی۔ اور ہرگز نور ولایت خاندان نبوت سے منقطع نہیں ہو سکتا اور فلک ولایت ان قطاب کے سوا قرار نہیں پکڑتا۔ اور ان میں سے جس کو چاہا قطب قطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین اور مشہور مغربین بنادیا حتیٰ کہ وہ محی الدین اور مجدد شرع متین بن گئے۔ اگرچہ جمال محمد تمام آل محمد میں چمک رہے ہیں لیکن یہاں اور ہی جمال ہے اور اور ہی جمال ہے۔ جمال جمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کمال کمال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد

کتاب فصوص الحکم فی شیعہ میں سرکار دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کی طرح قدیم ہے اور حجلہ رسل علیہم السلام نے فیضان ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے اخذ کیا ہے۔ قطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک خاتم الاولیاء عالی



بجز حضرت غوث اعظم پاک پیران پیر و ستگیر میراں محی الدین باز اشہب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی  
 رضی اللہ عنہ میں کیونکہ آپ کے سوا کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا قَدْ مَحَىٰ هَذِهِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ وَلِيَّ اللّٰهُ مِيرَايَهُ قَدَمِ مِرْوَالِی اللّٰہ  
 فی کرم طے پر ہے۔ خاتم الاولیاء واحد ہے۔ مولانا مشکط الشفا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام و بعض  
 از کس افراد رضی اللہ عنہم نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام اس  
 بنو حقیقت پر شاہد ہے۔ اعیزہ کتاب فصوص الحکم بظاہر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے لیکن حقیقت میں  
 یہ حدیث شریف کا ایک مقدس صحیفہ ہے جیسا کہ دیباچہ میں اس امر کی صراحت پائی جاتی ہے۔  
 جب اس مسکین نے اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق گجرات شہر میں سکونت اختیار کی اور گجرات کے علماء کرام  
 کی تقریریں تو معلوم ہوا کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو اولیاء پر فضیلت حاصل ہے لیکن  
 صاحب کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل نہیں۔ جب مسئلہ کی تحقیق شروع کی تو پتہ چلا کہ آج کل تمام عالم کے علماء کرام اور  
 وکلاء و علما کا یہ ہی عقیدہ ہے۔ دل کو نہایت قلق ہوا۔ رب تعالیٰ کے فرمان کے مطابق وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ  
 تَلْبِسُوا الْحَقَّ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اس مسکین نے ارادہ کیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ایک کتاب کی صورت میں پیش کی جائے  
 ہے لہذا یہ مسکین اپنے پیر و مرشد نائب خاتم الاولیاء علی حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام دہلوی رضی اللہ  
 عنہ کی روح پر فتوح کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ نے اس امر کی اجازت فرمائی۔ آپ کی اجازت کے بعد یہ سیدہ مسکین سلطان  
 نے غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا۔ آپ نے نہایت خوشی کا اظہار  
 فرمایا اور ساتھ ہی اپنی مدد اور تصرف کا اشارہ فرمایا۔ پھر اس مسکین کا کیا کہنا۔ دل کو خوشی روح کو سرور اور جان کو حضور  
 میں ہو گیا ہوا۔ دل میں علم کا ایک سمندر موجزن ہوا۔ قلم میں طاقت آگئی اور کتاب کی تحریر شروع کر دی۔ دوسرے دن صبح کیوقت  
 آدم میرا مومنین امام عالی مقام حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا "لکھ غوث اعظم ہمارے فرزند ہیں"۔  
 رب تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي  
 الْأَمْرِ مِنْكُمْ نَزَّ فَرَمَا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اس لئے مومن متقی وہ ہے  
 جو احباب عارفین رضی اللہ عنہم کی اطاعت کرے اور ان کا فرمان قبول کرے کیونکہ قرآن مجید کے حقائق اور دقائق اہل اللہ  
 کے خاتمی جانتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَ خَاصَّتُهُ (ترمذی شریف)  
 السلام لہذا اس احقر التماس نے اس مختصر تالیف میں اکابر محدثین اور اہل عارفین رضی اللہ عنہم کی تصانیف میں سے حضرت  
 عالی کسطنطنیہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ایسے ملفوظات طیبات حالات مبارکات اور خوارق کرامات جمع کرنے کا ارادہ کیا



ہے جن سے صریح ثابت ہو سکے کہ آپ کو عام صحابہ تو درکنار خلفائے راشدین اور ائمہ معصومین رضی اللہ عنہم پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ انسب خیال کیا کہ اس مبارک تصنیف کا نام تحقیق الاولیاء فی شان سلطان الاصفیاء ہو۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ یہ بندہ بیکس کمر از مور و گیس اتنا دیباچہ لکھ کر سو گیا۔ اتنے میں میرے سلسلہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور چھڑک کر فرمایا: ”کیا ہم نے نہیں فرمایا کہ کوئی نبی نہیں ولی نہیں جو ہماری مجلس میں حاضری نہ دے۔ اور دوسرے ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے اس لئے ہمارے قول قدیمی علیٰ رقبۃ کلّ ولی اللہ میں سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی داخل ہیں“ آپ کا یہ قول مبارک بھجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۲ پر درج ہے جس پر مدلل بحث کتاب میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ وَ هُوَ هَذَا وَ مَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وَ لٰی رَ اِلَّا وَ قَدْ حَضَرَ مَجْلِسِیْ هَذَا الْاَحْیَاءُ بِاَنْبَادِ نَهْمِرٍ وَ الْاَمْوَاتُ بِاَرْوَاحِہِ یعنی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور مردہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ تو پس آپ نے اپنی شان اقدس کا خود ہی فیصلہ فرما دیا ہے کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی ہم ہیں۔

اور آپ کے اس دعویٰ مبارک پر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شاہد ہیں۔ ترمذی شریف جلد دوم الباب الزہد باب ما جاء فی الحب میں حدیث شریف مندرج ہے حدیثنا احمد بن منیع نا کثیر بن عبد الجعفر برفان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جابر قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ حَبْلٍ لِّیْ لَہُمْ مَنَابِرٌ مِّنْ نُّوْرِ یَغْیِطُہُمُ النَّبِیُّوْنَ وَ الشُّہَدَاءُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عِبَادِہُ ابْنِ الصَّامِتِ وَ ابْنِ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیُّ وَ ابْنِ ہُرَیْرَةَ۔ ہذا حدیث حسن صحیح و ابو مسلم الخولانی فی اسناد عبد اللہ بن ثوب یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ اُن پر پیغمبروں اور شہیدوں کو بھی رشک ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر و حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابو مالک اشعری اور

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی حدیث شریف قطب الموحّدین قبلہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری قدس سرہ اپنی کتاب کشف المحجّوب باب الکلام فی اثبات الولائیۃ کے ص ۶۷ پر بالفاظ دیگر پیش فرماتے ہیں وَ هُوَ هَذَا: و پیغمبر گفت صلی اللہ علیہ







قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا. اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک آسمان ولایت کے شمس سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آسمان ولایت کے قمر میرے حضرت سلطانِ غوثِ اعظم پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان آیاتِ بنیات کی تفسیر کیلئے تفسیرِ جلوی ملاحظہ فرمائیے۔ احادیث شریفہ السَّحَابُونَ فِي حَبْلٍ لِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغِيظُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ اور اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَعِبَادًا يَغِيظُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تخصیص نہیں فرمائی کہ وہ بندے جن پر انبیاء و شہداء علیہم السلام رشک کھاتے ہیں وہ میرے اہلبیت کے بارہ ائمہ اطہار ہیں اس میں اشارہ ہے کہ اس اُمتِ مبارکہ کے بعض کمال افراد بھی ایسے ہیں جن کو سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

اگر سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض کمال عارفین رضی اللہ عنہم سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہوں تو اس میں کیا نقص ہے بلکہ یہ تو آپ کے خصائصِ الکبریٰ میں داخل ہے چنانچہ حضرت جلیل الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب خصائصِ الکبریٰ میں احادیث شریفہ نقل فرماتے ہیں کہ معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کی امامت تو بیت المقدس میں کی اور اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال افراد کی امامت جناب نے بیت المعمور میں کی جو ساتویں آسمان پر فرستوں کا کعبہ ہے یہی کمال افراد کا گروہ ہے جن پر انبیاء علیہم السلام بھی رشک کھاتے ہیں۔ اب احادیث پاک پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔۔۔ خصائصِ الکبریٰ جُز اول باب حدیث الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۵۳ وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ مِنْ طَرِيقِ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَسْحَىٰ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ بِدَائِبَةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَعْلِ خُطَرُهَا عِنْدَ مَنْتَهَى طَرَفِ فَرَكَبْتُ وَمَعِيَ جِبْرِئِيلُ فَمَرْتُ فَقَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَقَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِي اَيُّنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بِطَيْبَةٍ وَاِلَيْهَا تَهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَقَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِي اَيُّنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بِطُورِ سَيْنَا حَيْثُ كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَقَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِي اَيُّنَ صَلَّيْتُ صَلَّيْتُ بِبَيْتِ لَحْيٍ مَوْلِدِ عِيسَىٰ ثُمَّ دَخَلْتُ بِبَيْتِ الْمَقْدَسِ فَجُمِعَ لِيَ الْاَنْبِيَاءُ فَقَدَّمَ جِبْرِئِيلُ حَتَّىٰ اَقْبَضَهُمْ اَنُو يَعْنِي نَسَائِي نَعْنِي يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ كَيْ طَرِيقٍ سَمِعْتُ اِسْحَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ رِوَايَتِ كَيْ هُوَ كَمَا رَوَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَكُونُ مِيرَاسِي اَيْكُ الْبِيَا حُوَايَا لِيَا كَيْ هُوَ كَمَا رَوَى اُوْنُجُ اور خیر سے نیچا تھا اس کا قدم اس کی منتہی نظر پر پڑتا تھا۔ یہی اس پر سوار ہوں اور جبرئیل علیہ السلام میرے



میں گیا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اترے اور نماز پڑھیے۔ میں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام  
 نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے۔ طیبہ کی طرف آپ کی  
 رحمت ہوگی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اترے اور نماز پڑھیے۔ میں نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام  
 نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے طور سینا میں نماز پڑھی ہے جس جگہ  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اترے اور نماز پڑھیے۔ میں  
 نے اُتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی  
 ہے جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے انبیاء  
 کو میرے واسطے جمع کیا۔ جبرئیل نے مجھ کو مقدم کیا یہاں تک کہ میں نے انبیاء علیہم السلام کی  
 خدمت کی آنے لگا۔

نصوص الکبریٰ ج۱ اول باب حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ ۱۶ ثَمَّ صَعَدْتُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ  
 يَا اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيلُ مُسْنِدًا ظَهَرَ لِي اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ كَا حَسَنِ الرَّجَالِ قُلْتُ يَا  
 سُبْحَانَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا اَبُوكَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَّمَ فَقِيلَ لِي هَذَا مَكَانُكَ وَهَذَا مَكَانُ اُمَّتِكَ وَارَا اَنَا بِاُمَّتِي شَطْرَيْنِ شَطْرُ عَلَيْهِمُ ثِيَابُ  
 يَتَّخِذْنَ كَا ثَنَاهَا الْفَرَاطِيُّ وَشَطْرُ عَلَيْهِمُ ثِيَابُ رَمَدٍ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَدَخَلَ مَعِيَ  
 الَّذِينَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابُ الْبَيْضُ وَحُجِبَتِ الْاُخْرُونَ الَّذِينَ عَلَيْهِمُ ثِيَابُ الرَّمَدِ وَهُوَ عَلَى  
 لُفْجَةٍ نَصَلْتُ اَنَا وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ خَرَجْتُ اَنَا وَمَنْ مَعِيَ  
 نَحْنُ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ فِيهِ اِلَى يَوْمِ  
 يُنْقِيَا مَتَاتِهِ لِعَنِي بِحُجْرَتِي سَاتُوْنَ اَسْمَانِ كِي طَرَفٌ كَمَا يَكِي مِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْدِيْهَا . وَه  
 سَلَّمْتُ الْمَعْمُورَ سِيْ اِنِّيْ لَشَيْءٌ لَّكَائِيْ هُوَ تَحِيْ اَوْرَشَلِيْمَ اَحْسَنَ الرَّجَالِ كِي تَحِيْ . مِيْنِ نِيْ پُوْجِيْ اِيْ جَبْرِيْلُ اِيْ كُوْنِ  
 لَكَ مَقْعَدٌ . كِي كِي اِيْ كِي بَابِ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ مِيْنِ اَوْرَ اُنْ كِي سَاَتُهُ اُنْ كِي قَوْمِ كَا اِيْ كِي كَرُوْهُ تَحِيْ . مِيْنِ نِيْ اُنْ سِيْ  
 سِيْ اِيْ كِي اَوْرَ اَنِيْ نِيْ مَجِيْ سِيْ اِيْ كِي كِي . مَجِيْ سِيْ كِي اِيْ كِي كَا مَكَانِ مِيْ اَوْرَ اِيْ كِي اُمَّتِ كَا مَكَانِ  
 وَنَجِيْ . يَكَا اِيْ كِي نِيْ اِنِّيْ اُمَّتِ كُوْدِيْهَا كِي . وَه دُوْ حَقَّةُ تَحِيْ . اِيْ كِي حَقَّةُ وَه تَحِيْ جَنِ كِي جَمُوْلِ پَرِ سَفِيْدِ كِيْ رِيْ تَحِيْ كُوْا وَه  
 سِيْ اَوْرَ اِيْ كِي حَقَّةُ وَه تَحِيْ جَنِ كِي جَمُوْلِ پَرِ مِيْلِيْ كِيْ رِيْ تَحِيْ . مِيْنِ بَيْتِ الْمَعْمُورِ مِيْنِ دَاخِلِ هُوْ اَوْرَ مِيْرِيْ سَاَتُهُ



وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور دوسرے لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دئے گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے۔ میں نے اور ان مومنوں نے جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں میرے ساتھ جو لوگ تھے وہ نکلے۔ آپ نے فرمایا کہ بیت المعمور وہ ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور وہ پھر قیامت تک وہاں پٹ کے نہ آئیں گے البتہ

ذکر ادب: اگرچہ بالعموم انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے افضل ہیں لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَعِبَادًا لَا يَخْبُطُهُمُ الْوَسْوَاسُ الْخَسِيسُ وَاللَّهُ يَرْفَعُ دَرَجَاتٍ لِمَنْ يَشَاءُ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (مائدہ: 84) ایشیے اولیاء ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ عنہم بھی رشک کرتے ہیں تو اس پر ایمان لے آنا چاہیے اپنے عقلی دھوکے سے ترک کر دینے چاہئیں۔ عقل قرباں کن بیش مصطفیٰ۔ اعزیز! آپ کے دل میں اس اُمت کے مکمل عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعظیم سابقہ رسل علیہم السلام بھی کرتے ہیں۔ دُرِّ الْكَوْثَرِ (مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى الْقِيَامَةِ قَالَ قِيَزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْثِيٍّ قِيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا قِيَقُولُ لَا إِنْ بَعْضُ عَلَى بَعْضٍ أَعْرَأُوْا تَكْرِهَةً اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور اُمت کا امیر ان سے کہے گا "اؤ ہم کو نماز پڑھاؤ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں امامت نہیں کرتا اس کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اور خداوند تعالیٰ اس اُمت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔ (مسلم) مسئلہ یہ ہے کہ مجاہد اقطاب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے ظہور سے قبل یا وصال مبارک کے بعد آپ کے نائب ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے نائب کی تعظیم کریں گے و ثابت ہوا کہ آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت حاصل ہے۔

اگرچہ علماء کرام کے مجملہ اعتراضات کے مدلل جوابات کتاب میں درج کئے جائیں گے لیکن مشتے از خود چند اعتراضات کے مختصر جوابات دیباچہ میں پیش کئے جاتے ہیں:

پہلا اعتراض: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں قرآن مجید میں آیات بینات نازل



حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی:

جواب: قرآن مجید میں متعدد آیات بیانات آپ کی شان اقدس میں نازل کی گئی ہیں جو اس مسکین نے اپنے  
 استاد امام ہمام قبلہ عالمیان نائب خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب  
 حب قبلہ امام حلوی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی ہیں کتب الفتاویٰ حدیثیہ فتح المبین ہجۃ الاسرار اور مناقب غوثیہ  
 کے تحت درج کی جائیں گی۔ وہاں سے ملاحظہ فرمائیے۔ آیہ کریمہ وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (رب تعالیٰ ایسی چیزیں  
 پیدا کرتے ہیں جو تم نہیں جانتے) (سورہ نحل ع ۱۱) کے متعلق میرے سلطان حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ یہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے۔ ہجۃ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر ص ۲۴ کا اقتباس استشہاداً پیش کیا جاتا  
 ہے: الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ یَقُولُ عَلَی الْکُرْسِیِّ یَا أَهْلَ الْأَرْضِ  
 یَسْرِعًا وَ غَرَبًا یَا أَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ یعنی حضرت شیخ  
 رحمہ اللہ عبد القادر جیلی رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے: اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب  
 میں اور اے آسمان والو! رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ وہ ایسی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو  
 تم نہیں جانتے اَنَّا مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ میں اُن میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ ذرا غور فرمائیے حضور نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لَا یَخْلُقُ حَقِیقَتِیْ غَیْرَ رَبِّیْ سیری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا اور  
 میرے سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ  
 اور اے لوگو! میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کی حقیقت تم نہیں جانتے کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے  
 نبی تامہ ہیں اور اُن کی حقیقت میں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہے۔  
 دوسرا اعتراض: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں احادیث پاک موجود ہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
 عنہ کی شان اقدس میں احادیث شریف پیش کیجئے۔

جواب: ایک حدیث شریف دیباچہ میں درج کی گئی ہے۔ چند اور احادیث پاک الفتاویٰ الحدیثیہ مناقب غوثیہ  
 میں الحاظ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی اور محاکم الفقر کلاں کے تحت درج کی جائیں گی۔ وہاں سے ملاحظہ  
 فرمائیے۔

تیسرا اعتراض: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خَیْرُ الْقُرُونِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یُؤْتِنُهُمْ  
 مِنَ الدِّیْنِ یَكُونُ نَفْسُوْهُ یعنی سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُس کے متقبل جو زمانہ ہے۔ پھر اُس کے متقبل



جو زمانہ ہے۔ نیز ارشاد فرمایا لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَقَىٰ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ أَحَدَهُمْ وَلَا نَفِيفَةً میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے صحابی کے ایک ذرا آدھے مذک کے ثواب کے برابر بھی اس کا ثواب نہ ہوگا۔ ان احادیث پاک کی رو سے کوئی ولی خدا کتنا بلند مرتبہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

جواب۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ (واقعہ ۱) یعنی سابقون المقربون اولین میں انبوء کے انبوء ہیں اور آخرین بہتوڑے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ آخرین میں سے کوئی سابقون المقربون کے زمرہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ہاں صحابہ کرام اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب مقرب بارگاہ تھے اور آخرین میں ایسے لوگ قلیل ہیں۔ یعنی آخرین میں بھی ایسے لوگ جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبہ کو پہنچے ہوئے ہیں لیکن ان میں سب کے سب مقرب بارگاہ رب العالمین تھے اور آخرین میں ایسے لوگ کم ہیں لہذا ارشاد مبارک ہُوَ خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ہمارا زمانہ مبارک سب زمانوں سے افضل ہے۔ اس زمانہ مبارک کی فضیلت کون بیان کر سکتا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر جلوہ گر تھے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتبہ تک کسی ولی کا پہنچنا ممکن نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ارشاد فرماتے مِثْلُ أُمِّي مِثْلُ السَّطْرِ لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ ذَوَاةُ التِّرْمِذِيِّ میری ام کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا۔ (مشکوٰۃ ش باب ثواب هذه الامة) بلکہ یہ حدیث پاک صریح دلالت کر رہی ہے کہ آخرین میں سے بعض اولیاء صحابہ رضی عنہم پر فضیلت لے جائیں گے جیسا کہ اس حقیقت کی صریح وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی ہے مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ لَعِبَادًا يَّغْبِطُهُمُ الْآنِبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بیشک اولیاء اللہ میں سے بعض اولیاء ایسے ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رشک کرتے ہیں۔ شہداء میں صحابہ بھی ہیں اور ائمہ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور حدیث شریف لیجئے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَسْخَىٰ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَّاسٌ يَّكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ كَوَدَّ إِنِّي بِأَهْلِيهِ ذَوَاةُ مُسْنَمٍ (بخاری) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اُمت میں مجھ سے زیادہ محب رکھنے والے وہ لوگ ہونگے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ



میں کو دیکھ لیں تو اپنے ال و عیال کو مجھ پر فدا کر دیں مشکوٰۃ شریف باب ثواب عہدہ الامۃ۔ ذرا انصاف سے غور کیجئے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرما رہے ہیں کہ مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے انتقال  
 کے بعد پیدا ہوں گے۔ یعنی میری اُمت کے بعض اولیاء جن کا ظہور میرے بعد ہو گا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی  
 زیادہ مجھ سے محبت رکھیں گے۔ اگر ان کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہے تو  
 اللہ ہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی اُن اولیاء کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہو یَقُولِہُ تَعَالٰی  
 یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہُ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اس لیے  
 آپ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ مانند ع ۱) اب جس شخص کے ساتھ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم زیادہ محبت رکھتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں زیادہ افضل ہے اور وہ ہی رب  
 العالی کی بارگاہ عالیہ میں زیادہ افضل ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد ایسے کمال افراد ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم  
 سے افضل ہیں۔

اور حدیث شریف یحییٰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی  
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَى الْخَلْقَ اَعْجَبَ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْبَلِّیْکَہُ قَالَ وَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ  
 اَمَّا ہُمْ عِنْدَ رَبِّہُمْ قَالُوا فَالْتَّبِیْوْنَ قَالَ وَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحٰی یُنْزِلُ عَلَیْہِمْ قَالُوا  
 شَکَّحْنَا قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہَرُ کُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَّکُونُوْنَ مِنْ بَعْدِی یُحَدِّثُوْنَ حَقًّا فِیْمَا  
 اِنْ تَابَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْہَا وَاَلَا الْبَیْہَقٰی (حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ  
 میرے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا ایمان  
 کی ایک اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم فرشتوں کے ایمان کو  
 بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہی ہونا چاہیے اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس جتے  
 جاتے ہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا پھر ہم پیغمبروں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پیغمبروں  
 کا ایمان لانا تو ظاہر ہے کہ اُن پر وحی آتی ہے۔ پھر صحابہ نے عرض کیا۔ پھر ہم اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہیں آپ  
 نے فرمایا تمہارا ایمان لانا بھی ظاہر ہے اس لیے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد  
 کہ اَوَّلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ میرے نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں



جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ وہ مصحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے اور ان احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔  
 شریف باب ثواب هذه الامة)۔ اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے بعض محمل افر  
 کی صحابہ رضی اللہ عنہم و سابقہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام پر فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور ظاہر وجہ یہ تبار  
 ہے کہ وہ لوگ صرف قرآن مجید اور احادیث شریف پڑھ کر احکام مندرجہ پر ایمان لے آئیں گے یعنی ان میں  
 اس قدر محبت، صدق اور اخلاص کا غلبہ ہوگا کہ بے حیل و محبت تمام احکام کو تسلیم کر لیں گے۔ لیکن اقطاب  
 عارفین رضی اللہ عنہم خوب سمجھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دینی تھی کہ اگرچہ ہم بظاہر  
 دنیا سے پردہ کر جائیں گے لیکن رب تعالیٰ نے ہم کو وہ کمال عطا کیا ہے کہ ہم زندہ جاوید ہیں اور ہمارا فیضان و علم  
 و حکم و مہم بڑھتا چلا جائے گا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا یعنی اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! کہ  
 کہ اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے (طہ ع ۶) حتیٰ کہ ہمیں وہ کمالات اور علوم حاصل ہوں گے جو اس وقت  
 حاصل نہیں ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَحْمَدُ رِيقِي بِمَحَامِدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا اَعْلَمُ  
 الاَن یعنی میں قیامت میں اپنے پروردگار کی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن کو اب نہیں جانتا ہوں (خصائص الکبریٰ)  
 مشکوٰۃ شریف باب الخوض في الشفاعة میں یہ حدیث شریف ان الفاظ میں ہے وَ يُلْهِمُنِي مَحَامِدًا اَحْمَدُ  
 بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الاَن اور اللہ تعالیٰ میرے دل میں حمدوں کا الہام کرے گا اور میں ایسی حمدیں بیان کروں گا جو اس  
 وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دے دی کہ ہمارے کمالات اور  
 علوم ہر دم ترقی پذیر ہیں اس لئے جو لوگ آپ کے بعد ہم سے تعلیم حاصل کریں گے ان کے علوم اور کمالات آپ کو  
 سے بڑھ کر ہوں گے۔ اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بعض محمل افراد صحابہ رضی اللہ عنہم سے سبقت لے  
 جائیں بلکہ سابقہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام سے بھی سبقت لے جائیں تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کمال ہے۔ اس  
 سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور کمالات میں ہر دم ترقی ہے اور آپ کا فیضان عوالم میں بڑھتا  
 چلا جا رہا ہے اور یہ ہی وجہ ہے کہ جب امام آخر الزمان کا ظہور ہوگا مجہد عوالم میں اسلام کا ڈنکا بج جائے گا۔ نیز اس  
 اُمت مبارکہ کے بعض محمل افراد جو نئی نئی تفاسیر قرآن مجید پیش کر رہے ہیں اس حقیقت پر دال ہے کہ سرکار  
 دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان افراد کو اپنے بڑھتے ہوئے علوم سے مستفید فرما رہے ہیں۔  
 اور حدیث شریف یحییٰ و عن ابن کثیر یز قال قلت لابی جُبَّة رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدَّثَ  
 حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا



شکر بخدا ۱۰۰۰ بار کہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معنا ابو عبیدہ بن الجراح فقال یا  
 رسول اللہ احدٌ خیر مِنّا و اسلمنا و جاهدنا معک قال نعم تؤمّ یومٌ ینزل من بعدکم  
 یومٌ منونٌ فی وکثر یرونی رواہ احمد و الدارمی و روى رزین عن ابنی عبیدہ من قولہ  
 قال یا رسول اللہ احدٌ خیر مِنّا الی اخرہ یعنی حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ رضی اللہ  
 عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجئے جس کو آپ نے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے ایک نہایت فائدہ مند واقعہ بیان کروں گا۔ ایک  
 مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح بھی  
 کہوتے۔ ابو عبیدہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں  
 نہ کہ تم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے۔ مجھ  
 سے کوئی نہ دیکھیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے (مشکوٰۃ شریف باب ثواب ہذا الامۃ) ایک مومن کے لئے اتنا  
 اجر کافی ہے یا رسول اللہ احدٌ خیر مِنّا و اسلمنا و جاهدنا معک قال نعم۔ اس حدیث شریف  
 میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صریح فیصلہ فرمادیا ہے کہ ہماری امت کے بعض کمال افراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تو پس خیر المقرون قرنی سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری زمانہ  
 توفیق مبارک تمام زمانوں سے افضل ہے کیونکہ اُس زمانہ مبارک میں اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہے۔ بدعتیوں، بدکاروں  
 و گنہگاروں کا وجود کم ہے۔ اس حدیث شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت کا ذکر نہیں ہے بلکہ اُس  
 لئے زمانہ مبارک کی فضیلت کا ذکر ہے۔

اس حدیث شریف لَاتُتَّبَعُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا  
 أَحَدُهُمْ وَلَا نَصِيفَهُ کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علم مبارک سے جانتے تھے کہ ایک  
 وقت ایسا آئے گا کہ ہمارے بعد کسی اجتہادی مسئلہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپس میں اختلاف ہو جائے گا  
 اور اُن میں جنگ و جدل تک نوبت پہنچے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دو فریق ہو جائیں گے تو اُس زمانہ کے  
 ہونے والے مسلمانوں کو تاکید کر دی کہ خیردار جنگ کی حالت میں غصے میں آکر ہمارے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی  
 مخالفت نہ کریں گے تاخیر نہ کرنا کیونکہ تم جو اُن جنگوں میں خرچ کر دے گے اُن کی وقعت اُن قربانیوں کے مقابلہ میں جو صحابہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی ہیں بیچ ہیں۔ وہ خود بھوکے رہ کر اپنا مال راہِ اللہ خرچ کرتے ہیں وہ اپنی حاجات کا خون کر کے







کے دستور میں رد و بدل نہ پائیں گے۔ اس مضمون پر بے شمار آیات قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن دانا کے لئے اشارہ  
 کی کافی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہی رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رسول کی امت کے لئے ایک دستور نازل فرماتا تھا  
 وہ دستور ساری امت کے لئے ہوتا تھا۔ صراحت کے لئے ایک حدیث شریف مشکوٰۃ شریف باب ثواب هذه الامة  
 کے پیش کی جاتی ہے: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ سَيِّدِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ الْأَوَّلِينَ  
 بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ رِوَاكَ النَّبِيُّ هُوَ فِي دَلِيلِ  
 الْمَشْكُوتِ حضرت عبدالرحمن بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے یہ حدیث شریف بیان  
 کی جس نے اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اس نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ  
 واقعہ اتنے سنا ہے کہ اس امت کے آخر میں ایک قوم ہوگی جس کے اعمال کا ثواب اس امت کے پہلے لوگوں  
 کے ثواب کے مانند ہوگا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ثواب کے مانند)۔ یہ قوم لوگوں کو نیک کاموں کا حکم دے گی  
 اور برے کاموں سے منع کرے گی اور فتنہ پرداز لوگوں سے لڑے گی۔ اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے صراحت فرمادی ہے کہ ہماری امت مبارکہ کے آخر میں لوگوں کے لئے اعمال کا ثواب وہ ہی ہوگا جو ہماری  
 امت مبارکہ کے اولین لوگوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ آجکل کے کچھ فہم علمائے کرام کو قرآن مجید اور احادیث  
 شریف کا فہم عطا کرے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ چونکہ آج کل کا مسلمان اگر سونے کا پہاڑ بھی خیرات کرے تو اسے اس  
 کی ثواب صحابی کے ایک مذیہ آدمی کے برابر بھی نہیں ملے گا اس لئے آج کل کا کوئی ولی ایک ادنیٰ صحابی کے  
 برابر کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں مِثْلُ أُمَّتِي مِثْلُ الْبَطْرِ لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ  
 وَلَا آخِرُهُ (مشکوٰۃ شریف باب ثواب هذه الامة) میری امت کی مثال بارش کے مانند ہے  
 اور ہمیں معلوم کہ اس کے پہلے قطرات افضل ہیں یا آخری قطرات افضل۔ اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور بالخصوص حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمادیا تھا کہ ہماری  
 امت میں سے ایسے کمال افراد کا ظہور ہوگا جو درجہ میں ان سے افضل ہونگے۔ ہر زمانہ میں ایک فرد ناسب  
 ہر زمانہ میں ایک فرد ناسب ہوگا۔ اس کے سر پر خاتم الاولیاء حضرت سلطان غوث اعظم پاک جناب شیخ  
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا تاج مبارک ہوتا ہے۔ خاتم الاولیاء قطب الدین کے اوپر ہوتا ہے۔  
 خاتم الاولیاء کے گروہ میں سے افراد ہیں۔ بعض افراد درجہ میں ائمہ اطہار علیہم السلام کے



برابر ہیں اور بعض درجہ میں ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام سے بھی افضل ہیں۔ ایعزیز! اس حقیقت کا انکار نہ کر، یہ فقیر کا عینی مشاہدہ ہے اور اس پر احادیث پاک شاہد ہیں۔ سرکارِ دو عالم شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نرالی شان ہے کہ جس کو جو مرتبہ چاہتے ہیں عطا فرمادیتے ہیں۔ کسی کو نزدیک بٹھاتے ہیں اور کسی کو دور بٹھاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا اور مکانہ سب برابر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ انبیاء و اولیاء علیہم السلام آپ کی ہیبت و سطوت کے سامنے لرزاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سلطنت حقیقت میں سلطنتِ مصطفیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ جو چاہیں کریں آپ کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی علت سے معطل نہیں ہیں آپ جو مرتبہ کسی کو عطا فرماتے ہیں وہ اپنے فضل سے عطا فرماتے ہیں۔ قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کو جمیع سابقہ انبیاء و جمیع صحابہ و جمیع اولیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے لیکن گنتی کے محل افراد رضی اللہ عنہم درجہ میں ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام سے افضل ہیں اور حدیث شریف میں ان ہی محل افراد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اب ان ہی احادیث پاک کی شرح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی زبان پاک سے سنیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب دوصد و نہم صفحہ ۲۱۰ پر ارقام فرماتے ہیں: بالجمہ کلمات اولیاء ایں طبقہ شیبہ کمالات صحاب کرام است۔ ہر چند بعد انبیاء افضل تر اصحاب کرام است علیہم السلام اما جاتے آں داد کہ از کمال تشابہ یکے را بر دیگرے فضل نتوال داد ازیں جاتواند کہ آنسرور فرمودہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا یُذَرِّیْ اَوْ لَھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ نَفَرُود لَا اَدْرِیْ اَوْ لَھُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھُمْ بَعْلَیْ کُلِّ مِّنَ الْفَرِیقَیْنِ لَیْھَذَا قَالْ خَیْرُ الْفَرُودِیْنَ قَرْنِیْ اَنَا پُجُوں از کمال مشابہت جائی تردد بود فرمود لَا یُذَرِّیْ۔ اگر پرسند کہ آنسرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام بعد از قرن اصحاب قرن تابعین را خیر ساختہ است و بعد از قرن تابعین تبع تابعین را پیر تیریت ایں دو قرن نیز بریں طبقہ متیقن باشد پس تشابہ ایں طبقہ کمالات باصحاب کرام چہ بود۔ در جواب گو تواند بود کہ خیریت آن قرن بریں طبقہ باعتبار کثرت ظہور اولیاء اللہ باشد و قلت وجود اہل بدعت و ندرت فسق و معصیت و ہُوْرَ یَافِیْ کَوْنِ بَعْضِ الْاَفْرَادِ مِنْ اَوَّلِیَاءِ اللہِ فِیْ هَذَا الطَّبَقَةِ خَیْرٌ مِنْ اَوَّلِیِّیْہِمْ۔ اُنَیْسُ بْنُ کَحْضَرَةَ الْمَہْدِیِّ مَثَلًا۔



فیض روح القدس ارباز مدد فرماید : دیگر اہل ہم بکند آنچہ مسیحا میگرد

یعنی خلاصہ یہ کہ اس طبقہ کے اولیاء کے کمالات اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کمالات کی مانند ہیں اگرچہ  
 یہ اصحاب کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضیلت و بزرگی اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ہے لیکن یہ مناسب  
 نہیں کہ کمال مشابہت سے ایک دوسرے پر فضیلت دے سکیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے آنحضرت علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو کہ لَا یُدْرِی اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ نہیں معلوم ان میں سے اول کے بہتر ہیں  
 اور یہ نہیں فرمایا لَا اَدْرِی اَوَّلُهُمْ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهُمْ میں نہیں جانتا ہوں کہ ان میں سے اول کے  
 بہتر ہیں یا آخر کے کیونکہ فریقین میں سے ہر ایک کا حال آپ کو معلوم تھا اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
 فرمایا ہے کہ خَیْرُ الْقُرُونِ قَرْنِی سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ لیکن چونکہ کمال مشابہت کے باعث  
 تاخیر و دو کامقام تھا اس لئے لَا یُدْرِی فرمایا :

اگر کوئی سوال کرے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے زمانہ کے بعد تابعین کے زمانہ کو اور تابعین کے  
 زمانہ کے بعد تبع تابعین کے زمانہ کو بہتر فرمایا ہے تو یہ دونوں قرن بھی یقیناً اس گروہ سے بہتر ہوں گے۔ پھر یہ طبقہ  
 ایمان کے کمالات میں اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کیسے مشابہ ہوگا تو اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے  
 ہم اس قرن کا اس طبقہ سے بہتر ہونا اس اعتبار سے ہو کہ اولیاء اللہ کا ظہور کثرت سے ہوگا اور بدعتیوں اور  
 بدکاروں اور گنہگاروں کا وجود کم ہوگا۔ اور یہ امر ہرگز اس بات کے منافی نہیں کہ اس طبقہ کے اولیاء اللہ میں  
 بعض افراد ان دونوں قرنوں کے اولیاء سے بہتر ہوں جیسے کہ حضرت مہدی علیہ السلام  
 فیض روح القدس کا گردے مدد تو اؤ بھی : کر دکھائیں کام وہ جو کچھ مسیحا سے ہوا

چوتھا اعتراض : حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کتاب غنیۃ الطالبین میں خود  
 فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں سب سے برگزیدہ ہستی امیر المؤمنین  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ نیز خطبات میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے کَمَا وَرَدَ  
 عَلَى اَوَّلِ الصَّحَابَةِ وَافْضَلِهِمْ بِالْحَقِیْقِ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ اَبِی  
 بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ :

جواب : مسلم شریف میں وارد ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت  
 امین جو ایک بوڑھی صحابیہ تھیں کے پاس جناب تشریف لے جاتے اور فرماتے مائی صاحبہ میرے لئے دعا کیجئے۔



نیز حدیث پاک میں وارد ہوا کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک کی طرف تشریف لارہے تھے۔ آپ  
 ایک سفید ریش مرد ملا آپ نے اُس کے سفید بالوں اور عمر کا ادب کرتے ہوئے اُس سے گزر کر آگے چلنے  
 گریز کیا۔ ان دونوں احادیث شریفہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھی عمر کا احس  
 رکھتے ہوئے اُن دونوں کا ادب کیا۔ رئیس المکاشفین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فتوحات مکیہ جزرابع باب ۵۵۸ کے صفحہ ۲۷۶ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ترتیب  
 خلافت میں راز اور حکمت ابھی یہ ہے کہ سب اپنا اپنا حق لے سکیں۔ اگر سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر بیٹھ جاتے تو پہلے تینوں خلفاء حق خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ اُن  
 وصال شریف سب سے بعد ہوا۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگر سب سے اول خلیفہ ہوتے  
 پہلے دونوں خلیفے حق خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ اُن دونوں حضرات کا وصال مبارک آپ کی زندگی  
 مبارک میں ہوا۔ اور اسی طرح اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے تخت خلافت پر بیٹھ جاتے  
 خلیفہ اول حق خلافت سے محروم رہ جاتے کیونکہ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی مبارک  
 میں وصال پاگئے۔ چونکہ ترتیب اعمار ہی ترتیب خلافت ٹھہری اس لئے ترتیب خلافت سے ترتیب فضیلت  
 نہیں پائی جاتی۔ اصل کلام پڑھیے اور فہم پیدا کرنے کی کوشش کیجئے، فَجَمَعَ اللَّهُ الْأَقْرَبِينَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّي  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ الَّذِي آمَرْنَا اللَّهُ أَنْ تَصْبِيحَ  
 صَلَّيْتَهُ لَتَقْدُمَ فِيهَا لَا لِأَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِذَا مَا كَانَ حُدُ  
 فِي التَّقْدِيمِ لَا فِي السَّرْتَبَةِ كَالْخِلَافَةِ لِعَدَدِ سُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ مِنْ  
 حِلَّةِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُ أَعْطَاهَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيٍّ بِحَسَبِ أَعْيَادِهِمْ وَكَوْنِ  
 لَهَا أَهْلٌ فِي وَقْتِ أَهْلِيَّةِ الَّذِي قَبْلَهُ وَلَا بُدَّ مِنْ وَلَا يَتَوَكَّلُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَخَلَعَ الْمَنَاقِبَ  
 لَوْ تَقَدَّمَ لَا بُدَّ مِنْهُ حَتَّى بَلَى مَنْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ اللَّهُ فِي سَابِقِ عَلَيْهِ مِنَ الْوَلَايَةِ فَتَرْتَبُ  
 الْخِلَافَةُ تَرْتِيبَ زَمَانٍ لِلْأَعْيَادِ حَتَّى لَا يَقَعَ خَلْعٌ مَعَ الْإِسْتِحْقَاقِ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مُتَقَدِّمِي  
 وَمُتَأَخِّرِيهِمْ وَالصَّحَابَةُ ذَلِكَ إِلَّا بِالنُّزُولِ وَمَعَ هَذَا الْبَيَانِ الْإِلَهِيِّ تَبَقَّى أَهْلُ الْأَهْوَاءِ  
 فِي أَخْوَضِهِمْ يَلْعَبُونَ مَعَ إِبَانَةِ الْقُبُحِ لِيَدِي عَيْنَيْنِ بِلِسَانٍ وَشَفَتَيْنِ نَسَّالُ اللَّهُ الْعِصْمَةَ  
 مِنَ الْأَهْوَاءِ وَهَذِهِ كُلُّهَا أَشْفِيَّةُ إِلَهِيَّةُ شَرْيُفٌ مِنَ الْمُسْتَعْبِلِ لَهَا أَفْرَاضُ التَّعَصُّبِ وَحَبِ



وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَقْدِرُ السَّبِيلُ ۝

اب چونکہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر سب سے اول بیٹھے اس لئے اولیت کا  
 اس کے سر پر باندھا گیا لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں خلفائے راشدین  
 سے افضل ترین ہستی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی اولیت اور فضیلت بالتحقیق بوجہ خلیفہ اول  
 ہونے کے ہے جس کا تعلق آپ کی بوڑھی عمر مبارک سے تھا اور یہ ظاہری فضیلت ہے نہ کہ حقیقی معنوی اسی لئے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء کے انتخاب کے لئے دراز کی عمر کی طرف اشارہ فرما گئے تھے کَمَا وَدَّ فِي  
 الْحَدِيثِ شَرِيْفٌ جُلْدٌ دَوْمٌ بِابِ السَّرْفِقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ (وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَشِّرُوا بِخَيْرٍ كَمَا قَالُوا قَبْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 خَيْرٌ كَمَا خَلَقُوا خَيْرًا وَأَحْسَنُكُمْ خَلْقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ یعنی حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں بتاؤں تم میں بہتر لوگ کون ہیں  
 یا رسول اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ  
 میں جن کی عمریں دراز ہیں اور جن کے خلق اچھے ہیں (احمد) تو پس عالی سرکار جناب حضرت غوث  
 شریفین رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی عمر شریف کا ادب کیا ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس  
 میں مقرب ترین ہستی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں ۝

حقیقی معنوی فضیلت کے متعلق تفسیر جنوی میں قرآن مجید اور احادیث شریف کی روش سے ثابت  
 کیا گیا ہے کہ مولانا مشکوٰۃ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے  
 و کبریا تعالیٰ کی بارگاہ میں ترتیب فضیلت حسب ذیل ہے۔ آسمان ولایت کے شمس خاتم الرسل جناب  
 خاتم پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم آسمان ولایت کے قمر خاتم الاولیاء جناب شیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں  
 ارضی اللہ عنہ آسمان ولایت کے بروج دوازده ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں اور آسمان ولایت کے  
 دھرم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جمیع سابقہ انبیاء و جمیع اولیاء علیہم السلام) ہیں پس شمس کو  
 قمر پر، قمر کو بروج پر اور بروج کو نجوم پر بالترتیب عروج فضیلت حاصل ہے۔ اگرچہ تفسیر جنوی میں کئی  
 مقامات پر یہ اہم و نادر مسئلہ مذکور ہے لیکن اختصاراً عرض ہے کہ مندرجہ ذیل آیات بتینات کی تفسیر  
 حقیقیہ اور اپنے قلوب کو عقائد صحیحہ کے نور سے منور کیجئے :



(۱) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عِلْمًا (سُورَةُ نِسَاء) :

(۲) وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ۖ إِذَا قَلَبَهُ رَأَىٰ أَكْثَرَ أَشْفَىٰ (سُورَةُ شَمْس) :

لہذا یہ حقیقت پایہ صحت کو پہنچ گئی کہ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقرب ترین ہستی خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں ۔  
پانچواں اعتراض : صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اقدس شرف حاصل ہے اور حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی صحبت مبارک کا شرف حاصل نہیں پھر فضیلت کیسے ہو سکتی ہے ؟

جواب : چونکہ اولیاء علیہم السلام کو ازل سے لے کر ابد تک یعنی عالم ارواح میں دار دنیا میں اور د آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اقدس کا شرف حاصل ہے لہذا وہ بھی آپ کے صحابہ میں داخل ہیں کَمَا قَوْلُهُ تَعَالَىٰ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ وَكَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الْكَرْمُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ نَبِيَّهٖ شَرِيفٌ مِّنْ وَارِدٍ بِرَجَالٍ فِي أَقْدَمِي مَزَلَتْهُمْ كَمَنْزِلَتِي۔ حضرت اوس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری صحبت کا شرف حاصل نہیں مگر وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فہرست داخل ہیں۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مشنوی شریف دفتر اول میں ترجمہ پیش فرماتے ہیں ۔

گفت پیغمبر کہ بہت از اتمم ۛ کہ بود ہم گوہر و ہم ہمہ

مرازاں نور بسند جانِ ثل ۛ کہ من ایشان را ہی بنم عیاں

بے صحیحین و احادیث و روایات ۛ بلکہ اندر مشرب آب حیات

یہ تو عام اولیاء کی حالت ہے۔ میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ازل میں ہی وزیر اعظم تھے لِقَوْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

وَعَصَتْ بِحَارِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشَأَتِي ۛ أَخِي وَرَفِيقِي كَانَ مُوسَىٰ بْنُ عِمْرَانِي

میں نے علم کے سمندروں میں قبل از پیدائش غوطے لگائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران میرے بھائی اور رفیق تھے ۔



فَمَنْ فِي رِجَالِ اللَّهِ نَالَ مَكَانَتِي ۖ وَحَبَدِي رَسُولُ اللَّهِ فِي الْوَصْلِ رَبَّانِي

میں عبد القادر مکیائے زمانہ ہوں۔ میرا لقب محی الدین اور وطن اصلی میرا جیلان ہے۔

نَعْمُ نَشَاقِي فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمَ ۖ وَقَرَّبَنِي الْمَوْلَى فَفُزْتُ بِدَوْلَتِي

میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل عشق الہی میں پرورش پائی ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھے ازل ہی میں اپنے قرب کی دولت سے نوازا ہے۔

أَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُورُ مُحَمَّدٍ ۖ بِمَكْنُونِ عَلِيمِ اللَّهِ يَنْبُوتِي ۚ

مجھے اُس وقت مراتب علیا حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک منصب نبوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت تھا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک کا

انوار ازل سے حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی ولادت مبارک ہوئی تو ماہ رمضان شریف میں دن

آج کے وقت آپ دودھ نہ پیتے تھے گویا قرآن مجید آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھ کر تشریف لائے چنانچہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب زبدۃ الاسرار باب ذکر نسبہ و صفتہ کے صفحہ ۳۶

میں نقل فرماتے ہیں أَخْبَرَ الشَّيْخُ الْأَصِيلُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْلطِيفِ بْنِ شَيْخِ الْقَدَوَةِ أَبِي النَجِيبِ

عبد القادر السهروردی عَنِ الشَّارِحِ قَالُوا كَانَ لِأُمِّ الْخَيْرِ أُمَّتُهُ الْجَيَّارِ فَاهِمَةُ أُمُّ الشَّيْخِ عَبْدِ

القادر قَدِمَ فِي هَذِهِ الْأُمْرِ وَسَبْعِنَاهَا تَقُولُ غَيْرَ مَرَّةٍ لَمَّا وَضَعْتُ ابْنِي عَبْدَ الْقَادِرِ كَانَ

يَرُحُّ شَدِيدَةً فِي نَهَارِ رَمَضَانَ وَغَمَّ عَلَى النَّاسِ هِلَالُ رَمَضَانَ فَأَتَوْنِي وَسَأَلُونِي

فَنَقَلْتُ لَهُمْ لَمْ يَنْقَبِ الْيَوْمَ شَدِيدًا ثُمَّ أَضَعُ أَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ كَانَ مِنْ رَمَضَانَ

وَأَشْهَرُ بِلَادِنَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ إِنَّهُ كَلِدَ لِلْأَشْرَافِ وَلَدٌ لَا يَرُحُّ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ ۖ

میں یعنی شیخ اصیل ابو محمد عبد اللطیف بن شیخ قدوہ ابوالنجیب عبد القادر سهروردی مشائخ عظام سے روایت

فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابوالنجیب حضرت فاطمہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی والدہ پاک اس

دن میں قدم راسخ رکھتی تھیں اور میں نے انہیں کسی بار فرماتے سنا کہ جب میں نے اپنے فرزند عبد القادر

کو جنم دیا تو آپ ماہ رمضان مبارک میں دن کو میرا دودھ نہیں پیتے تھے اور ایک دفعہ بادل کی وجہ سے ہلال رمضان

میں پر بہم ہو گیا۔ لوگ میرے پاس آئے اور آپ کے متعلق دریافت کیا۔ پس میں نے کہا کہ آج میرے فرزند



عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا دودھ نہیں پیا۔ لہذا لوگوں پر واضح ہو گیا کہ وہ دن رمضان کا تھا۔ پس اس ہمارے شہر میں مشہور ہو گیا کہ سادات کے خاندان میں ایک ایسا مولود پیدا ہوا ہے جو رمضان کے دنوں میں دن دودھ نہیں پیتا۔

**چھٹا اعتراض:** جمہور اہلسنت والجماعت کا اجماع اس امر پر ہے کہ آپ کے قول مبارک **قَدْ عَجَزَ عَلَيَّ رَقَبَةُ كُلِّ وَلِيٍّ** اللہ کا اطلاق جناب کے زمانہ مبارک کے اولیاء پر ہے۔ متقدمین اور متاخرین اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سابقہ انبیاء علیہم السلام تو ہر حال میں آپ سے افضل ہیں۔ چنانچہ اکابر اولیاء اللہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تصانیف اس امر پر شاہد ہیں۔

**جواب:** ہر ولی ولی تب بنتا ہے جب اس کے کندھوں پر حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک آئے۔ جب مولا مشککتا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ شرف حاصل کیا تو دوسرا کون ولی ہے جو آپ کے قدم مبارک کا انکار کرے۔ چنانچہ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حکم مبارک ازل سے لے کر اب تک جاری ہے۔ چونکہ آپ کی شان مبارک بشری عقول اور فہوم سے بالاتر ہے اسلئے اُمرت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مہربانی فرمائی اور اپنی شان اقدس کی خود ہی وضاحت فرمادی ہے۔

أَفَلَيْتَ شَمْسُ الْوَلَدَيْنِ وَشَمْسًا بِأَبَدًا عَلَى أَفْقِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ  
(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا۔ کبھی غروب نہیں ہوگا۔

پس جناب نے مجملہ متقدمین (سابقہ انبیاء علیہم السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم) کے کمالات پر پانی پھیر دیا اور فرمایا کہ ان کے سورج غروب ہو گئے یعنی ان کے فیضان ختم ہو گئے اور ہمارا فیضان ابد الابد تک جاری رہے گا۔ ہمارے بعد مجملہ اقطاب ہمارے نائب بن کر آئیں گے چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام بھی ہمارے ہی نائب ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہمارے ہی نائب ہوں گے۔ کیونکہ جب تک فیضان کا سلسلہ جاری ہے ہمارے ہی توسط اور توسل سے جاری رہے گا۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب اخبار الاحیاء فی السراۃ البرک کے دیباچہ میں ص ۵ پر حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں فرماتے ہیں: اگرچہ جمال محمد در تمام آل محمد تاباں است لیکن درینجا ہمارے دیگرست و کسی سے دیگرست



جمال محمد است و کمال کمال محمد صلی علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد۔ اگرچہ سرکارِ دو عالم  
 حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال مبارک آپ کی تمام آل مبارک یعنی ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام میں چمک رہا  
 ہے لیکن اس جگہ اور ہی جمال ہے اور اور ہی کمال ہے۔ جمال جمال محمد پاک ہے اور کمال کمال محمد پاک ہے صلی اللہ  
 علیہ وسلم۔ سبحان اللہ! حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نے کیسے احسن پیرایہ اور نادر انداز میں فتویٰ تحریر  
 کیا ہے کہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات آپ کی آل پاک میں چمک رہے ہیں لیکن آپ کے جملہ کمالات کے  
 بل کے مراتب نامہ آئینہ مکمل اور مظہر اتم صرف حضرت غوث اعظم پاک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس پر آنحضرت رضی اللہ  
 عنہ کا اپنا قول مبارک قائلہ ہذا اَوْجُودُ حَبْدِي لَا اَوْجُودُ عَبْدِي الْقَادِرِ (قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے، عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود نہیں ہے۔) (تفہیم الخاطر ص ۴۷) شاہد ہے۔ ائمہ  
 اطہار اہلبیت علیہم السلام میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ پس آنجناب کی فضیلت جملہ ائمہ اطہار پر ثابت ہوتی اور  
 ان میں سے تو نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ امام اول ہیں۔ نیز صحابہ کرام اور مشائخ عظام رضی اللہ عنہم سب کے سب  
 لفظ آل میں داخل ہیں لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ مَنْ سَلَكَ عَلَى طَرِيقِي فَهُوَ اِلَيَّ جَوْ كَوْنِي مِيرے طریقہ پر چلا پس  
 وہ میری آل میں داخل ہے۔ لہذا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی فضیلت صحابہ کرام اور جملہ مشائخ عظام رضی اللہ عنہم پر ثابت  
 ہوتی۔ نیز سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے اور ان کی شریعتیں بھی حقیقتاً  
 آپ ہی کی شریعتیں ہیں اور وہ بعد امتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں لہذا وہ بھی لفظ آل  
 میں داخل ہیں۔ پس آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی ثابت ہوتی ہے۔  
 اور جو فتویٰ کتاب زبدۃ الاسرار میں ص ۳۲ پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی طرف منسوب ہے  
 کہ الحاقی کلام ہے کیونکہ وہ صریح اس کے متضاد ہے۔ اسی طرح دیگر قطاب عارفین و مشائخ عظام رضی اللہ عنہم کی  
 کتب صانیف میں مستعجب لوگوں نے ایسے کلمات الحاق کر دیئے ہیں اور آج کل کے علمائے اہلسنت والجماعت بوجہ  
 یہ بھی کہ یہ اپنا عقیدہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ آپ کے دشمنان نے آپ کی شان اقدس گھٹانے  
 کے لئے منظم سازش کے تحت ایسے کلمات بزرگان دین کی کتب میں الحاق کر دیئے ہیں۔ جملہ سلف صالحین کا  
 عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے۔ اگرچہ ان کی  
 تفصیل کتاب ہذا میں پیش کی جائے گی لیکن مشتے از خروارے چند قطاب عارفین رضی اللہ عنہم کی تحقیق  
 جو نمونہ دیا ہے میں سپرد قلم کی جاتی ہے۔



تحقیق قطب الموحدين حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (از کتاب فصوص الحکم)  
 خطبہ کتاب: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَبَشِيرَةٍ أُرِيَّتْهَا فِي الْعَشْرِ  
 الْآخِرِ مِنْ مُحَرَّمِ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ بِمَحْرُوسَةٍ دَمَشَقَ وَبَيْدَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ كِتَابٌ فَقَالَ فِي هَذَا كِتَابُ فَصُوحِ الْحِكْمِ خُذْهُ وَاخْرُجْ بِهِ إِلَى النَّاسِ يَنْتَفِعُونَ بِهِ  
 (ترجمہ) لیکن حمد و نعت کے بعد پس تحقیق میں نے ۶۲۷ھ ماہ محرم شریف کے آخر عشرہ میں جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک خواب میں اس حال میں کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست  
 مبارک میں ایک کتاب تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا "یہ کتاب فصوص الحکم ہے اس کو لے  
 اور اس کو لوگوں پر ظاہر کر تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کریں" آخر میں فرماتے ہیں فَمَا أُفِيحُ إِلَّا مَا يُنْفِقُ  
 إِلَى وَلَا أُنْزِلُ فِي هَذَا الْمَسْطُورِ إِلَّا مَا يُنْزَلُ بِهِ عَلَيَّ (ترجمہ) پس میں وہ چیز افاضہ کرتا ہوں جو  
 میری طرف افاضہ کی گئی ہے اور اس کتاب میں وہ چیز لاتا ہوں جو مجھ پر اتاری گئی۔ (ف) قطب عارفین  
 رضی اللہ عنہم کے نزدیک سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب فصوص الحکم  
 حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کو ایک رات خواب میں اجمالاً دکھائی اور بعد میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کو تفصیلاً دکھائی۔ پس حقیقت میں کتاب فصوص الحکم حدیث پاک کا ایک مقدس  
 صحیفہ ہے۔ اب جو شخص فصوص الحکم کے اسرار کو من و عن تسلیم نہ کرے وہ بد نصیب ہے۔

فَصُّ حِكْمَةٍ نَفْثِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ شَيْثِيَّةٍ : فِيمَا مِنْ جَهْلِ فِي عِلْمِهِ فَقَالَ وَالْعَجْزُ عَنْ  
 ذَلِكَ أَلَا ذَاكَ إِذَا ذَاكَ وَمِمَّا مِنْ عِلْمٍ فَلَمْ يَقُلْ بِمِثْلِ هَذَا وَهُوَ عَلَى الْقَوْلِ بَلْ أَعْطَاهُ  
 الْعِلْمُ السَّكُوتُ كَمَا أَعْطَاهُ الْعِجْزُ وَهَذَا هُوَ عَلَى عَارِضٍ بِاللَّهِ وَكَيْسَ هَذَا الْعِلْمُ بِالْأَمَالِ  
 إِلَّا خَاتِمَ الرُّسُلِ وَخَاتِمَ الْأَوْلِيَاءِ وَمَا مِيرَاةُ أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ إِلَّا مِنْ مَشْكُوتٍ  
 الرُّسُولِ الْخَاتِمِ وَلَا مِيرَاةُ أَحَدٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ إِلَّا مِنْ مَشْكُوتٍ الْوَلِيِّ الْخَاتِمِ حَتَّى أَنَّ الرُّسُلَ  
 لَا يَرَوْنَهُ مَتَى رَأَوْهُ إِلَّا مِنْ مَشْكُوتٍ خَاتِمِ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ أَغْنَى نُبُوَّةَ  
 الشَّارِعِ وَرِسَالَتَهُ تَنْقِطَعَانِ وَالْوَلَايَةَ لَا تَنْقِطَعُ أَبَدًا فَالْمُرْسَلُونَ مِنْ كَوْنِهِمْ أَوْلِيَاءُ  
 لَا يَرَوْنَ مَا ذَكَرْنَاكَ إِلَّا مِنْ مَشْكُوتٍ خَاتِمِ الْأَوْلِيَاءِ فَكَيْفَ مَنْ دُونَهُمْ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ (ترجمہ)  
 پس ہم عارفین میں سے بعض وہ شخص ہے جو معرفت الہی میں متخیر ہوا اور کہا کہ ادراک کا درک سے عاجز آ جا



کی نہایت ادراک ہے اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جس نے معرفت الہی حاصل کی اور اس کا قول اس عجز کے قول  
 کی مثل نہیں ہے۔ اس کا قول اعلیٰ ہے۔ اس کے علم نے اس کو سکوت عطا کیا ہے جیسا کہ اس متعجب کی حیرت نے  
 اس کو عجز عطا کیا ہے اور یہ ساکت عارف اعلیٰ عالم باللہ ہے۔ اور یہ علم معرفت سوائے خاتم الرسل صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے بالامالت کوئی نہیں جانتا۔ اور انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے کوئی  
 شخص بغیر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوٰۃ کے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا اور اولیاء میں سے بھی کوئی شخص  
 خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے بغیر اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتا بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ محمد رسل علیہم السلام بھی اللہ  
 تعالیٰ کو خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے بغیر نہیں دیکھتے۔ اس میں اشارہ ہے کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے  
 میں اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی صورت پاک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہے۔ اور تحقیق رسالت و نبوت  
 حتیٰ رسالت تشرعی و نبوت تشرعی دونوں منقطع ہو جاتی ہیں اور ولایت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ مراد یہ ہے کہ ہر  
 رسول و نبی کا پہلے ولی ہونا لازمی ہے اور سابقہ رسل علیہم السلام کی شریعتیں سب منسوخ ہو گئی ہیں لیکن ان کی  
 ولایت ابد الابد تک باقی ہے۔ نیز اس میں اشارہ ہے کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خاتم الاولیاء پر  
 ولایت ختم نہیں ہو گئی یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ جس طرح خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت ختم ہے ایسے ہی  
 خاتم الاولیاء پر ولایت ختم ہے کیونکہ ولایت منقطع ہونے والی نہیں یعنی اولیاء قیامت تک ہوتے رہیں گے۔  
 خاتم الاولیاء ایک ایسا ولی ہے جس پر ولایت کے کمالات ختم ہیں اور محمد اولیاء اس سے فیضان ولایت حاصل  
 کرتے ہیں۔ پس رسل علیہم السلام باعتبار اولیاء ہونے کے اللہ تعالیٰ کو بغیر خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے نہیں  
 دیکھ سکتے لہذا رسولوں سے جو کمر درجہ والے ہیں وہ خاتم الاولیاء کے بغیر کیسے ولایت حاصل کر سکتے ہیں۔  
 مراد یہ ہے کہ ہر رسول کا پہلے نبی ہونا لازمی ہوتا ہے اور ہر نبی کا پہلے ولی ہونا لازمی ہے اور علم ولایت حاصل  
 کرنے کے لئے ہر رسول اور نبی خاتم الاولیاء کا محتاج ہے یعنی علم ولایت میں خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ  
 رسل و انبیاء علیہم السلام کے پیر و مرشد ہیں پس خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی فضیلت محمد سابقہ رسل و انبیاء  
 علیہم السلام پر ثابت ہے۔ سب سابقہ رسل علیہم السلام پر خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہے تو  
 خاتم الاولیاء علیہم السلام پر آپ کی فضیلت بدرجہ اولیٰ ثابت ہے۔ اولیاء میں صحابہ بھی ہیں اور ائمہ اطہار  
 علیہم السلام بھی ہیں علیہم السلام۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے  
 کونسا ولی ہے جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم کو محمد اولیاء و انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ دعویٰ سوائے



میرے حضرت سلطان غوث الثقلین پیران پیر و ستگیر میراں محی الدین باز اشہب محبوب سبحانی شیخ سید عبدالحق در  
جیلانی رضی اللہ عنہ کے کسی نے نہیں کیا۔ جب آپ کا ظہور عنصری ہوا تو آپ نے تخت پر بیٹھ کر اس نرائے منصب  
کا اعلان کیا اور ارشاد فرمایا قَدْ مَجَّ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اَللّٰهُ مِيرَايَهُ قَدَمُ ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔  
چونکہ ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے اس لئے جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام بھی آپ کے اس قول مبارک میں داخل ہیں  
آپ کے بعض خدام نے آپ کے اس قول مبارک کی وضاحت چاہی تو آپ نے ارشاد فرمایا "يَا عُلَّامُ  
الْوَلَايَاتِ هَٰؤُلَاءِ الدَّرَجَاتُ هَٰؤُلَاءِ فِي مَجْلِسِي تَفَرَّقُوا لِيُخْلَعَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا وَلِيٍّ  
إِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِي هَٰذَا الْأَخْيَارُ يَا بَدَايَهُو وَالْأَمْوَاتُ بِأَرْوَاحِهِمْ اِسْ لِرُكَّهِ: ولایات یہاں ہیں  
درجات یہاں ہیں میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری  
مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے ابدان کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ" (بہجۃ الاسرار و معراج  
الانوار ص ۲۱) لہذا ثابت ہوا کہ خاتم الاولیاء سے مراد میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ قرآن  
مجید میں تقریباً پچاس عدد آیات بتینات حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں نازل  
کی گئی ہیں۔ وہ سب آیات بتینات اس امر پر دال ہیں کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ  
کی بارگاہ اقدس میں مقرب ترین ہستی حضرت سلطان غوث اعظم پاک ہیں رضی اللہ عنہ۔ آپ ہی آسمان ولایت  
کے قمر ہیں اور آپ ہی خاتم الاولیاء کے لقب سے ملقب ہیں۔ تفسیر جملوی پڑھیے اور اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔  
اب اس پر اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ نے جملہ سابقہ رسل علیہم السلام کو علم ولایت  
پڑھایا ہے تو لازمی ہے کہ آپ کا وجود مبارک قدیم ہو اور اگر آپ کا وجود مبارک قدیم ہے تو لازمی ہے کہ آپ سال  
رسول علیہم السلام کی شریعتوں کی پیروی کرتے چلے آئے ہوں۔ اس صورت میں علم شریعت میں خاتم الاولیاء رضی  
عنہ سابقہ رسل علیہم السلام کے تابع ہیں لہذا خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی سابقہ رسل علیہم السلام پر فضیلت کی  
ثابت ہے؛ اس کے جواب میں حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَإِنْ كَانَ خَاتَمُ  
الْوَلَايَةِ تَابِعًا فِي الْحُكْمِ لِمَا جَاءَ بِهِ خَاتَمُ الرُّسُلِ مِنَ الشَّرِيعِ فَذَاكَ لَا يَقْدَحُ فِي مَقَامِهِ وَ  
يُنَاقِضُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ وَجْهِ يَكُونُ أَنْزَلَ كَمَا أَنَّ مِنْ وَجْهِ يَكُونُ أَعْلَى وَقَدْ ظَهَرَ  
فِي ظَاهِرِ شَرْعِنَا مَا يُؤَيِّدُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي فَضْلِ عَمَرٍ فِي أُسَارَى بَدْوٍ بِالْحُكْمِ فِيهِمْ وَفِي تَابِعِ  
النَّمْلِ مِمَّا يُلْزَمُ الْكَامِلَ أَنْ يَكُونَ لَهُ التَّقَدُّمُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَفِي كُلِّ مَرْتَبَةٍ وَإِنَّهَا لَنُظَرُ إِلَيْهَا



فَتَقَدَّرُ فِي رُتَبِ الْعِلْمِ بِاللهِ هُنَالِكَ مَطْلَبُهُمْ وَأَمَّا حَوَادِثُ الْأَكْوَانِ فَلَا تَعْلُقُ بِخَوَاطِرِهِمْ  
 حَقِّقْ مَا ذَكَرْنَا (ترجمہ) اور اگرچہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ احکام شریعت میں جو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے ہیں تابع ہے۔ لہذا جاء به خاتم الرسل من التشريع سے مراد سابقہ رسل علیہم السلام کی شریعتیں  
 کیونکہ سب سے سابقہ رسل علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں اور سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے تابع ہیں اور سب کو علم شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کر مبعوث فرماتے تھے جیسا کہ حضرت شیخ الاکبر  
 رحمہ اللہ عنہ فتوحات کے جز ثانی باب میں ص ۱۳۸ پر فرماتے ہیں وَكَذَلِكَ قَالَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً  
 لِيُزَيِّنَ النَّاسُ دُونَهُ شَخِصَهُ فَلَمَّا وَجَّهَ فِي زَمَانٍ ظُهُورَ جَسِمِهِ رَسُولَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَاذَ الْوَالِدِ  
 الرَّحْمَنِ لِيَتَّبِعَ الدَّعْوَةَ كَذَلِكَ وَجَّهَ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ إِلَى أُمَمِهِمْ مِنْ حِينَ كَانَ نَبِيًّا وَ  
 مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَدْ عَاثَ كُلُّ رَأْسٍ إِلَى اللهِ فَالْإِنْسَانُ أَقْتَرُ مِنْ أَنْ يَكُونَ الْيَوْمَ الْقِيَمَةِ أَوْ يَكُونَ  
 مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ (سبب) یعنی ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور  
 آپ کو آپ کے وجود مبارک کا دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ پس جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ظہورِ جہانی  
 کے زمانہ میں حضرت علی اور معاذ رضی اللہ عنہما کو مین کی طرف دعوتِ اسلام کی تبلیغ کے واسطے متوجہ فرمایا  
 ہے ہی رسولوں اور نبیوں کو ان کی امتوں کی طرف اس وقت متوجہ فرمایا جب کہ آپ نبی تھے اور آدم علیہ السلام  
 اور نوح علیہ السلام کے درمیان تھا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مخلوق کو خدا کی طرف دعوت دی اور تمام لوگ آدم  
 علیہ السلام سے لیکر قیامت تک آپ کی امت ہیں (انتہی)۔ اگرچہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سابقہ رسل علیہم السلام  
 کی شریعتوں کے تابع ہیں لیکن یہ امر خاتم الاولیاء کے مرتبہ میں ضرر نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اس چیز کی مخالفت کرتا  
 ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں کیونکہ تحقیق خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ایک وجہ سے سابقہ رسل علیہم السلام سے کمتر  
 مرتبہ والا ہے جیسا کہ تحقیق وہ ایک وجہ سے اُن سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے یعنی اس وجہ سے  
 خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ علم حقیقت میں سابقہ رسل علیہم السلام کے پیرومرشد ہیں وہ سابقہ رسل علیہم السلام  
 کے اعلیٰ مرتبہ والے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ علم شریعت میں سابقہ رسل علیہم السلام کے تابع ہیں وہ اُن سے  
 کمتر مرتبہ والے ہیں۔ اور تحقیق ہماری شریعت میں وہ چیز ظاہر ہوتی جو ہمارے اس قول کی مؤید ہے جس کی طرف  
 ہم گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جنگِ بدر کے قیدیوں اور تابیرِ نخل کے متعلق حکم کرنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ  
 عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہوتی۔ مراد یہ ہے کہ اگرچہ ایک خاص شے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ



کو سرکارِ دو عالم حضورِ نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہوتی لیکن تقدّم اور فضیلت کئی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کیسے مستم ہے۔ ایسے ہی اگرچہ سابقہ رُسل علیہم السلام کو ایک وجہ سے خاتم الاولیاء یعنی  
 پر فضیلت حاصل ہے لیکن تقدّم اور فضیلت کئی خاتم الاولیاء یعنی اللہ عنہ کے لئے مستم ہے۔ پس کامل کے لئے یہ  
 نہیں کہ اس کو ہر شے اور ہر مرتبہ میں تقدّم حاصل ہو اور کاملین کی نظر میں تقدّم کا تعلق صرف علم باللہ کے  
 کے ساتھ ہے اور ان کے نزدیک فضیلت اور پیشوائی یہی معرفتِ الہی ہے لیکن حوادثِ اکوان کا چونکہ ان  
 قلوب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے دنیاوی حوادث میں کاملین کے تقدّم کا سوال ہی نہیں پیدا  
 پس وہ چیز پائیہ تحقیق کو پہنچی جس کا ہم نے ذکر کیا۔ مثال کے طور پر ایک ولی قطبِ زمان کے منصب پر ف  
 ہے لیکن وہ درزی کا کام نہیں جانتا، موچی کا کام نہیں جانتا، موڑ ڈرائوری کا کام نہیں جانتا۔ اب ان فہون  
 اُس کے تقدّم کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، لیکن چونکہ کاملین کی نظر میں تقدّم اور فضیلت کا تعلق صرف معرفتِ  
 الہی کے ساتھ ہے اس لئے اُس ولی کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔ اب خاتم الاولیاء یعنی اللہ عنہ اگرچہ  
 احکامِ شریعت میں سابقہ رُسل علیہم السلام کے تابع تھے لیکن علمِ ولایت میں چونکہ آپ سابقہ رُسل علیہم السلام  
 کے پیر و مرشد ہیں اس لئے آپ کو سابقہ رُسل علیہم السلام پر تقدّم اور فضیلت حاصل ہے جیسا کہ سابقہ  
 مذکور ہوا۔ خاتم الاولیاء سے مراد میرے حضرت سلطانِ غوثِ اعظم پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں  
 خاتم الاولیاء، عالی سرکار جناب حضرت غوثِ اعظم پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا خاتم الرُسل  
 سرکارِ دو عالم شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ از روئے علمِ شریعت  
 تعلق ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا وَلَسَا مَثَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ لَا يَلْبَسُ  
 مِنَ اللَّبَنِ وَ قَدْ كَمُلَ سِرُّهُ مَوْضِعَ بَيْتِهِ وَ أَحَدُهُ وَ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الْبَيْتَةَ  
 أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَاهَا إِلَّا كَمَا قَالَ بَيْتُهُ وَ أَحَدُهُ وَ أَمَّا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ فَلَا بُدَّ  
 مِنْ هَذِهِ السُّؤَالِ فَيَسْرِي مَا مَثَلُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَسْرِي فِي الْحَائِطِ مَوْضِعَ  
 لِبَسْتَيْنِ اللَّبَنِ مِنْ ذَهَبٍ وَ فِضَّةٍ فَيَسْرِي اللَّبَسَتَيْنِ اللَّبَنِ تَقْصُ الْحَائِطُ عَنْهُمَا وَ يَكْمُلُ بِهِ  
 لِبَسْتَهُ ذَهَبٍ وَ لِبَسْتَهُ فِضَّةٍ فَلَا بُدَّ أَنْ يَسْرِي نَفْسَهُ تَطْبِيعُ فِي مَوْضِعَ بَيْتِكَ اللَّبَسَتَيْنِ فَيَسْرِي  
 خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ بَيْنَكَ اللَّبَسَتَيْنِ فَيَكْمُلُ الْحَائِطُ وَ السَّبَبُ الْمَوْجِبُ يَكُونُ بِهِ رَاهَا لِبَسَتَيْنِ  
 تَابِعُ لِشَرْعِ خَاتَمِ الرَّسُلِ فِي الظَّاهِرِ وَ هُوَ مَوْضِعُ الْبَيْتَةِ الْفِضِّيَّةِ وَ هُوَ ظَاهِرُهُ وَ مَا يَتَّبَعُهُ



مِنَ الْأَحْكَامِ كَمَا هُوَ آخِذٌ عَنِ اللَّهِ فِي السِّرِّ مَا هُوَ بِالصُّورَةِ الظَّاهِرَةِ مُتَّبِعٌ فِيهِ لِأَنَّهُ يَتَرَكَّى  
 عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فَلَا بُدَّ أَنْ يَرَاهُ هَكَذَا وَهُوَ مَوْضِعُ الْبَيِّنَةِ الذَّهَبِيَّةِ فِي الْبَاطِنِ فَإِنَّهُ  
 مِنَ السَّمْعَيْنِ الَّذِي يَأْخُذُ مِنْهُ أُنْثَلُكَ الَّذِي يُؤْخِذُ بِهِ إِلَى الرَّسُولِ فَإِنْ فُهِمَتْ مَا أَشْرَفَتْ  
 حَقْدُ حَصَلَتْ لَكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ رَتَّبَهُ أَحَدُ حَبِيبِ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبُوتِ كَوَانِيثُوهُ كِي دِلْوَارِ كِي  
 كِي شَالِ دِي اور تحقیق وہ دِلْوَارِ سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے مکمل تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک اینٹ  
 ہوئے تحقیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھتے ہیں اس اینٹ کو مگر ایک ہی اینٹ مراد یہ ہے کہ احکام شریعت  
 میں کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی حالت ہے اور وہ یہ کہ آپ براہِ راست احکام شریعت اللہ تعالیٰ  
 سے حاصل کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے تابع نہیں ہیں اور لیکن ضروری ہے کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ  
 عنہ ایسا ہی خواب دیکھے پس وہ دِلْوَارِ نُبُوتِ میں دو اینٹیں دیکھتا ہے ایک اینٹ سُنہری اور دوسری اینٹ روپہلی  
 وہ دیکھتا ہے کہ دِلْوَارِ نُبُوتِ اُن دو اینٹوں کے بغیر ناقص ہوتی ہے اور اُن دونوں کے ساتھ کامل ہوتی ہے اور  
 یہی ہے کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ہی اپنے آپ کو اُن دونوں اینٹوں کی جگہ چسپاں دیکھے پس حتم  
 میں یہی رضی اللہ عنہ وہ دونوں اینٹیں ہوں گے اور دِلْوَارِ نُبُوتِ مکمل ہوگی۔ دو اینٹوں سے مراد یہ ہے کہ خاتم الاولیاء  
 رضی اللہ عنہ کی دو حالتیں ہیں۔ اور علتِ موجِبہ اس بات کی کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ کو دو  
 حالت دیکھا یہ ہے کہ تحقیق خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ظاہر میں خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح کے تابع  
 کی دیکھ دیکھی اینٹ سے مراد ہے۔ یہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہے یعنی احکام شریعت میں وہ ظاہر  
 کے تابع ہے۔ یہ آپ کی ایک حالت ہے جس کو چاندی کی اینٹ کے ساتھ تشبیہ  
 کی ہے۔ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی دوسری حالت یہ ہے کہ جن احکام شرع میں آپ ظاہری صورت میں تابع  
 ہیں وہ بھی احکام شرع آپ اللہ تعالیٰ سے اخذ کرتے ہیں کیونکہ تحقیق آپ امرِ الہی کو اس چیز پر  
 مومنین ہیں کہ نفس الامر میں ہے یعنی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی نظرِ عظیم الہی پر ہے اور علم الہی میں ہر شے کے  
 ہی نسبت پر آپ کی نظر ہے۔ چونکہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے علم کا ماخذ علم الہی ہے اسلئے ضروری ہے کہ آپ  
 فتیحتی سے امرِ دین یعنی احکام شرع کو ایسے ہی اخذ کریں جیسے آپ ظاہری صورت میں حاصل کرتے ہیں۔ پس  
 آپ احکام شرع کو علم الہی سے اخذ کرنے کو سُنہری اینٹ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور تحقیق خاتم الاولیاء  
 رضی اللہ عنہ نے احکام شرع کو اس معدن سے اخذ کیا ہے جس سے وہ فرشتہ اخذ کرتا ہے جو اُن احکام شرع



کے ساتھ خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ باطن میں احکام شرع اخذ کرنے میں غلامیاء رضی اللہ عنہ کے علم کا ماخذ اور معدن وہ ہی ہے جو خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ معدن علم الہی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے اس کی نظر علم الہی پر ہے اور آپ خود بخود بغیر کسی فرشتے کے احکام شرع باطن میں علم الہی سے اخذ کرتے ہیں اگر تو نے اس چیز کو سمجھا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے تو تجھے تحقیق نافع علم حاصل ہوگا۔

خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی از رو سے علم ولایت خاتم المرسل جناب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا فَكُلُّ نَبِيٍّ مِنْ لَدُنِّ اِلٰهِ اٰخِرُ نَبِيٍّ مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ يَّا خُذْ اِلَّا مِنْ مِّشْكُوٰةٍ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ وَاِنْ تَاَخَّرَ وَجُودُ طِبِّهٖ فَاِنَّهٗ بِحَقِيْقَتِهٖ مَوْجُوْدٌ وَهُوَ قَوْلُهٗ كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَغَيْرُكَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا كَانَ نَبِيًّا اِلَّا حِيْنَ بُعِثَ وَكَذٰلِكَ خَاتِمُ الْاَوْلِيَاءِ كَانَ وَلِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَغَيْرُكَ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَا كَانَ وَلِيًّا اِلَّا بَعْدَ تَحْصِيْلِهٖ سَرَ اَيُّ الْوَلَايَةِ مِنْ الْاَخْلَاقِ الْاِلَهِيَّةِ فِي الْاِتِّصَافِ بِهَا مِنْ كَوْنِ اِلٰهِ يُسَمَّى بِالتَّوَلَّى الْحَصِيْدِ وَخَاتِمُ الرُّسُلِ مِنْ حَيْثُ وَلَا نِسْبَتُهُ مَعَ الْخَتْمِ لِلْوَلَايَةِ نِسْبَةً اِلَّا نَبِيًّا وَالرُّسُلُ مَعَهُ فَاِنَّهُ التَّوَلَّى الرَّسُوْلُ النَّبِيُّ خَاتِمُ الْاَوْلِيَاءِ التَّوَلَّى الْوَارِثُ الْاَخِيْذُ عَنِ الْاَصْلِ الْمَشَاهِدُ لِلْمَوَاتِبِ وَهُوَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدِّمُ الْجَمَاعَةِ وَسَيِّدُ وُلْدِ اَدَمَ (ترجمہ) حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر نبی تک کوئی ایسا نبی نہیں جو نبوت کو بغیر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت کے اخذ کرے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود غرضی متاخر ہوا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حقیقت کے ساتھ موجود تھے جس پر آپ کا قول مبارک كُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ (میں اُس وقت تھا جب آدم علیہ السلام کا پتلا تیار نہ ہوا تھا) شاہد ہے مراد یہ ہے کہ مجملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام نے علم نبوت یعنی علم شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا اور جیسا کہ سابق میں مذکور ہوا مجملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام نے علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے پڑھا۔ خاتم المرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی شخص نبی نہ ہوتا تھا جب تک کہ وہ زمین پر مبعوث نہ ہوتا تھا۔ اور ایسے ہی خاتم الاولیاء



خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کے تحت جب آدم علیہ السلام یانی اور مٹی کے درمیان تھے اور خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر  
 عینی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر اولیاء رضی اللہ عنہم میں سے کوئی شخص ولی نہ ہوتا تھا جب تک کہ دار دنیا میں وجود غرضی  
 کے ساتھ شرائط ولایت حاصل نہ کرتا تھا۔ شرائط ولایت یہ ہیں کہ ولی اخلاق الہیہ کیساتھ متصف ہو کیونکہ  
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کے ساتھ تسمیہ کیا گیا ہے کہما قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ (شوری)  
 خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی باعتبار اپنی ولایت کے خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہی نسبت  
 ہے جو دیگر انبیاء و مرسل علیہم السلام کو ان کے ساتھ ہے۔ مراد یہ ہے کہ جیسا کہ سابقہ انبیاء و مرسل علیہم السلام  
 کی ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل کرتے ہیں ایسے ہی خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل کرتے ہیں  
 خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ولی ہیں دانت میں اصل معدن سے اخذ کرنے والے ہیں اور مشاہد مراتب میں یعنی انبیاء  
 و اولیاء کو مراتب ولایت تقسیم کرنے والے ہیں۔ اس عبارت سے عقدہ پڑ جاتا ہے کہ خاتم المرسل صلی اللہ علیہ  
 وسلم بھی علم ولایت اخذ کرنے میں خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے محتاج ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی  
 عقدہ کشائی فرمادی ہے وَهُوَ حَسَنَةٌ رَّحْمَنٌ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدِمٌ  
 فِي جَسَاعَةِ وَسَيِّدٌ وَلَدِ اٰدَمَ اور وہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم المرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پیٹھ اور اولاد آدم علیہ السلام کے سردار ہیں، کے حسانات میں سے  
 ایک حسنہ ہیں یعنی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودوں میں سے ایک وجود ہیں۔  
 عقدہ کشائی یہ ہے کہ خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم ستر الہی ہیں اور خاتم الاولیاء کی صورت پر آپ ہی کا ظہور ہے باغیا  
 نور سالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب مبارک خاتم المرسل ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور باعتبار ولایت حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا لقب مبارک خاتم الاولیاء ہے رضی اللہ عنہ۔ مراد یہ ہے کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ خاتم المرسل صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے لئے جرات نامہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان ولایت  
 کا شرف فرمایا ہے اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کو آسمان ولایت کا قمر فرمایا ہے کہما قال اللہ عَزَّ وَجَلَّ وَاشْمَسَ  
 وَضُحُّهَا وَالْقَمَرُ اِذَا تَلَّهَا۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو یہاں دو مشککاتیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی مشکوٰۃ ہے  
 کہ وہ خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوٰۃ ہے۔ اب خاتم المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ  
 سے فیضان ولایت حاصل کرنا کوئی اچنبہ بات نہیں لیکن چونکہ تجلیات الہیہ غیر مکرر ہیں اس لئے بظاہر خاتم  
 المرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔ اگرچہ ہر حالت خاتم المرسل



صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ دونوں علم ولایت کے مالک ہیں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ازل میں خاتم  
 رضی اللہ عنہ نے علم ولایت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور از روئے شفقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نبوت یعنی شریعت کا شعبہ اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور ولایت کا شعبہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا ہوا ہے  
 مجملہ انبیاء علیہم السلام کو علم شریعت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے اور مجملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو علم  
 خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ نے پڑھایا ہے۔ علم ولایت چونکہ ترقی پذیر ہے اسلئے خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ مجملہ سابقہ  
 و مجملہ اولیاء علیہم السلام کو علم ولایت ازل سے اب تک پڑھاتے ہیں اور جناب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر دور میں  
 میں برائے صدارت اور اپنے معشوق کی زیارت کے لئے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ مجملہ نجوم کا قمر کے ساتھ براہ راست تعلق  
 اور مجملہ نجوم قمر سے فیضان حاصل کرتے ہیں۔ آسمان ولایت کے نجوم خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں کے  
 قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُ  
 كَالنُّجُومِ۔ لفظ صحابی کی تعریف میں خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں رَأَى مِنْ آفَاقِي مَنْ يَرَى  
 بَعْدَ مَفَادَ قَتْنِي مِيرے رحمت کو جانے کے بعد جو مجھے دیکھے گا وہ میرے اصحاب میں سے ہوگا (کنوز الحقائق)  
 چونکہ مجملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کا شرف ہے اسلئے وہ سب کے سب  
 صحابہ میں داخل ہیں۔ اب آسمان ولایت کے مجملہ نجوم آسمان ولایت کے قمر سے فیضان حاصل کرتے ہیں۔  
 مجملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام نے فیضان ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے اخذ کیا ہے۔ چونکہ انبیاء و اولیاء  
 السلام حیات ہیں کما وَدَّ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَاكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَبَيَّ اللَّهُ  
 يُؤَذِّقُ اسلئے وہ اپنے علم ولایت میں موت کے بعد بھی ترقی کرتے رہتے ہیں اور اسی علم ولایت میں ترقی کے  
 مجملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام موت کے بعد بھی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضری دیتے رہتے ہیں  
 یہ سلسلہ ابد الابد تک جاری رہے گا چنانچہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ جناب سید عبدالعت اور جیلانی رضی اللہ عنہ  
 قول مبارک وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا وَدِّيَ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِي هَذَا الْأَحْيَاءُ يُبَايِعُونِي  
 وَالْأَمْوَاتُ يَأْذَنُونَ وَاجْهَرُ اللَّهُ تَعَالَى نَعَى كَوْنِي أَلِيًّا نَبِيًّا يَدُلِّي سِيدَانِهِنِ كَيْفَ جَوَ مِيرِي مَجْلِسِي حَاضِرِي نَدْوِي  
 اپنے بدول کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ اس حقیقت پر دلالت ہے۔ بعض عارفین باللہ رضی اللہ  
 کو اپنی کشف میں سہو پڑ گیا ہے جو کہتے ہیں کہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی  
 اللہ عنہ سے بے نیاز ہیں۔ جب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر از روئے شفقت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ



ولایت پڑھتے ہیں تو ائمہ اطہار علیہم السلام خاتم الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ کلام فصوحی سے ثابت ہوا کہ اولیاء و انبیاء علیہم  
 السلام اور ائمہ اطہار علیہم السلام سب کے سب علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے پڑھتے ہیں بلکہ  
 خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی ازراہ شفقت علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے پڑھتے ہیں اگرچہ باطن میں خاتم  
 صلی اللہ علیہ وسلم علم ولایت کی اصل اور معدن ہیں اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی اصل بھی خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم  
 خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں متعدد آیات بیانات قرآن مجید میں نازل کی گئی  
 وہ سب اس حقیقت پر دلالت ہیں کہ مجملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام سے فیضان ولایت آسمان ولایت کے خاتم الاولیاء  
 سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ مبارک سے اخذ کیا ہے۔ تفسیر جملوی پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ مثال کے  
 ایک آیت قرآنی پیش کی جاتی ہے: تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا  
 سیراۃ بڑی برکت ہے اُس ذات کی جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اُس میں ایک آفتاب اور منور کریم نوالا چاند بنایا۔  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلْقُرْآنِ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللَّهَ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى عَشْرَةِ اَبْطُنٍ  
 مَا هُوَ بَطْنٌ قَمَرٌ وَنَفِیْحٌ وَارْتِیْحٌ بِوَلَّاهُ مَخْرَجٌ حَمْدٌ صَلَّى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قرآن مجید مشتمل برائے ظہور  
 ظاہری اور اسرار و رموز باطنی ہے" نیز فرمایا "اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دس یعنی دس پانچ نازل فرمایا ہے" ہر پانچ  
 صاف اور مفید ترین ہے کیونکہ وہ قرآن مجید کا مغز ہے۔ آیت کا ایک لفظ پیش کیا جاتا ہے۔ فِي السَّمَاءِ آسْمَانٍ  
 یعنی آسمان ولایت میں۔ بُرُوجًا بُرُوج جمع بُرج کی ہے۔ آسمان کے بارہ بُرج ہیں یعنی دوازدہ ائمہ اطہار علیہم السلام  
 آسمان ولایت کے بارہ بُرج ہیں۔ سیراۃ سراج سے مراد آفتاب ہے یعنی خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ  
 وسلم آسمان ولایت کے آفتاب ہیں۔ قَمَرًا قَمَرٌ منور کرنے والا چاند یعنی خاتم الاولیاء سید عبدالقادر جیلانی رضی  
 عنہ آسمان ولایت کے قمر ہیں اور مجملہ آسمان کو منور کرنے والے ہیں۔ اِس آیت شریفہ میں رب تعالیٰ ولایت کا ایک  
 نقش کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ آسمان ولایت خاتم الاولیاء کے نور سے منور ہے یعنی مجملہ اولیاء و انبیاء خاتم الاولیاء  
 سے نور ولایت اخذ کر رہے ہیں حتیٰ کہ دوازدہ امام علیہم السلام و خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور ولایت خاتم الاولیاء  
 سے منور ہو کر رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آیہ کریمہ میں بُرُوجًا کو مُنیراً نہیں فرمایا اور نہ ہی سِرَاجًا کو مُنیراً فرمایا۔ معرزیہ  
 کا انکار نہ کر بلکہ حق تسلیم کرے۔ سبحان اللہ! فصوحی بحکم قرآن مجید کی تفسیر ہے۔  
 فصوحی بحکم میں خاتم الاولیاء کی تخصیص نہیں کی گئی۔ دل میں تر و تازہ پیدا ہوا کہ خاتم الاولیاء سے کون سی مراد ہے۔



ان کے بعد چند مُبشرات نصیب ہوئیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(۱) ایک رات یہ مسکین سرکارِ دو عالم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: "اولیائی صحابی انبیاء صحابی غوث الاعظم کا قمر و الشمس وضوحاً و القصر اذان علی مرتضیٰ اس لئے قمر نہیں ہیں کہ اُن کا ظہور ہمارے ساتھ ہے۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معجز نما کلام دیکھئے۔ کوزہ میں بند ہے۔ آج کل کے علماء کرام فرما رہے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر لفظ ولی کا عائد نہیں ہوتا اس لئے خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے قول مبارک قَدْ فِي هَذِهِ عَلَيَّ ذَنْبَةٌ كَلَّ وَ لِيَّ اللّٰهُ مِثْرًا یہ قدم ہر ولی اللہ کی پر ہے۔ میں صحابہ رضی اللہ عنہم داخل نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے احسن پیرایہ میں لفظ صحابی کی شرح فرمادی آپ فرماتے ہیں "میرے اولیاء میرے صحابہ ہیں انبیاء میرے صحابہ ہیں" یعنی ہر وہ شخص جس کو ہماری صحبت کا ثمر حاصل ہے وہ ہمارے صحابہ میں داخل ہے خواہ وہ صحبت صوری ہو یا معنوی ہو۔ مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہے جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام ہمارے صحابہ ہیں اور آسمان ولایت کے نجوم ہیں کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَا اَقْرَبَ بِمَوْجِعِ النُّجُومِ ذِكْمًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ۔ آگے ارشاد فرمایا "غوث الاعظم کا قمر و الشمس غوث الاعظم مثل قمر کے ہیں یعنی حضرت غوث اعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمان ولایت کے قمر اور جملہ نجوم یعنی جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام آپ ہی سے فیضان ولایت حاصل کرتے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ خاتم الاولیاء حضرت غوث اعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آگے ارشاد فرمایا: "و الشمس وضوحاً و القصر اذاناً" یعنی ان آیات بتیات میں قمر سے مراد حضرت غوث اعظم پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "علی مرتضیٰ اس لئے قمر نہیں ہیں کہ اُن کا ظہور ہمارے ساتھ ہے۔" یہ اُن لوگوں کا رد ہے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمادیا ہے کہ آیت کریمہ و الْقَمَرُ اِذَا تَلَّهَا مِنْ اِذَا تَلَّهَا قَابِلٌ خور ہے۔ قمر کی جب آدے شمس کے بعد۔ اِذَا تَلَّهَا وضاحت فرما رہا ہے وہ مسرتی جس پر قمر کا اطلاق ہوتا ہے اس کا ظہور عنصری شمس یعنی خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بعد ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ظہور عنصری چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے لہذا وہ قمر نہیں ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ آسمان ولایت کے قمر اور خاتم الاولیاء جن سے جمیع انبیاء و اولیاء علیہم السلام فیضان ولایت حاصل کرتے ہیں وہ حضرت غوث اعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔



ایک رات سرکارِ دو عالم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک آراستہ ہے۔ رُسل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل افراد حاضر خدمتِ اقدس ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسکین کی طرف اشارہ کر کے ارشاد مبارک فرمایا کہ میں نے قرآن مجید کے وہ حقائق اور دقائق بیان کئے ہیں جو آج تک کسی نے بیان نہیں کئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک سے محمد حاضرین نے مجھ کو گھیر لیا اور اس مسکین کو دیکھ کر ہستے تھے۔ حاضرین میں سے سید الکونین حضرت جناب حسن پاک علیہ السلام میرے سامنے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ”اپنی کتاب میں یہ بھی لکھو قرآن ہے جس کا ظہور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہے۔“ سبحان اللہ! کلامِ امامِ امامِ کلام ہے۔ آپ کی کلام مبارک میں غور کیجئے۔ کوزہ میں سمندر بند ہے میرے ادنیٰ میں اسی وقت اتفاق ہو گیا کہ امام پاک ان علماء کرام کے عقائد کی تردید سمجھا رہے ہیں جن کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت بعد مرتبہ سابقہ رُسل کا ہے یا حضرت صدیق اکبر کا ہے یا حضرت علی مرتضیٰ کا ہے علیہم السلام۔ گویا آپ آیہ کریمہ وَالْقُرْآنُ نَزَّلَ سَاسَ اسْتِنْبَاطِ سَمْعِہَا ہے ہیں کہ شمسِ احَدِیْتِ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتبہ قرآن کا ہے لیکن رب تعالیٰ فرماتا ہے اَقْبَسُ مَا بَدَأَ مِنْ شَيْءٍ سَوَّجَ مِنْ حَيْثُ آدَا یعنی قرآن سے مراد وہ ہستی ہے جس کا ظہور غنصری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہو گا۔ اس لئے کوئی سابقہ رسول یا صحابی قرآن نہیں ہو سکتا۔ لہذا لا محالہ قرآن سے مراد میرے حضرت سلطانِ غوثِ فرماں روا محمد پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس فیصلہ شد کہ آسمانِ ولایت کے قمر یعنی خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانیؒ ہیں رضی اللہ عنہ۔

ارشادِ مبارک ایک رات مولانا مشکاکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زیارت پاک نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا ”ہم غوثِ الاعظمؒ کے خاتم ہیں۔“ پس آپ نے خود ہی جھگڑا مٹا دیا اور ٹھہر گا دی کہ آسمانِ ولایت کے قمر اور خاتم الاولیاء حضرت علی مرتضیٰ الاعظمؒ ہیں رضی اللہ عنہ۔ سبحان اللہ! حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان بھی نرالی ہے۔ امامت کی شان بھی متعَد آیاتِ بَیِّنَاتِ قرآن مجید میں نازل کی گئی ہیں۔ تفسیرِ جملوی پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ مثال کے طور پر ایک آیت کریمہ پیش کی جاتی ہے: وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّظِيرِينَ اور تحقیق ہم نے آسمان میں بُرج بنائے ہیں اور اُن بُرج کے ساتھ ہم نے آسمان کو ناظرین کے لئے زینت بخشی ہے۔ مراد یہ ہے کہ دوازده اُئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام آسمانِ ولایت کے بارہ بُرج ہیں اور اقطابِ عارفین رضی اللہ عنہم کے نزدیک وہ آسمانِ ولایت کی زینت ہیں۔ اب آسمانِ ولایت کے بُرج تو ہیں کُلّی بارہ اور نجوم میں بے شمار اعداد بُرج کو نجوم پر صریح فضیلت حاصل ہے۔ اب دوازده اُئمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام کے سورتاج و سردار مولانا مشکاکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں یعنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سب اُئمہ اطہار اہلبیت



علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے اور اس پر حدیث ذیل شہادت ہے اَنَا مَدِیْنَةُ الصِّدْقِ وَحَدِیْقُ بَابِهَا  
 اَنَا مَدِیْنَةُ الْعَدْلِ وَعَمْرُ بَابِهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الْحَيَاءِ وَعَثْمَانُ بَابِهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیُّ بَابِهَا  
 اَنَا مَدِیْنَةُ الْحِلْمِ وَحَسَنٌ بَابِهَا اَنَا مَدِیْنَةُ الصَّبْرِ وَحُسَيْنٌ بَابِهَا میں صدق کا شہر ہوں اور مدینہ یقین  
 اس کا دروازہ ہیں میں عدل کا شہر ہوں اور عمر اس کا دروازہ ہیں میں حیا کا شہر ہوں اور عثمان اس کا دروازہ ہیں  
 میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں میں حلم کا شہر ہوں اور حسن اس کا دروازہ ہیں میں صبر کا شہر ہوں اور  
 حسین اس کا دروازہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں خلفائے راشدین اور حضرات حسین رضی اللہ عنہ  
 رضی اللہ عنہم کے سرور پر علیحدہ علیحدہ صفات کے سہرے باندھے ہیں لیکن سب سے افضل و اعلیٰ اور درخشندہ ترین  
 سہرہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر باندھا ہے۔ علم اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ سے ایک صفت ہے  
 اور صدق و عدل و حیا و حلم اور صبر صفات اضافیہ سے ہیں۔ سبع مثانی یعنی ائمہ سبعہ ائمہات الصفات ہیں اور وہ ہیں  
 علم ارادہ قدرت سمیع بصیر اور کلام ہیں۔ حیات کے بعد تمام صفات میں سے اعلیٰ صفت علم ہے بلکہ تمام صفات کا  
 قیام اور وجود ساتھ علم کے ہے۔ علم ہی بتلا رہا ہے کہ یہ صدق ہے یہ عدل ہے یہ حیا ہے یہ حلم ہے اور یہ صبر  
 ہے۔ سبحان اللہ! خاتم المرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مبارک بھی مجرہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ہر خلق سے راشدین اور ائمہ اطہار اہلبیت رضی اللہ عنہم کو ایک ہی سطح پر رکھا ہے یعنی سب کی اپنے  
 ایک ہی نسبت رکھی ہے اور وہ نسبت دروازہ اور شہر کی ہے۔ دروازہ اور شہر کی آپس میں وہ ہی نسبت ہے  
 جو نجم اور شمس کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ کوئی شخص خلفائے راشدین اور ائمہ اطہار اہلبیت  
 علیہم السلام کو قمر تصور نہ کرے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمادیا ہے کہ منصب خلافت کے اعتبار سے  
 سب برابر ہیں اور کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نہیں۔ حدیث شریف کے معانی پر غور کیا جائے تو خلفائے راشدین  
 اور ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فضیلت صاف چمک رہی ہے۔  
 خلاصہ یہ ہے کہ خاتم المرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم آسمان ولایت کے شمس ہیں خاتم الاولیاء  
 جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمان ولایت کے قمر ہیں دروازہ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام آسمان  
 ولایت کے بروج ہیں جن کے سردار حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ درجہ انوار  
 و اولیاء علیہم السلام آسمان ولایت کے نجوم ہیں۔ اب شمس کو شہر پر تشر کو بروج پر اور بروج کو نجوم پر  
 بالترتیب صریح فضیلت حاصل ہے۔



تحقيق علامه الى الظفر السيد ظهير الدين القادر بن الحسين الحسيني رضي الله عنه: (از كتاب الفتح السبين فيما يتعلق  
 بترياق الدجيين مطبوعه مصر ١٢٠١) وقال الشيخ العارف ابو محمد علي بن ابي بكر كسا قال الشيخ  
 عبد القادر ما قال قاترا الشيخ علي الهيتي وقيل القدم فقال له اصحابه به لم فعلت ذلك  
 فقال لانه امر ان يقولها واذن له في عزلي من انكرها عليه فاردت ان اكون اول من  
 سارع الي الانقياد اليه وقال الشيخ ابو صخر قلت للشيخ عدي بن مسافر قديس سره هل  
 مر الشيخ عبد القادر قديس سره بان يقول ذلك فقال قد مره مرة ما وضع الايدياء كلهمدهم  
 لا مكان الاثر الا ترى الملايكة عليهم السلام تسجدوا لادم حتى الله تعالى عليه وسلم  
 لا يورود الا امر عليهم بذلك انتهى. والدي يخطر ببال هذا العبد الفقير ان القدم على  
 حقيقتها كما هو الظاهر المتبادر من اللفظ ويؤيده الوصف بهذه في انها حقيقة في البشر  
 ليس المشاهدة المخصوص وان الشيخ قديس سره ما قال ذلك الا على لسان الحقيقة المحمدية  
 وكذا روي قال ما قال على لسانها الا ترى سلطان العاشقين محراب القادر من قديس سره كيف  
 قال

واني وان كنت ابن ادم صورة في فيه معنى شاهد يا بوتي

دانه ليس ذلك الا على لسان تلك الحقيقة التي خلق ادم وسائر الانبياء عليهم السلام  
 من العالم العلوي والسفلي كما يشير اليه بعض الاثار واليه يروي قول العارف النابلسي  
 طه النبي تكونت من نوره في كل الخليقة ثم لو ترك القطر

والفناء في الحقيقة المحمدية مسلم عند السادة الصوفية وجهات الفناء فيه مختلفة  
 و الشيخ قديس سره اعطى الاوفر منها بل قد روي الله تعالى عنه رتبة الخلافة الكبرى  
 كما ينبغي عن ذلك كلامهم ومن هذا صرح له ان يقول ما يقول يؤيده ما قلنا ما قلنا عن  
 شيخ ابي صخر لانه قال للشيخ عدي عليه الرحمة اعلمت ان احدا من المشايخ السقاة  
 قل تدعي هذا الا غير الشيخ عبد القادر قديس سره فقال لا ثم قال له ابو صخر فما معناها  
 فقال هي مفصحة عن مقام الفردية في وقتها قيل له فيك قل فقلت فرد قال ولم يؤمر  
 احد ممن له هذا المقام قبل ان يقول هذا القول انتهى



یعنی شیخ عارف ابو محمد علی بن ابوبکر قدس سرہ سے منقول ہے کہ جب میرے سردار شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے قَدَّحِیْ ہٰذِہَ عَلٰی رَقَبَتِیْ بِحَقِّ دِیْنِ اللّٰہِ (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) فرمایا تو شیخ علی ہستی رحمہ اللہ نے اٹھ کر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک پکڑا اور اپنی گردن پر رکھا۔ اس پر بعض اصحاب نے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں کیا۔ فرمایا کہ آنحضرت قدس سرہ اس قول کے کہنے پر مامور ہیں اور ان کو اس بات کا اذن ہوا ہے کہ اولیاء کرام سے جو اس بات کا مُنکر ہو اُس کو معزول کر دیں۔ پس میں نے چاہا کہ آپ کے تابعداروں میں سے پہلا میں جاؤں۔ اور شیخ ابو صخر علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر قدس سرہ سے پوچھا کیا حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء نے اپنے سر ابراہیمی سے جھکائے تھے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تا وقتیکہ خداوند تعالیٰ نے اُن کو حکم نہ دیا اُنھی۔ اور اس مسکین فقیر کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت شیخ علی ہستی قدس سرہ نے واقعی آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا جیسا کہ عبارت مذکورہ کے الفاظ صاف ظاہر ہے کیونکہ اُس نے آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ظہور آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمہ سوائے بسان حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں فرمایا۔ بہت اولیاء اللہ نے قناتی الرسول کا مقام حاصل کرنے کے بعد بسان حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام فرمایا ہے۔ سلطان العاشقین عمر ابن الفارض قدس سرہ کیسے فرماتے ہیں۔ میں اگرچہ ظاہر میں آدم کا بیٹا ہوں لیکن اُس میں میری حقیقت میرے باپ ہونے پر شاہد ہے۔

اور ابن الفارضؒ کا یہ کلام بسان حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے جس سے حضرت آدم و محمدؐ انبیا علیہم السلام پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ بعض احادیث شریف اس امر پر شاہد ہیں۔ عارف کامل حضرت نابلسی قدس سرہ کا اس پر مویہ سے طلبہ سے مراد ہمارے نبی پاکؐ میں صلی اللہ علیہ وسلم جن کے نور پاک سے تمام خلقت پیدا کی ہے حتیٰ کہ سنگوار پر ندہ بھی۔

سادات صوفیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک قناتی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ایک مسئلہ ہے لیکن ولی اپنی استعداد کے مطابق اس سے حقا حاصل کرتا ہے۔ چونکہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی استعداد ترین ہے اور آپ کو اس حقیقت سے حظ او فر نصیب ہے لہذا خلافت کبریٰ کا تاج آپ کے سر مبارک پر پہنچنا آپ کا کلام مبارک قَدَّحِیْ ہٰذِہَ عَلٰی رَقَبَتِیْ بِحَقِّ دِیْنِ اللّٰہِ اس مرتبہ کی خبر دے رہا ہے یعنی آپ نے



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسان حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ کلمہ مبارک فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ مقام  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقہ سوائے آپ کے کسی ولی صحابی امام اور نبی کو نصیب نہیں ہوا اور میری تحقیق کو خلافت  
 میری کا منصب آپ کے سپرد ہے کی صحت اور تائید میں شیخ ابو صخر قدس سرہ کا قول نقل کیا جاتا ہے: شیخ ابو صخر قدس  
 سرہ سے منقول ہے کہ میں نے شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشائخ متقدمین سے کسی  
 نے یہ کلمہ جو سلطان سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہا ہو۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ جو کچھ انہوں  
 نے فرمایا ہے اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے فرمایا کہ اپنے مقام فردیت کو ظاہر کیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہر زمانے  
 میں ایک فرد ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر ان افراد میں سے سوائے آنجناب کے اور  
 کو سمجھنا ناممکن نہیں ہوا۔

(ف) مولانا حضرت شیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری قدس سرہ مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں: چنانکہ  
 در مناقب معراجیہ کہ گس نے نشست بر بدن مبارک وی رضی اللہ عنہ چنانکہ نے نشست بر بدن مبارک او  
 در اپنی صلی اللہ علیہ وسلم و بود عرق بدن وی رضی اللہ عنہ معطر و خوشبو چنانکہ عرق بدن مبارک او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و چون  
 حضرت الخلد و میرفت بول و غایط اور از زمین فروے برد چنانچہ بول و غایط اور از زمین فرومی برد صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدہ شد حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ  
 حالت پس گفت یا اللہ ہذا وجود جہدی لا وجود عبد القادر و دریں کلام اشارت است بسوئی فنا تم حضرت غوثیہ در  
 حضرت نبویہ ذاتا و صفاتا قولاً و فعلاً حالاً و کمالاً انتہی۔ یعنی مناقب معراجیہ میں مذکور ہے کہ حضرت غوث الثقلین  
 رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر مگنی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی اور  
 حضرت رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک کا پسینہ معطر اور خوشبودار تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک  
 کا کھنکھ اور جب آنحضرت رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نکل جاتی  
 تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نکل جاتی تھی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے  
 حالت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے  
 بن عبد القادر کا وجود نہیں ہے۔ پس آپ کا یہ کلام مبارک آپ کا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں فنا  
 یعنی ذاتا و صفاتا قولاً و فعلاً حالاً و کمالاً کی طرف اشارہ ہے انتہی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اگرچہ فنا فی الرسول کے مقام سے حفاظت حاصل کیا لیکن اپنی اپنی استعدادات  
 کے مطابق حاصل کیا۔ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق کسی کو نصیب نہ ہوا کما دقہ فی الحقیقۃ اثنا عشر مائتہ



الصِّدْقِ وَصِدِّقُ بَابِهَا أَتَا مَدِينَةَ الْعَدْلِ وَحَسْرَ بَابِهَا أَتَا مَدِينَةَ الْحَيَاءِ وَعُثْمَانُ بَابُ  
 أَتَا مَدِينَةَ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابِهَا أَتَا مَدِينَةَ الْجَلِيلِ وَحَسَنٌ بَابِهَا أَتَا مَدِينَةَ الْقَصْرِ وَحُسَيْنٌ بَابُ  
 مِيسَ بَدَقِ كَاشْهُرِ بُولِ اور ضَبْرِی اُس کا دروازہ ہیں، میں عدل کا شہر بول اور عمر اُس کا دروازہ ہیں، میں حیا کا  
 بول اور عثمان اُس کا دروازہ ہیں، میں علم کا شہر بول اور علی اُس کا دروازہ ہیں، میں حلم کا شہر بول اور حسن اُس کا  
 ہیں، میں صبر کا شہر بول اور حسین اُس کا دروازہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین اور ائمہ اطہار علیہم  
 رضی اللہ عنہم کو ایک ایک خاص وصف سے گردانا ہے اور اُس ایک خاص صفت میں بھی اپنا اور اُن کا موازنہ لفظ  
 اور دروازہ کے ساتھ کیا ہے۔ اہل فہم کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی ہے۔ اسی لئے ابن حضرات میں سے کسی نے یہ  
 نہیں کیا ہَذَا وَجُودٌ مُحَسَّنٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (یہ وجود جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ  
 کا وجود مبارک ہے میرا وجود نہیں ہے، اور نہ ہی کسی حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام یا ائمہ اطہار  
 اللہ عنہم کے ابدان مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی یا اُن کا پسینہ خوشبودار تھا یا اُن کا پیشاب یا پاخانہ زمین پر نکل جاتی تھی  
 وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَن یَّشَاءُ میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو رب تعالیٰ نے  
 استعواء کا ملہ عطا فرمائی کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کے لئے مرآت تاملہ ہیں ویسے ہی حضرت  
 الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرآت تاملہ ہیں۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ  
 کے محبوب ہیں ایسے ہی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔ جیسے رب  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک اور حقیقت پر جلوہ نما ہیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی ص وَالْقُرْآنِ ذِی الْ  
 وَ ص سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک ہے اور قسم اٹھاتی کہ یہ ہماری ہی صورت ہے اور قرآن  
 مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت ہے اور قسم اٹھاتی کہ یہ ہماری ہی حقیقت ہے۔ ص ۱۷۱) ایسے ہی  
 صلی اللہ علیہ وسلم حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی صورت پاک اور حقیقت پر جلوہ نما ہیں اور فرما ہے  
 قَدْ مِیْ هَذِہٗ عَلٰی رَقَبَۃِیْ وَ لِیَ اللّٰہُ اِسی لئے انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے آپ کے قدم مبارک  
 اپنی گردنوں کا فخر سمجھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے آپ جانتے تھے کہ علماء کرام بوجہ کم فہمی  
 صحابہ کرام اور انبیاء کرام علیہم السلام کو کُلِّ وَ لِیَ اللّٰہُ سے مستثنیٰ سمجھیں گے۔ اسی لئے وضاحت کے لئے یہ  
 کیا وَ اَقْدَامِیْ عَلٰی غُرُقِ الرِّجَالِ (القصیدۃ الغوثیہ) اور گاہے بگاہے کرسی پر بیٹھ کر اسی اعلان  
 صاف و وضاحت فرماتے: وَمَا مِنْ مِّثْلِیْ خَلَقَہُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا لِیْ اِلَّا وَ قَدْ خَصَّرَ تَجَسُّیْ هَذَا الرَّکْبَ



تَبَاکُتِ نَبِیُّہِ وَالْاُمَمَاتِ بِاَرَادَہِ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں فرمایا جو میری مجلس میں حاضری نہ  
 تَبَاکُتِ نَبِیُّہِ اِنے بدلوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ (آپ کا یہ قول مبارک امام نور الدین ابی الحسن علی بن  
 کاشغری قدس سرہ اپنی کتاب بروجہ الاسرار و معدن الانوار کے صفحہ ۲۲ پر و حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ  
 کا کتاب زبدۃ الآثار کے صفحہ ۵۰ پر اور زبدۃ الاسرار کے صفحہ ۵۸ پر و حضرت شیخ عبدالقادر قادری ابن محی الدین الارطبی قدس  
 سرہ کی کتاب تفریح الخاطر کے صفحہ ۵۹ پر اور حضرت شاہ ابوالمعلی لاہوری قدس سرہ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ باب یازدہم  
 لفظ سترہم پر نقل فرماتے ہیں :-

یہ وہی ہے کہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہ سوائے میرے سلطان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے کسی ولی  
 علیہ السلام نبی اور رسول کو نصیب نہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ سوائے آپ کے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں خدا  
 ہوں یا اللہ کی جگہ پر ہوں یا اللہ کی جگہ پر ہوں اور نہ ہی یہ دعویٰ کیا ہے قائلہ ہذا و جود جید  
 قائلہ ہذا و جود جید و قسم ہے اللہ تعالیٰ کی یہ میرا وجود میرے نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے عبدالقادر  
 نے اس پر نہیں ہے۔ تفریح الخاطر مناقب غوثیہ سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام میں سے تو کسی نے قافی الرسول یعنی  
 تفریح الخاطر مناقب غوثیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ قرآن مجید اور احادیث پاک میں یہ امر کہیں ثابت نہیں  
 تھا میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا قول مبارک مَعَا شِرَ الْاَنْبِیَاءِ وَاَوْثِقَتْهُمُ الْقَبْرَ وَاَوْثِقْنَا مَا  
 رَبُّنَا وَاَوْثِقْنَا مَا رَبُّنَا (اے گروہ انبیاء اتم کو لقب عطا کیا گیا ہے اور ہم کو وہ چیز عطا ہوئی ہے جو تم کو عطا نہیں ہوئی۔  
 اللہ تعالیٰ عظم و التقاموس الاقدم) بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ گروہ انبیاء اتم کو نبوت کا لقب تو نصیب ہے  
 قرآن مجید قافی الحقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہم کو نصیب ہے وہ آپ لوگوں کو نصیب نہیں۔ بعض لوگوں کے  
 یہی حال ہوا شکاکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہ نصیب ہے اور وہ  
 ہے میرے ذیل احادیث پاک میں کرتے ہیں : (۱) اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ (میں اور علی ایک ہی نور سے  
 ہوں) (۲) اَنَا عَلِیٌّ وَ عَلِیٌّ وَ عَلِیٌّ (میں علی سے ہوں) (۳) اَنَا عَلِیٌّ وَ عَلِیٌّ وَ عَلِیٌّ (میں علی سے ہوں) (۴) اَنَا عَلِیٌّ وَ عَلِیٌّ وَ عَلِیٌّ (میں علی سے ہوں)  
 ی کجست جیسی رُوْحَتْ دُوْجِی (اے علی! تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے تیرا جسم میرا جسم  
 ہے) نیاں تیری روح میری روح ہے۔ اُن لوگوں نے ان احادیث پاک کا مفہوم نہیں سمجھا اور ان احادیث پاک سے  
 ان کو علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کما حقہ مقسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہوتا ان احادیث  
 کے شرح اس مسکین سے سنئے اور انصاف کا ترازو ہاتھ میں پکڑیے۔



(۱) اَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ میں اور علیؑ نور واحد سے ہیں۔ بعض لوگ نور واحد سے مراد اللہ تعالیٰ لیتے ہیں یعنی ازل میں ہمارے نور کا ظہور اور علی مرتضیٰ کے نور کا ظہور اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک وقت ہوا۔ یہ شرح مضحکہ خیز ہے کیونکہ ازل میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک ہی نور پاک پیدا ہوا اور وہ نور خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک ہے کَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ۔ اگر اللہ تعالیٰ کی ذات سے دو نور پیدا ہوتے تو آیہ کریمہ میں رَبِّ تَعَالَى واحد کی جائے تثنیہ کا صیغہ استعمال کرتا یعنی نُورَانِ یا نُورَيْنِ فرماتا۔ نیز حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمادی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک ہی نور پیدا ہوا اور وہ نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک ہے۔ ہاں! حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے پیدا ہوا کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ اَخْلَقْتُ كُلَّهُمْ مِنْ نُورِي میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور ساری خلقت میرے نور سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ہمارے والد ماجد بھی نور ہیں اور ہمارے دادا پاک بھی نور ہیں اور میں اور علیؑ ایک ہی دادا کی اولاد ہیں۔ اس حدیث شریف میں مسلمانوں کو تثنیہ کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور دادا پاک پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں کیونکہ وہ سر اپنا نور ہیں۔

(۲) اِنَّ عَلِيًّا عَمِّيٌّ وَ اَنَا مِنْهُ عَلِيٌّ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ "علیؑ مجھ سے ہے" حقیقت کے اعتبار سے ہے کیونکہ ہر شے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے پیدا ہوئی ہے۔ "اور میں علیؑ سے ہوں" ظاہر کے اعتبار سے ہے یعنی میرا اور علیؑ کا دادا ایک ہے۔ دوسری توجیہ اس کی یہ ہے کہ ہماری نسل علی مرتضیٰ سے چلی گئی ہے۔

(۳) يَا عَلِيُّ لَعَنَتْ رُوحِي رُوحَكَ جِسْمِي رُوحَكَ رُوحِي اے علیؑ! تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے تیرا جسم میرا جسم ہے تیری روح میری روح ہے۔ اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فانی الرسول کے سطق تعلیم بخشی ہے۔

کُنْ بِدِينِكَ تَقْوَرُ دِمْبِم

من نیم یار است از سرتانم

یعنی یا علیؑ! ہمارا تصور اس طرح سے کریں کہ اپنے آپ سے نظر اٹھالیں اور یہ تصور کریں کہ یہ میرا وجود میرا نہیں ہے بلکہ سرتاپا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے۔ مراد یہ ہے کہ یا علیؑ! اپنے ظاہر و باطن سے نظر اٹھالیں اور یہ تصور کریں کہ آپ کا ظاہر اور باطن یعنی قالب اور روح میں ہوں تاکہ مقام فانی الرسول سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی



یہاں اس حدیث شریف میں فنا فی الرسول ہونے کی تعلیم ہے چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فنا فی الرسول ہونے کی تعلیم دی اس لئے لازمی ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مقام فنا فی الرسول کو حاصل کیا لیکن حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فنا فی الرسول میں آپ کا کیا درجہ تھا کیونکہ حدیث شریف صرف فنا فی الرسول ہونے کی تعلیم ہے۔ اگر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کما حقہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتا تو آپ ضرور ہی موجیں مارتے اور فرماتے **هَذَا وَجُودُ مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجُودَ عَلِيٍّ يَهْدِيهِ** کا وجود نہیں ہے بلکہ جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے لیکن کسی حدیث شریف سے یہ امر ثابت نہیں۔ پس مندرجہ بالا تینوں احادیث پاک سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہیں۔

تحقیق شیخ الشیوخ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ (از کتاب الفتح المبین مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۸) **كَيْفَ تَصَحُّ**  
**هَذِهِ الْأَجْمَاعُ وَفَدَّ صَرَخَ جَبْهَهُ عَظِيمٌ مِنْ أَكْبَرِ أَوْلِيَاءِ وَجْهٍ خَفِيٍّ مِنَ الْمَشَائِخِ الصُّلَحَاءِ**  
**وَاللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بِأَنَّ سُلْطَانَ الْأَقْطَابِ السَّيِّدَ الشَّيْخَ عَمِيدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**تَوَجَّ بِتَأْجِ الْخَلَافَةِ الْكُبْرَى وَكَوْنِ يَتْلُ أَحَدُ مِنَ الرِّجَالِ مَرْتَبَتَهُ وَلَا صَعِدَ أَحَدٌ مِنْهُمْ**  
**وَرَجَبِهِ وَلَا وَصَلَ إِلَى مَقَامِهِ فِي الطَّرِيقِ وَلَا اتَّصَفَ بِهَيْئَتِهِ وَقُوَّتِهِ وَلَا سَاوَاهُ فِي هَدْيِهِ**  
**شَادَهُ وَ يَشْهَدُ لِذَلِكَ وَ يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا رَوَى بِأَلْوَحْدِ الصَّحِيحِ عَنْ مَنِيَعِ الْعُرْفَانِ الْإِلَهِيِّ**  
**مُورِدِ الْعَذِيبِ فِي الْقُدَى الْمُحَمَّدِي شَيْخُ الشُّيُوخِ فِي وَقْتِهِ بِلَا فَحْ وَالْمُرْشِدُ الْكَامِلُ**  
**سِرَاحِ مُرَقِّي الْمُرِيدِينَ قُدْوَةً لِأَوَّاهِيلِينَ زُبْدَةُ الزَّاهِدِينَ حَضْرَةُ شَاهِ نَقِشْبَنْدِ رَضِيَ**  
**اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ فِي مَدْحِ الْحَضْرَةِ الْغَوْثِيَّةِ مَا نَصَّهُ**

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است ۔ سرورِ اولادِ آدم شاہ عبد الفتاویٰ است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم ۔ نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبد الفتاویٰ است

یعنی پس اجماع کا دعویٰ کیسے صحت کو پہنچا اور تحقیق اکابر اولیاء اللہ میں سے جمہورِ عظیم اور مشائخ الصلحاء

سے جم غفیر نے خوب صراحت سے بیان فرمایا ہے کہ سلطان الاقطاب خوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر رب تعالیٰ نے خلافت کبریٰ کا تاج پہنایا ہوا ہے اور آج تک کوئی

آپ کے کمال تک نہیں پہنچی اور نہ ان میں سے کسی کو یہ درجہ نصیب ہوا ہے۔ اہل اللہ میں سے (انبیاء علیہم



السلام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو آپ کا مقام یعنی مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق نصیب نہیں ہوا اس لئے آپ کی ہمت اور قوت کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہدایت اور ارشاد میں کوئی آپ کا ہم پلہ ہوا ہے منہج عرفان الہی نائب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کا کلام جو روایات صحیحہ سے منقول ہے اس حقیقت پر صریح دلالت کرتا ہے وَ هُوَ هَذَا :

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است : سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

دونوں جہان کے بادشاہ عالی سرکار شاہ عبدالقادر میں رضی اللہ عنہ اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سرور بادشاہ عبدالقادر میں رضی اللہ عنہ :

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم : نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

سورج چاند عرش و کرسی لوح و قلم نور قلب حضرت عبدالقادر جیلانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے نور اعظم سے ہیں :

(ف) حضرت خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبند قدس سرہ نقشبند سلسلہ کے مورث اعلیٰ میں آپ نے اپنی تحقیق ایک مصرع میں پیش فرمادی ہے :

سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

یعنی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سرور ہیں۔ اگر سرور اولاد محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو صرف ائمہ اہل ہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سرداری ثابت ہوتی لیکن سرور اولاد آدم تاکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی سرداری ثابت ہو جائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر سرداری جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ہے تو پس شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو مقام ہمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے شرف سمجھتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد رب تعالیٰ کی بارگاہ میں افضل ترین ہستی جانتے ہیں :

تحقیق انیق علامۃ المحقق المدق حضرت مولانا علی بن سلطان محمد القاری رضی اللہ عنہ (از کتاب نزہۃ الخاطر الفاطر فی ترجمہ سید الشریف عبدالقادر صفحہ ۲۱) وَ تَوَفَّى مَسِيدُنَا وَ مَوْلَانَا الشَّيْخَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ربيع  
الْآخِرِ وَ لَعَلَّ الْحِكْمَةَ فِي تَأْخِيرِهِ مِنْ ربيعِ الْآوَلِ إِشْعَارًا بِأَنَّ الْوَلِيَّ أَحْطَ رُتْبَةً مِنَ النَّبِيِّ  
بِدَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ وَ مَا كَوْنُ وَ قَاتِهِ فِي لَيْلَةِ الْعَادِيَةِ عَشْرَ آدِهْمَةٍ مِنْ ربيعِ الْآخِرِ فَلَمْ أَرَ



نَقُولًا وَرَأْنُ كَانَ يَقْتَضِي وَجْهًا مَعْقُولًا ۝

یعنی سیدنا و مولانا شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ماہ ربیع الآخر میں ہوا اور حضور نبی کریم  
جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ماہ ربیع الاول میں ہوا۔ اس ایک ماہ کی تاخیر میں حکمت یہ ہے  
کہ نبی تعالیٰ نے ہر کسی کو سمجھا دیا ہے کہ جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی درجہ کم  
میں یعنی جیسے ماہ ربیع الاول اور ماہ ربیع الآخر کے درمیان کوئی ماہ نہیں ایسے ہی خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ  
علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ہستی نہیں۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کی بارگاہ میں جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نمبر جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے  
یہ جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک گیارہ ربیع الآخر کو ہوا اور جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ  
وسلم کا وصال مبارک بارہ ربیع الاول کو ہوا یعنی تاریخ وفات میں بھی ایک ہی دن کا فرق رکھا ہے۔ اس میں بھی  
یہی حکمت ہے۔ اگرچہ یہ نقلی دلیل نہیں لیکن نہایت احسن عقلی دلیل ہے ۝

(ف) اگرچہ حضرت ملا علی قاری قدس سرہ نے کوئی آیت یا حدیث شریف پیش نہیں کی لیکن اپنا عقیدہ  
یہ کر دیا ہے کہ سرکار دو عالم خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقرب ترین  
ہستی خاتم الاولیاء جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں یعنی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو جمیع  
باقیانبیاء و جمیع اولیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے ۝

تحقیق امام ہمام حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ (از کتاب الفتح المبین صفحہ ۱۱۲)

مَا رَيْدُ نَقْلِهِ وَ لِلَّهِ دَرْ الْأَمَامِ الْعَارِفِ بِاللَّهِ الْفَقِيهِ الْتَزِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْغَنِی النَّابِلِسِيِّ قُدْسِ  
سِرِّهِ حَيْثُ يَقُولُ فِي نَوِيَسْتِهِ الْكَلِمَاتُ تَحْرِيرُهَا مَشِيرَةٌ إِلَى تَوْجِيهِهِ مَسْئَلَةُ الْقَدَمِ أَوَّلًا وَ  
مَصْرَحًا ثَانِيًا بِالْحِكْمَةِ وَالسَّبَبِ الْيَاسِينِ يَحْفَرُ وَ الشَّيْخُ قُدْسِ سِرِّهِ عَلَى الْقَوْلِ بِهَا وَ التَّفَرُّجِ  
بِهَا مَا نَقَّصَهُ ۝

یعنی امام ہمام عارف باللہ حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ کا نعتیہ کلام نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مسئلہ  
قدم کی توجیہ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اس کلمہ کا اعلان کرنے کا سبب اور حکمت بالتفصیل پیش کی گئی ہے  
وَهُوَ هَذَا: (شعر ۷۸)

وَقَدْ أَصْطَفَى مِنْ خَلْقِهِ بَشَرًا وَمَنْ ۝ بَشَرَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ دَوَانِي ۝



بِالْفَضْلِ قَادَرٌ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْوَلِيَّاءِ ۖ مِنْ بَعْدِهِمْ رَاتِبِ الْإِيْقَانِ

رب تعالیٰ نے اپنی خلقت میں سے ایک بشر کو برگزیدہ کر لیا ہے جس نے بشارت دی کہ جمیع انبیاء سابقہ علیہم السلام میرے نیچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ انبیاء علیہم السلام پر بھی فضیلت سے گئے اور پھر اولیاء جن ظہور عنصری انبیاء علیہم السلام کے بعد ہوا پر بھی فضیلت سے گئے۔ انبیاء سابقہ و جمیع اولیاء علیہم السلام پر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت مراتب ولایت کی رو سے سے ہے۔

صوفیائے عظام و علمائے کرام کی خدمت اقدس میں التماس ہے کہ اس احقر انکس سے حکم الانسان مرغوب من الخطاء والتسبیات کسی حرف میں خطا صادر ہو تو اس کی اصلاح میں کوشش کریں اور مستفیضان کلام دعائے خیر سے یاد فرمادیں۔ آمین و یا اللہ التوفیق و هو نعم الترفیق۔

مسکین عطا محمد عفی اللہ عنہ

گجرات (پاکستان)





## از کتاب الفتاویٰ الحدیثیہ

خاتمة الفقہاء والسمحدثین حضرت شیخ احمد شہاب الدین بن حجر المہدی المکی  
رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب الفتاویٰ الحدیثیہ باب مطلب فی کرامات الاولیاء رحمۃ اللہ علیہم صفحہ ۴۹  
فرماتے ہیں وَقَالَ الْيَافَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَمَّ بِالسَّنَدِ الْمُنْتَصِلِ إِلَى الشَّيْخِ الْقُطُبِ عَبْدِ الْقَادِرِ  
جِيلَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ إِنَّ أَقْرَبَ شَيْءٍ عِنْدَهُ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَا كُلُّنِي دَجَاجَةٌ  
لَمْ تَكُنْ أَكَلَهُ الدَّجَاجُ وَأَطْعَامُهُ ابْنُهَا أَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالَ لَهَا إِذَا صَدَرَ ابْنُكَ بِحَيْثُ يَقُولُ  
هَذِهِ الدَّجَاجَةُ قُوْنِي بِأَذْنِ اللَّهِ فَقَامَتْ وَلَهَا أَجْنَحَةٌ وَطَارَتْ بِهَا حَتَّى لَهَا أَنْ يَأْكُلَ  
الدَّجَاجُ ۝

یعنی حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ عنہ سے یہ سند صحیح جو قطب ربانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ  
رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتی ہے منقول ہے کہ ایک لڑکے کی والدہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ اُس وقت مرغی  
کوشت تناول فرما رہے تھے اور اُس کا لڑکا جو کی چیتیاں کھا رہا تھا۔ وہ عورت آپ پر بدگمان ہو گئی کہ خود تو  
میرے کا سالن تناول فرماتے ہیں اور میرے لڑکے کو خشک جو کی چیتیاں دی جاتی ہیں۔ آپ نے مرغی کی ہڈیوں کو جمع  
کے فرمایا قُوْنِي بِأَذْنِ اللَّهِ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ۔ وہ مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہو گئی۔ اُس کے پر وبال درست  
کے اور اُڑنے لگی۔ آپ نے اُس ضعیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ”جب تیرا لڑکا اس مقام پر پہنچ گیا وہ بھی مرغی  
کوشت کھائے گا“۔

اور فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب فی حکایہ غریبہ ص ۱۳ پر فرمایا وحی ابن الخلق فی طبقات الاولیاء  
الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِيَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِي  
يَا بُنَيَّ لَا تَتَكَلَّمُ قُلْتُ يَا أَبَتَا أَتَا رَجُلٌ عَجَبِيَّ كَيْفَ اتَّكَلَّمَ عَلَى فَصَحَاءٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ  
نُتِجَ فَكَافَتْ فَتَحَتْهُ فَتَقَلَّ فِيهِ سَبْعًا وَتَالَ تَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَادَّعَى إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ  
وَتَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ فَسَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَجَلَسْتُ وَحَضَرَتْنِي خَلْقٌ كَثِيرٌ فَارْتَجَعَ عَلَى فَرَأَيْتُ عَلِيًّا  
يَسِيرًا بِأَزَائِي فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لِمَ لَا تَتَكَلَّمُ فَقُلْتُ يَا أَبَتَا قَدْ ارْتَجَعَ عَلَى فَقَالَ افْتَحْ  
فَتَفْتَحَتْهُ فَتَقَلَّ فِيهِ سَبْعًا قُلْتُ لِمَ لَا تَكْمِلُهَا سَبْعًا قَالَ أَدَبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَدَّى عَفْوًا فَتَكَلَّمْتُ بِهِ

یعنی طبقات الاولیاء میں ابن الملقن سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ظہر سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "اے بیٹے! تو کلام کیوں نہیں کرتا؟" میں نے عرض کیا: "اے میرے جد امجد میں غمی ہوں، کس طرح فصحاء نے بغداد کے رُدر و کلام کروں؟" پھر آپ نے مجھ کو فرمایا: "مُنہ کھول۔" جب میں نے مُنہ کھولا تو سات مرتبہ لعاب دہن مبارک میرے مُنہ میں ڈالا اور فرمایا: "لوگوں! میں کلام دَاوُدُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے خدا کے رستے کی طرف بلاؤ۔" پس میں ظہر کی نماز ادا کر کے بیٹھا تو لوگ بکثرت میرے پاس جمع ہو گئے اور میں مرعوب سا ہوا۔ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ مجلس میں میرے بالمقابل کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں: "اے میرے فرزند! تو کلام کیوں نہیں کرتا؟" میں نے عرض کیا: "اے میرے باپ! میری زبان رُک گئی ہے۔" پس آپ نے فرمایا: "مُنہ کھول۔" جب میں نے مُنہ کھولا تو چھ مرتبہ لعاب دہن مبارک میرے مُنہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا کہ سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا۔ فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے۔" اس کے بعد میں کلام کرنے لگا۔

(ف) حضرت علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب خصائص الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے زخم پر ایک دفعہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ بدر) اور غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ بدر) اور غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک مولانا مشککش حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ خیبر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زخم پر ایک دفعہ لگایا (باب معجزات غزوہ خیبر) اور غزوہ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے زخم پر ایک بار لگایا (باب معجزات غزوہ حنین)۔ کسی صحابی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک کسی کے مُنہ میں سات بار ڈالا ہو بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے منقول



وہی اسی روایت نہیں پائی جاتی۔ پس یہ امر میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر صریح دلالت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات مرتبہ لعاب دہن مبارک لگانے کا اثر جناب کے وعظ مبارک کے بیان کے موقع پر بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب احياء الموتي کرامۃ مشکا پر فرمایا۔ وَقَالَ وَمِنْ الشَّهَوِيَّاتِ مَا رَوَى سَنَدًا مِنْ خَمْسٍ كُرِّيَتْ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الشُّيُوخِ الْأَجْلَاءِ أَنَّ الْقُطْبَ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ نَفَعَ لَهُ بِهِ جَاءَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ بِوَلَدِهَا وَخَرَجَتْ عَنْهُ رِلَّةً وَلَهُ نَقِيبَةٌ ثُمَّ آفَرَا بِالْجَاهِدَةِ فَخَلَّتْ أُمُّهُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَوَجَدَتْهُ نَحِيلًا مُضْغَرًّا يَا كُلُّ قُرْصٍ شَعِيرٍ فَدَخَلَتْ عَلَى الشَّيْخِ فَوَجَدَتْهُ فِي يَدَيْهِ إِذَا فِيهِ عَظْمٌ دَجَاجَةٍ قَدْ أَكَلَهَا فَقَالَتْ يَا سَيِّدِي تَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَيَا كُلُّ بَنِي خُبْرٍ الشَّعِيرُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ وَقَالَ قَوْمِي يَا لَلْعِظَامِ فَقَامَتِ الدَّجَاجَةُ سَوِيَّةً وَمَا حَتَّ فَقَالَ الشَّيْخُ إِذَا صَارَ ابْنُكَ هَكَذَا فَلْيَا كُلَّ الدَّجَاجِ وَمَا شَاءَ وَقَالُوا مَرَّتْ بِجَلْسِهِ حِدَاةٌ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ وَهُوَ يَعْطُ النَّاسَ فَسَوَّيْتُ عَلَى الْحَاضِرِينَ فَقَالَ يَا سَيِّدِي خُذْ رَأْسَ هَذِهِ الْحِدَاةِ فَوَقَعَتْ لِسَانِي وَتَهَا بِسَاحِيَةٍ وَرَأْسُهَا فِي نَاحِيَةٍ فَتَزَلَّ الشَّيْخُ وَخَذَهَا فِي يَدِهِ وَآفَرَ يَدَهُ الْأُخْرَى عَلَيْهَا وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَوْمِي يَا ذُنَّ اللَّهِ فَحَيَّتْ وَكَذَرَتْ وَالنَّاسُ يُشَاهِدُونَ وَقَدْ تَكَلَّمَهُمُ السُّوْقِيُّ فِي رِسَالَةِ الْقَشِيرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخِرَازَرِيِّ أَنَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ مُجَاوِرَ بَيْمَكَةَ فَمَرَّ بِبَابِ بَنِي شَيْبَةَ فَرَأَى شَابًّا حُسْنَ الْوَجْهِ مَيِّتًا فَتَنَظَّرَ فِي وَجْهِهِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْأَحْيَاءَ أَحْيَاءُ وَإِنْ مَاتُوا وَإِنَّمَا يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَى دَارٍ وَجَاءَ مُسْنَدًا مِنْ ثَلَاثِ كُرُوفٍ أَنَّ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَارَ وَجْهَهُ نَاسٌ كَثِيرُونَ قَبْرَ الشَّيْخِ حَمَادِ الدَّبَّاسِ فَأَطَالَ الْوُقُوفَ عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ مُسْرُورًا فَسَلَّ وَخَبَرَ أَنَّ مَرَّ مَعَ الشَّيْخِ حَمَادَ وَآصْحَابِهِ عَلَى تَنْظَرِهِ بَيْعَةً أَوْ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهُ فِي النَّهْرِ فَتَعَانَا لَهُ بِشِدَّةٍ الْبَرْدِ فَلَمْ يَتَأَثَّرْ فَخَبَرَ أَصْحَابَهُ بِأَنَّهُ جَبَلٌ لَا يَتَحَرَّكُ وَإِنَّهُ رَأَى الشَّيْخَ حَمَادًا فِي قَبْرِهِ عَلَى أَحْسَنِ هَيْئَةٍ إِلَّا أَنَّ يَدَهُ الْيُمْنَى لَا تُطِيعُهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ يَدُ الْيُمْنَى رَمَيْتُ بِهَا فَهَلْ أَنْتَ غَافِرِي ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاسْأَلِ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَسْرُدَهَا عَلَى مَا قُلْتُ أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى فِي ذَلِكَ وَقَامَ مَعِيَ خَمْسَةَ الْأَلْفِ وَبِي فِي قُبُورِهِمْ يَا كُونِ اللَّهُ تَعَالَى



أَنْ يَقْبَلَ مَسْئَلَتِي فِيهِ وَيَتَشَفَّعُونَ عِنْدِي فِي تَهَامِ الْمَسْئَلَةِ فَمَا ذُلْتُ أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى فِي ذَلِكَ  
 حَتَّى رَدَّ اللَّهُ تَعَالَى يَدَهُ وَصَا تَعْنِي بِهَا ثُمَّ اجْتَمَعَ الشَّيْخُ وَطَلَبُوا بُرْهَانًا عَلَى هَذِهِ الْقِمَّةِ  
 فَقَالَ لَهُمْ اخْتَارُوا لَكُمْ رَجُلَيْنِ يَتَّبِعِينَ لَكُمْ ذَلِكَ عَلَى سَائِهِيَا فَاخْتَارُوا شَخْصَيْنِ غَائِبَيْنِ  
 وَقَالُوا نُسَيْهَكَ فَقَالَ لَا تَقْضُوا حَتَّى تَسْتَعُوا مِنْهُمَا فَلَمْ يَلْبَثُوا حَتَّى جَاءَ أَحَدُهُمَا يَسْتَدُّ عَدُوَّهُ  
 فَقَالَ أَشْهَدُ فِي اللَّهِ السَّاعَةَ الشَّيْخُ حَمَادًا وَقَالَ لِي يَا يُوسُفُ بِسْرَعٍ إِلَى مَدْرَسَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ اللَّهِ  
 وَقُلْ لِلشَّيْخِ الَّذِينَ فِيهَا صَدَقَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِيهَا أَخْبَرَهُ بِهِيَ عَنِ قَوْلِهِ يَسْتَدُّ عَدُوَّهُ حَتَّى جَاءَ  
 الْآخَرُ وَأَخْبَرَ بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَهُ فَقَامُوا وَاسْتَغْفَرُوا وَكَانَ فِلاقِ الْبَحْرِ حَبَافِهِ فِي الرِّسَالَةِ عَنْ بَعْضِهِمْ كَمَا فِي  
 مَرْكَبٍ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنَّا فَآخَذْنَا فِي جِهَادِهِ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ تَلْقِيَهُ فِي الْبَحْرِ حَبَّتْ وَحَفَرْنَا لَهُ قَدْرًا  
 وَدَفَنَّا هُنا فَادْفَعْنَا الْمَاءَ وَالْمَرْكَبُ وَسَرْنَا وَكَانَ قِلَابُ الْأَعْيَانِ وَهُوَ كَثِيرٌ لَا يُحْصَى مِنْهُ

یعنی اور فرمایا کہ آپ کی مشہور کرامات میں سے جو شیوخ اجلاء کی ایک جماعت نے پانچ طریق کی سند  
 روایت فرمائی ہیں یہ ہیں کہ قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اللہ تعالیٰ ہم کو آپ سے  
 پہنچائے) کی بارگاہ عالیہ میں ایک ضعیف عورت لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر فارغ کر دیا  
 آپ نے اُس لڑکے کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا اور مجاہدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک روز اُس کی والدہ اُس  
 پاس آئی اور اپنے لڑکے کو نہایت لاغر اور کمزور پایا اور دیکھا کہ وہ بھوک کی روٹی کھا رہا ہے۔ پھر وہ حضرت کی خدمت  
 اقدس میں حاضر ہوئی اور دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں ایک برتن ہے جس میں مرغی کا گوشت ہے اور آپ  
 اُسے تناول فرما رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس ضعیفہ نے کہا یا حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرا لڑکا  
 کی روٹی کھاتا ہے۔ آپ نے اپنا دست مبارک اُن ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا تُو مَیْ بِاللَّهِ مُحَمَّدٍ الْعِظَامُ اللہ تعالیٰ  
 کے امر سے اٹھ جو ہڈیوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ مرغی کھڑی ہو گئی اور اُس کے پر و بال درست ہو گئے۔ تب حضرت  
 اُس ضعیفہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تیرا لڑکا بھی اِس مقام پر پہنچ جائے گا وہ مرغی کا گوشت کھائے گا اور  
 اختیار ہوگا جو چاہے سو کھائے۔

اور اُن ہی شیوخ سے منقول ہے کہ ایک دن آپ کی مجلس کے اوپر ایک بدآواز چیل گھوم رہی تھی اور مجلس اُس  
 ہنوش آواز سے پریشان تھی۔ آپ نے باوجود صرصر کو ارشاد فرمایا کہ اِس چیل کا سرتن سے خدا کر دو۔ فوراً اُس کا سرتن  
 سے جدا ہو گیا اور آپ کے پاس آگری۔ آپ اُس کے حال پر مہربانی فرما کر منبر سے اترے۔ آپ نے اُس کو ایک



کے پکڑا اور دوسرا ہاتھ مبارک اُس پر پھیرا اور فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰهِ اے چیل اللہ تعالیٰ  
 سے اُسے اٹھو وہ اُسی وقت زندہ ہو کر اُڑ گئی اور لوگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے ۛ

اور تحقیق اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ موتی بھی کلام کرتے ہیں جیسا کہ رسالہ تشریری میں حضرت ابوسعید خدری  
 سے منقول ہے کہ جب آپ مکہ معظمہ میں مجاور تھے آپ کا گزر باب بنی شیبہ میں ہوا۔ دیکھا کہ ایک خوبصورت  
 عورت مرا پڑا ہے۔ آپ نے اُس کے چہرے کی طرف نظر کی۔ اُس میّت نے تبسم فرمایا اور کہا اے ابوسعید! اب تُو نے  
 تحقیق زندہ زندہ ہی ہیں اور اُن کی موت سوائے اُس کے نہیں کہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کر  
 رہے ہیں ۛ

اور شیوخ اجلاء سے بہ سند صحیح تین طریق سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ  
 کی ایک جماعت کے ساتھ شیخ حماد الدباس کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے آپ اُس کی قبر پر بہت  
 محترمے اور پھر نہایت خوشی خوشی واپس روانہ ہوئے۔ لوگوں نے شیخ حماد کی قبر پر بہت زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ  
 کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز ہم شیخ حماد اور اُس کے اصحاب سمیت نماز جمعہ کے لئے جا رہے تھے کہ ہم بغداد  
 کے ایک پل پر سے گزرے۔ شیخ حماد نے امتحاناً ہم کو ہنر میں گرا دیا اور اُس روز سخت سردی تھی، لیکن مجھ پر کچھ اثر نہ  
 آیا۔ تب شیخ حماد نے اپنے اصحاب کو خبر دی کہ تحقیق یہ پہاڑ ہے جو کسی بلا کی وجہ سے جنبش نہیں کرتا۔ اور فرمایا کہ میں نے  
 شیخ حماد کو نہایت احسن ہیئت میں دیکھا سوائے ایک چیز کے کہ اُس کا دایاں ہاتھ بیکار تھا۔ میں نے اُس کو کہا کہ اِس کی  
 وجہ ہے۔ اُس نے جواب دیا یہ وہ ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو پانی میں پھینکا تھا۔ کیا آپ مجھے معاف فرما  
 سکتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا پھر آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ مجھے میرا ہاتھ واپس دے دے۔  
 میں میں ٹھہر گیا اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے متعلق درخواست کی اور میرے ساتھ پانچ ہزار اولیاء اللہ نے اپنی قبور میں سے  
 اللہ تعالیٰ سے درخواست کی اور سفارش کی کہ میرا سوال اُس کے حق میں قبول ہو۔ پس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا  
 حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اُس کو واپس دے دیا اور اُس ہاتھ سے اُس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب یہ خبر بغداد میں  
 میں مشہور ہوئی تو مشائخ بغداد جمع ہوئے اور آپ سے اس قصہ پر بُرہان طلب کی۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ مشائخ  
 میں سے دو آدمیوں کو چُن لیجئے وہ اپنی زبان سے اس قصہ کی خبر تم کو دیں گے۔ انہوں نے اُن دو مشائخ کو چنا ہوا اُس  
 وقت مجلس سے غائب تھے اور کہا کہ ہم آپ کو کچھ مہلت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنی جگہ سے مت اٹھو حتیٰ کہ اس قصہ  
 کو سن دو نولہ سے سن لو۔ اُس وقت اُن دونوں میں سے ایک آن پہنچا اور تائید کی کہ حق تعالیٰ نے اسی وقت شیخ حماد کے



مشاہدہ سے مشرف فرمایا ہے اور اُس نے مجھے کہا اے یوسف! حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں فوراً پہنچ اور جو مشائخ وہاں موجود ہیں اُن کو کہہ دے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ میرے متعلق خبر دیا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ ابھی اُس نے کلام ختم نہیں کیا تھا کہ دوسرا شیخ بھی آن پہنچا اور اُس نے بھی اُسی طرح کی خبر دی۔ جب مشائخ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ سے معافی مانگی۔

اور ایک رسالہ میں بعض مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمندر کو پھاڑ کر خشک کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے ساتھ جہاز میں سوار تھے اور ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا۔ ہم نے اُس کو کفن لپیٹ لیا اور ارادہ کیا کہ اُس کو سمندر میں ڈال دیں۔ آپ کے تصرف سے سمندر خشک ہو گیا۔ پس ہم نے اُس کے لئے کھودی اور اُس کو دفن کیا۔ پھر پانی اور شتی دونوں بلند ہو گئے اور ہم چلے گئے۔

اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات انقلاب اعیان کے متعلق شمار سے باہر ہیں۔  
(ف) مصنف فتاویٰ حدیثیہ نے اس باب کے تحت میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف دو کرامات بیان کی ہیں۔ ایک مرغی کا زندہ کرنا دوسرا چیل کا زندہ کرنا حالانکہ زبدۃ العارفین مولانا محمد صادق صاحب قادری شہابی سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مناقب غوثیہ میں باسناد صحیحہ آپ کی کرامات احياء الموتی کے متعلق نقل کی ہیں۔ نیز تفریح النظار میں بھی اُن کا حوالہ موجود ہے۔

احیاء الموتی کے متعلق سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر سنئے جو اولوالعزم ہیں اور غیب اللہ اُن کا لقب مبارک ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنٖیْ کَیْفَ تُحْیِیْ قَالَ اَوْ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَاٰلٰہٖنَ اٰیٰتُہٗنَّ قُلُوبِیْ ؕ (اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے رب! تو مردوں کو کیونکر زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں! لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے بقرہ ع ۳۵)۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے احیاء الموتی کی صفت عطا کی ہوئی ہوتی تو وہ ہرگز یہ سوال رَبِّ اَرِنٖیْ کَیْفَ تُحْیِیْ الْمَوْتٰی کیونکہ اگر اُن میں یہ قدرت ہوتی تو وہ ضرور جانتے ہوتے کہ جو کام بندہ کر سکتا ہے تعالیٰ کے نزدیک کیا مشکل ہے۔ رب تعالیٰ کے متعلق ان کا عقیدہ تھا کہ رب تعالیٰ مردے زندہ کر سکتا ہے لیکن چونکہ اُن کے پاس یہ قدرت نہ تھی لہذا اُن کو صرف علم الیقین حاصل تھا عین الیقین نہ تھا۔ کسی امر کے متعلق اطمینان قلب یعنی عین الیقین اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب بندہ اُس امر کو آنکھ سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ اُنہیں مردے زندہ کر کے دکھائے جائیں تاکہ اُن کو عین الیقین



مسل ہو جاتے۔ رسول معقول تھا لہذا رب تعالیٰ نے چار جانور ذبح کرائے اور پھر زندہ کر کے دکھائے۔ یہ آیہ کریمہ صاف ثابت کرتی ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے احیاء الموتی کی صفت عطا نہیں کی تھی یعنی وہ صاحبِ تصرف نہ تھے۔

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سنئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں اِنِّیْ قَدْ جَسَّتْکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَبِّکُمْ ۚ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنَ الطَّیْرِ فَانْفَخْتُ فِیْہِ فِیْکُمْ طٰیْرًا یَّادِّیْنَ اللّٰہِ ۚ وَاُبْرِیْ اِلَکُمۡۙ اَیُّہُ الَّذِیْ یُحِی الْمَوْتٰی یَا دِّیْنَ اللّٰہِ (کہ میں آیا ہوں تم پاس نشان لے کر تمہارے رب کا کہ میں بنا دیتا ہوں کسی کی صورت جانور کی پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جاوے اڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور چکا کرتا جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی اور جلاتا ہوں مُردے اللہ کے حکم سے۔ ال عمران - ع ۵۷)۔

اس آیہ کریمہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے احیاء الموتی کی صفت ثابت ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اپنا تصرف نہیں کر سکتے لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحبِ تصرف ہیں، صاحبِ اذن ہیں جسے صاحب اختیار نہیں۔ وہ اُسی مُردے کو زندہ کر سکتے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اذن ہو۔ ہر مُردے کو وہ زندہ نہیں کر سکتے یعنی وہ اپنے تصرف کو بلا منشاء الہی استعمال نہیں کر سکتے۔

اب میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس دیکھیے۔ القصیدۃ الغوثیہ میں

وَلَوْ اَلْقِیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْمَیْ ۚ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْتٰی تَعَالٰی

(اگر میں اپنے راز کو مُردہ پر ڈالوں تو فوراً اللہ تعالیٰ کی قُدرت سے اُٹھ کھڑا ہو)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اذن کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اگر مَیْمَیْ پر میں اپنا تصرف استعمال کروں تو فوراً اُٹھ کھڑا ہو کیونکہ یہ قُدرت مجھے رب تعالیٰ نے عطا کی ہوئی ہے پس ثابت ہوا کہ آپ صاحبِ تصرف، صاحبِ اذن اور صاحب اختیار ہیں۔ جس وقت چاہیں جہاں چاہیں اپنا تصرف استعمال کر سکتے ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کے لئے سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احیاء الموتی کی صفت ثابت نہیں اور وہ صاحبِ اذن ہیں، صاحب اختیار نہیں لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی مُردے زندہ نہیں کئے۔ عالی سرکار جناب حضرت غوثِ محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت عرش سے لیکر فرش تک چمک رہی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



کی بارگاہ عالیہ میں مقرب ترین ہستی آپ ہی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نیز صاحب فتاویٰ حدیثیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک صحابی کے لئے سمندر کو پھاڑ کر خشک کر دیا۔ کتب حدیث شریف میں کسی صحابی کے لئے یہ چیز ثابت نہیں بلکہ قرآن مجید میں یہ امر سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے بھی کسی کے لئے ثابت نہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے دریائے قلزم کو پھاڑا تو وہ دریا کا پھاڑنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ثابت نہیں بلکہ رب تعالیٰ کی قدرت سے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بمعہ اپنی قوم دریا پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔ اگر صاحب تصرف ہوتے تو اسی وقت دریا کو پھاڑ کر پار نکل جاتے لیکن جب تیغیے سے فرعون کا لشکر قریب آن پہنچا تو قوم گھبرا گئی لیکن آپ نے قوتِ کوسلتی دی اور رب تعالیٰ کی مدد کے امیدوار ہو گئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَيْنِ قَالَ اصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَنَمُذَّرُكُمْ ۚ قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۚ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۚ (پھر جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں کہنے لگے موسیٰ کے لوگ ہم تو پکڑے گئے۔ کہا کوئی نہیں۔ میرے ساتھ ہے میرا رب۔ مجھ کو راہ بتا دے گا۔ پھر حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو مار اپنے عصا سے دریا کو۔ پھر پھٹ گیا تو ہو گئی ہر پھاٹک جیسے بڑا پہاڑ۔ شعراء۔ ۴۶) پس آیہ کریمہ سے رب تعالیٰ کی قدرت ثابت ہے نہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے انفلاق البحر کا تصرف۔ اب میری آنکھوں کے نورِ دل کے سرور اور روح کے حضور آنحضور جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان دیکھئے! القدر الغوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارٍ ۖ لِيَصَادَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ

راگر میں اپنا راز یا توجہ سمندروں پر ڈالوں تو تمام سمندروں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی صحابی یا نبی کے لئے انفلاق البحر کا تصرف بھی ثابت نہیں چہ جائیکہ اور اختیار۔ پس یہ امر آپ کی فضیلت پر صریح دلالت کرتا ہے۔

اور فتاویٰ حدیثیہ باب مطلب فی حکم ما اذا قال قائل فلان يعلم الغیب ص ۲۲۲ پر فرمایا قَالَ أَلَيْسَ دَرُودِي مُسْنَدًا عَنْهُ أَغْنِي الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ إِنَّ شَيْخًا أَرْسَلَ جَبَاحَةً يَقُولُونَ لَهُ إِنَّ لِي أَمْرًا سَنَةً فِي دَرَكَاتِ بَابِ الْقُدْرَةِ فَمَادَّ أَيْتُهُ ثُمَّ فَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ



جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ هَبُوا إِلَى فَلَانٍ تَجِدُونُ جَمَاعَتَهُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْ سَلَمُهُمْ إِلَى  
يَكْدَا فَرَدُّ وَهُمْ مَعَكُمْ إِلَيْهِ ثُمَّ قُوْا لَهُ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ وَ يَقُولُ لَكَ أَنْتَ  
فِي الدَّرَكَاتِ وَمَنْ هُوَ فِي الدَّرَكَاتِ لَا يَبْرِي مَنْ هُوَ فِي الْحَضَرَةِ وَمَنْ هُوَ فِي الْحَضَرَةِ لَا يَبْرِي  
مَنْ فِي الدُّخَانِ وَأَنَا فِي الْمُخَدِّعِ أَذْخُلُ وَأَخْرُجُ مِنْ بَابِ السِّرِّ حَيْثُ لَا تَرَانِي بِإِمَارَةٍ  
كَخَرَجْتُ لَكَ الْخَلْعَةَ الْفُلَانِيَّةَ فِي الْوَقْتِ الْفُلَانِي عَلَى يَدِي خَرَجْتُ لَكَ وَهِيَ خَلْعَةُ الرَّعْنَاءِ  
بِإِمَارَةٍ خُرُوجِ التَّشْرِيفِ الْفُلَانِي فِي اللَّيْلَةِ الْفُلَانِيَّةِ لَكَ عَلَى يَدِي خُرُجَ وَهُوَ تَشْرِيفٌ أَنْفَعُ  
وَبِإِمَارَةٍ أَنْ خُلِعَ عَلَيْكَ فِي الدَّرَكَاتِ بِتَحْضِيرِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ وَفِي وَهِيَ خَلْعَةُ الْوَلَايَةِ  
وَهِيَ فَرْجِيَّةٌ خَضِرَاءُ طَوَّازُهَا سُورَةُ الْإِخْلَاصِ عَلَى يَدِي خَرَجْتُ لَكَ فَانْتَهَوْا فَوَجَدُوا جَمَاعَةً  
عِنْدَ الشَّيْخِ فَرَدُّ وَهُمْ ثُمَّ أَخْبَرُوهُ بِمَا ذَكَرَكَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَقَالَ صَدَقَ وَهُوَ حَاجِبُ  
الْوَقْتِ وَالتَّصَرُّفِ ۞

یعنی اہم یا غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے روایت  
قواتے ہیں کہ ایک شیخ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہو کہ میں چالیس  
سال سے درکات قدرت میں ہوتا ہوں لیکن آپ کو وہاں نہیں دیکھا اور اُسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ  
نے بھی اپنے چند خادموں کو فرمایا کہ فلاں شیخ کی طرف جاؤ اور اُس کے بعض اصحاب کو جو ہماری طرف بھیجے ہیں رستے  
میں مل کر اُن کو شیخ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ آپ کو آسلا م علیکم کہتے ہیں اور  
قواتے ہیں کہ تو درکات میں ہے اور سب درکات میں ہوتا ہے وہ درگاہِ واسے کو نہیں دیکھتا اور جو درگاہ میں ہوتا ہے  
وہ مخدع والے کو نہیں دیکھتا اور میرا مقام مخدع ہے۔ میں مخفی دروازہ سے آتا جاتا تھا اس لئے تو نے مجھے نہ دیکھا۔  
مگر تو اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہے تو وہ خلعت جو فلاں رات تم کو دی گئی تھی وہ میرے ہی ہاتھ سے آئی تھی  
اور وہ خلعت رضا تھی اور دوسری بات آپ کی تصدیق کے لئے یہ ہے کہ فلاں رات کو جو فتوحات تم کو ہوئیں وہ  
میرے ہاتھ ہی بھیجی گئی تھی اور وہ فتح کا شرف تھا اور تیسری علامت یہ ہے کہ درکات میں بارہ ہزار ولی کو خلعت  
دیت دی گئی اور وہ سبز خلعت کہ جس کی طہریزیں سورۃ اخلاص کی تھیں تیرے لئے میرے ہاتھ بھیجی گئی۔ جب  
حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام اس شیخ کے اصحاب کو راستے میں ملے تو اُن کو واپس شیخ کی  
خدمت میں لے گئے اور جو پیغام حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا بیان کیا۔ اس شیخ نے کہا صدق و



هُوَ صَاحِبُ الْوَقْتِ وَالتَّصَرُّفِ یعنی حضرت شیخ عبدالقادر سلطان الوقت اور صاحب تصرف نے سچ فرمایا :  
 (ف) اس میں صریح دلالت ہے کہ میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا وہ مقام ہے کہ علمائے ظاہر و درکنہ  
 علمائے ربانی کے عقول و فہوم بھی وہاں نہیں پہنچتے۔ اسی سے آپ نے باہر الہی اپنی شان خود ہی بیان فرمادی ہے تاکہ  
 لوگ درطہ ہلاکت میں نہ گریں اور فرمایا ہمارا مقام مخدع ہے۔ مخدع اُس دیوان خاص کو کہتے ہیں جہاں بادشاہ اپنے  
 مشیروں کے ساتھ مشورہ کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ سے جو انعامات  
 تقسیم ہوتے ہیں وہ ہمارے ہی ہاتھ سے ہوتے ہیں یعنی ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشیر اعلیٰ ہیں۔ پس آپ کی  
 فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ المقصیدۃ الغوثیہ میں ارشاد فرماتے ہیں

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَّعُ مَقَامِي ۝ وَأَقْدَارِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ  
 وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُودُ رَأْسِي ۝ وَجَدِي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

یعنی میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا مقام مخدع ہے اور میرے قدم تمام رجال کی گردنوں  
 پر ہیں۔ لفظ رجال میں تمام مردانِ حق یعنی جمیع اولیاء صحابہ کرام اور سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں اور  
 عبدالقادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔ یہ  
 مرتبہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کیا ہے۔

اور فتاویٰ حدیثیہ کے باب مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدس سرہی ہذہ علی رقبۃ کل ولی  
 اللہ ص ۲۲۵ پر فرمایا تَالِثُهَا اَنْتَ صَوْقُهُ يَوْمَ مَرُودِنَ تَعْرِيفًا لِجَاهِلٍ اَوْ شُكْرًا وَتَحَدُّثًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ كَمَا  
 وَتَعَلَّقَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ بِمَجْلِسٍ وَاعْظِمُ وَاِذَا هُوَ يَقُولُ قَدِ ابْرَأَ  
 هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَجَابَهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ اَوْلِيَاءُ الدُّنْيَا قَالِ جَمَاعَةٌ  
 وَاَوْلِيَاءُ الْاٰخِرَةِ جَمِيعُهُمْ وَطَا طُوًّا رُدُّ سَهْمٍ وَخَضَعُوْا لَهٗ وَاعْتَرَفُوْا بِهَا قَالَهُ اِلَّا رَجُلٌ يَّافِ  
 فَاَبَى فَسَلَبَ حَالَهُ وَمِثْنُ طَا طَا رَأْسَهُ اَبُو النَّجِيبِ السُّهْرَوَرْدِيُّ وَ قَالَ عَلٰى رَأْسِيْ عَلٰى رَأْسِيْ وَ  
 اَحْمَدُ الرَّفَاعِيُّ فَقَالَ وَ اَحْمَدُ مِنْهُمْ وَ سِئِلَ فَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ  
 كَذًا وَ كَذًا وَ اَبُو مَدْيَنَ فِي الْمَغْرِبِ وَ اَنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَ  
 سَمِعْتُ وَ اَطَعْتُ فَسِئِلَ فَاَخْبَرَ بِهَا قَالَهُ الشَّيْخُ بِعَدَاةٍ فَارَّخَ فَكَانَ قَوْلُ اَبِي مَدْيَنَ عَقْدَ  
 قَوْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَلِكَ وَ كَذًا الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الْقَنَازِيُّ مَدَّ عُنُقَهُ وَ قَالَ



عَارِقُ الْمَسْدُوقِ فَسُئِلَ فَأَخْبَرَ بِمَا قَالَ الشَّيْخُ وَذَكَرَ كَثِيرُونَ مِنَ الْعَارِفِينَ الَّذِي ذَكَرَ مَا  
 هُوَ وَغَيْرُهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ إِلَّا بِأَمْرٍ لَا مَا يَقْطِيعُ فَلَمْ يَسْغُ أَحَدًا التَّخْلُفُ بَلْ جَاءَ بِأَسَانِيدٍ  
 سَعْدَةٍ عَنْ كَثِيرِينَ أَنَّهُمْ أَخْبَرُوا قَبْلَ مَوْلِدِهِ بِخَيْرِ مِائَةِ سَنَةٍ أَنَّهُ سَيُولَدُ بِأَرْضِ  
 حَجَرٍ مَوْلُودٌ لَهُ مَظْهَرٌ عَظِيمٌ يَقُولُ ذَلِكَ فَتَنَّهُ رَجُلٌ الْأَوْلِيَاءُ فِي وَقْتِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ وَحَتَّى  
 تَمَامُ الشَّائِعَةِ فِي رَمِيهِ أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَصْرُونَ قَالَ دَخَلْتُ بَغْدَادَ فِي حُلِيِّ الْعِلْمِ  
 تَوَاقَفْتُ ابْنَ السَّقَا وَرَأَيْتُهُ فِي حُلِيِّ الْعِلْمِ بِالنِّظَامِيَّةِ وَكُنَّا نَرُورُ الصَّاحِبِينَ وَكَانَ بِبَغْدَادَ  
 رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْغَوْثُ يَظْهَرُ إِذَا شَاءَ وَيُخْفَى إِذَا شَاءَ فَقَصِدْنَا زِيَارَتَهُ أَنَا وَابْنُ السَّقَا وَ  
 الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ شَابٌ فَقَالَ ابْنُ السَّقَا وَنَحْنُ سَائِرُونَ لَا سَأَلْتَهُ  
 سَمِئَةً لَا يَدْرِي لَهَا جَوَابًا وَقُلْتُ لَا سَأَلْتَهُ مَسْئَلَةً وَانْظُرْ مَا يَقُولُ فِيهَا وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَسْأَلَهُ شَيْئًا أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْتَ تَنْظُرُ بَرَكَهَ رُؤْيَا قَدْ خَلَّتْ عَلَيْهِ  
 فَلَمْ تَرَ إِلَّا بَعْدَ سَاعَةٍ فَنَظَرَ الشَّيْخُ إِلَى ابْنِ السَّقَا مُغْضِبًا وَقَالَ وَبِحَقِّ يَا ابْنَ السَّقَا تَسْأَلُنِي  
 سَمِئَةً لَا أَدْرِي لَهَا جَوَابًا هِيَ كَذَا وَجَوَابُهَا كَذَا فِي لَأَزِي نَارُ الْكُفْرِ تَلْتَهِبُ فِيمَنْ تَنْظُرُ إِلَى  
 وَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَسْأَلُنِي عَنْ مَسْئَلَةٍ لِنَظَرٍ مَا قُلْتُ فِيهَا هِيَ كَذَا وَجَوَابُهَا كَذَا التَّخَرُّبُ الدُّنْيَا  
 عَلَيْكَ إِلَى شَحْمَةِ أَوْ تَبِكَ بِإِسَاءَةِ آدَمَ تَنْظُرُ إِلَى الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ وَأَدْنَاهُ  
 مِنْهُ وَالْكَرَمَةُ وَقَالَ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ أَرْضَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بِمَنْ آدَمَ بِكَ  
 كَأَنِّي أَرَاكَ بِبَغْدَادَ قَدْ مَعِدَتِ الْكَرِيمُ مَتَكَلِّمًا عَلَى الْمَلَا وَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ  
 رَجُلٍ اللَّهُ وَكَأَنِّي أَرَى الْأَوْلِيَاءَ فِي وَقْتِكَ وَقَدْ حَمَلُوا قَابَ قَوْسَيْنِ أَهْبَالًا لَكَ ثُمَّ غَابَ عَنَّا فَلَمْ  
 نَرَهُ قَالَ وَأَمَّا الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ تَلَوَّحَتْ أَمَارَاتُ قُرْبِهِ مِنَ اللَّهِ وَاجْتَمَعَ  
 عَلَيْهِ الْخَاصُّ وَالْعَامُّ وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْأَوْلِيَاءَ فِي وَقْتِهِ لَهُ بِذَلِكَ وَأَمَّا ابْنُ السَّقَا  
 فَإِنَّهُ اشْتَغَلَ بِالْعُلُومِ الشَّرْعِيَّةِ حَتَّى بَرَعَ فِيهَا وَفَاقَ فِيهَا كَثِيرًا مِنْ أَهْلِ زَمَانِهِ وَاشْتَهَرَ  
 بِقَطْعِ مَنْ يُنَاظِرُهُ فِي جَمِيعِ الْعُلُومِ وَكَانَ ذَا لِسَانٍ فَصِيحٍ وَسَمِعَتْ بِمَنْ قَادَنَا الْخَيْفَةَ  
 عَنْهُ وَبَعَثَتْ رَسُولًا إِلَى مَلِكِ السُّودَانِ فَذَكَرُوا قُتُونٍ وَفَصَاحَةً وَسَعَةً فَأَعْجَبَتْ بِهِ وَجَمَعَ لَهُ  
 الْقِيَمِيِّينَ وَالْعُلَمَاءَ بِالنِّصْرَانِيَّةِ فَنَظَرَهُمْ وَأَفْهَمَهُمْ وَعَجَّزُوا فَعَظُمَ عِنْدَ الْمَلِكِ فَزَادَتْ



فَتَنَّتْهُ فِتْرَاتُ لَه بِنْتِ الْمَلِكِ فَأَعْجَبَتْهُ وَفَتَنَ بِهَا نَسَاءَ لَه أَنْ يُزَوِّجَهَا فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَرَ  
وَتَزَوِّجَهَا ثُمَّ مَرَضَ فَأُلْقُوهُ بِالسُّوقِ يَسْأَلُ الْقَوْتَ فَلَا يُجَابُ وَعِلَّتْهُ كَاوِيَةٌ وَسَوَادُ حَقٍّ  
مَرَّ عَلَيْهِ مَنْ يَعْرِفُهُ فَقَالَ لَه مَا هَذَا قَالَ فِتْنَةٌ حَدَّثَتْ بِي سَبَبُهَا مَا تَرَى قَالَ لَه هَلْ تَحْفَظُ شَيْئًا  
مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ لَا إِلَّا قَوْلُهُ رَبَّنَا يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ عَلَيْهِ  
يَوْمًا فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ هَدَى حَرِيقٌ وَهُوَ فِي النَّزْعِ فَقِيلَتْ لَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَاسْتَدَارَ إِلَى الشَّرْقِ فَعَدَّتْ  
فَعَادَ وَهَلَكَا إِلَى أَنْ خَرَجَتْ رُوحُهُ وَوَجَّهَهُ إِلَى الشَّرْقِ وَكَانَ يَذْكُرُ كَلَامَ الْغَوْثِ وَيَعْلَمُ  
أَنَّهُ أَحْيَبَ بِسَمِيهِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَصْرُونَ وَآمَّا أَنَا فَجِئْتُ إِلَى دَمِشْقٍ فَأَحْضَرَنِي الشَّيْطَانُ  
الصَّالِحُ نُورُ الدِّينِ الشَّهِيدُ وَآكُرْ هُنِي عَلَى وَلايَةِ الْأَوْقَافِ فَوَلَّيْتُهَا وَأَقْبَلْتُ عَلَى الدُّنْيَا  
إِقْبَالًا كَثِيرًا فَقَدْ صَدَقَ قَوْلُ الْغَوْثِ نِينَا كُلَّنَا وَفِي هَذِهِ الْحِكَايَةِ الْبَقِيَّةُ كَادَتْ أَنْ تَتَوَاتَرَ فِي  
الْمَعْنَى بِكَثْرَةِ نَاقِلِيهَا وَعَدَّ الْبَاقِي فِيهَا أَبْعَدَ وَجَبْرًا كَدَرَدَعًا عَنِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَوْلِيَاءِ وَاللَّهُ  
تَعَالَى خَوْفًا مِنْ أَنْ يَقَعَ الْمُنْكَرُ فِيهَا وَقَعَ فِيهِ ابْنُ السَّقَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ السُّهْدِيَّةِ الْأَبْدِيَّةِ  
الَّتِي لَا أَصْبَحُ مِنْهَا وَلَا آعْظُمُ مِنْهَا نَعُودُ يَا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ وَنَسَأَ لَه بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَحَبِيبِ  
الْمَرْءِ وَفِي أَنْ يُؤْمِنَنَا مِنْ ذَلِكَ وَمِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَبِعْنَةٍ بِمَنْبِهِ وَكَرَمِهِ وَفِيهَا أَيْضًا آتَتْ  
حَتَّى عَلَى رَأْيِهَا دَهْرًا وَالْأَدَبِ مَعَهُمْ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِهِمْ مَا آمَنَ بِهِ

یعنی تیسری وجہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے اپنے کمالات کے انہار کی یہ ہے کہ وہ امر کے جاتے ہیں تاکہ جاہل لوگ ان  
کے مرتبہ سے واقف ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار سے اُس کا شکر یہ ادا ہو جائے جیسا کہ حضرت شیخ سید  
عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے مجلس وعظ میں فرمایا کہ میں نے ہڈی رقبہ کل و لی اللہ تعالیٰ میرا یہ قد  
سر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ جس وقت آپ نے یہ کلمہ مبارک فرمایا اُسی وقت رُوسے زمین کے اولیاء نے سر جھکا دیے  
مشائخ کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ جو اولیاء پوشیدہ تھے یعنی متقدمین اور اخیرین سب نے سر جھکا دیے  
آپ کے سامنے عاجزی کی اور آپ کے قول مبارک کو قبول کیا لیکن ایک اصغہانی مرد نے انکار کیا اور اُس کا منہ  
کھلایا۔ جن مشائخ نے سر جھکایا ان میں سے ایک ابو نجیب سہروردی ہیں۔ انہوں نے فرمایا آپ کا قدم مبارک میرے  
سر پر میرے سر پر۔ اور ایک شیخ احمد الرفاعی ہیں۔ انہوں نے کہا "اور احمد بھی اُن میں سے ہیں" لوگوں نے تعجب سے  
کیا کہ یہ کیا کلمہ ہے؟ جواب دیا کہ حضرت شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کلمہ فرمایا ہے یہ آپ کا جواب ہے



✓ حضرت شیخ ابو مدین مغربی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے فرمایا "اور میں بھی اُن میں سے ہوں۔ اسے اللہ میں سمجھ کو اور تیرے  
 کا قول مبارک جو جناب نے بغداد شریف میں فرمایا تھا بیان کیا اور وقت و تاریخ نوٹ کر لی۔ اور شیخ ابو مدین  
 کا یہ قول حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مبارک کے بعد تھا۔ اور اسی طرح شیخ عبد الرحیم القادری  
 نے اپنے شاگردوں سے کہا "صادق المصدق نے سچ کہا۔" لوگوں آپ سے اس کلمہ کی حقیقت دریافت کی تو  
 حضرت نے حضرت کے قول مبارک کی خبر دی۔ اور مشائخ مذکورہ اور اُن کے سوا سمجھی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نے یہ قول  
 امر الہی کے نہیں فرمایا اور آپ نے یہ قول مبارک اپنی قطبیت کے اظہار کے لئے نہیں فرمایا کیونکہ قطب زمان  
 میں ایک ہوتا ہے۔ کسی کو طاقت نہیں کہ آپ کے اس قول مبارک کی طاعت سے پیچھے رہے۔ بلکہ متعدد اسانید  
 سے منقول ہے کہ بہت سے مشائخ نے آپ کے تولد مبارک سے تقریباً سو سال قبل آپ کی بشارت دی کہ عجم کے علاقہ  
 میں ایک ایسی ہستی پیدا ہوگی جن کی شان بہت عظیم ہوگی اور وہ منبر پر فرمائیں گے قَدْ حَيَّاهُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ  
 وَبِیْ اَللّٰہِ اور تمام اولیاء اللہ اپنی گردنیں اُن کے قدم کے نیچے رکھ دیں گے۔

اور ابو سعید عبد اللہ بن ابی نصرہ جو اپنے زمانہ میں شافعیوں کے امام تھے سے منقول ہے کہ جب میں تحصیل علم  
 کے لئے بغداد شریف میں گیا تو اُس وقت بغداد شریف کے مدرسہ نظامیہ میں ابن سقا میرا رفیق تھا۔ اور ہم نیک مردوں  
 کی صحبت کیا کرتے تھے۔ اور اُس وقت بغداد شریف میں ایک عزیز تھا جس کی نسبت یہ مشہور تھا کہ وہ غوث ہے  
 میرے بھی افواہ تھے کہ وہ حبیب چاہتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے اور حبیب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔ پس میں اور  
 شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی جوان تھے اُس غوث کی زیارت کو گئے۔ ابن سقا نے کہا کہ میں غوث  
 سے ایسا سوال کروں گا جس کا وہ جواب نہ دے سکے گا۔ اور میں نے کہا کہ میں بھی اُس سے ایک سوال پوچھوں گا اور  
 جس کا وہ اُس کا کیا جواب دیتا ہے۔ لیکن شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ معاذ اللہ! میں ہرگز سوال نہیں  
 کروں گا بلکہ اُن کے دیدار کی برکت کا منتظر رہوں گا۔ جب ہم اُس غوث کے پاس آئے تو اُس کو اپنی جگہ پر نہ  
 دیکھ گھڑی کے بعد اُسی جگہ پر نمودار ہوا اور غصے کی نگاہ سے ابن سقا کی طرف دیکھ کر کہا۔ اسے ابن سقا! تجھ پر  
 کونسا ہے تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب تیرے زعم میں نہیں دے سکوں گا۔ تیرا  
 مسئلہ یہ ہے اور اُس کا یہ جواب ہے۔ میں تحقیق دیکھ رہا ہوں کہ تجھ میں کھڑکی آگ شعلہ زن ہے۔ اُس کے بعد میری  
 حالت دیکھا اور کہا کہ اسے عبد اللہ! تو مجھ سے مسئلہ پوچھتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ میں اُس کی بابت کیا جواب دیتا ہوں۔



تیسرا مسئلہ یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے۔ البتہ تو دنیا میں ہر دو گوش تک ڈوبے گا اور یہ اس بے ادبی کے سبب ہوگا جو تو نے میرے ساتھ کی۔ اور اُس کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ کر اُن اپنے نزدیک بٹھایا اور بہت عزت کی۔ اور کہا اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ! آپ نے میرا ادب ملحوظ رکھنے سے فرمایا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کیا ہے گویا میں آپ کو بغداد میں منبر پر قدامی ہدیہ علی رقبۃ کی دینی اللہ کہتے ہوئے دیکھتا ہوں اور تحقیق جملہ اولیاء کرام کو آپ کے اجلال و اکرام کے سبب گردن جھکاتے دیکھتے ہیں کہہ کر وہ اسی وقت غائب ہو گئے اور اُس کے بعد اُن کو کبھی نہیں دیکھا۔ اور کہا جو کچھ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا تھا واقعہ ہوا۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ کے قرب کی علامات آپ کے لئے ظاہر ہوئیں اور عام و خاص آپ کے گرد جمع ہوئے اور آپ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى رَقَبَةٍ مَّا كَانَ يَحْتَمِلُ اور جملہ اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ آپ کے اس قول کا اقرار کیا۔ اور ابن سقا علوم شرعیہ میں مشغول ہو کر کامل ہوا اور اپنے زمانہ کے اکثر علماء پر حاصل کی اور شہرت ہو گئی کہ جمیع علوم میں مناظرہ کرنے والے کو لا جواب کر دیتا ہے اور فصیح اللسان و خوش تھا۔ خلیفہ نے اُس کو اپنا مقرب بنایا، اُس پر احسان کیا اور شاہ روم کے پاس بطور سفیر بھیجا۔ شاہ روم نے اُس فصیح و بلیغ اور خوش شکل پایا اور نہایت پسند کیا۔ شاہ روم نے علماء نصاریٰ کو جمع کیا اور اُس کے ساتھ مناظرہ کرانے کے سبب کو لا جواب کر دیا۔ پس اس سبب سے وہ بادشاہ کا منظور نظر ہو گیا۔ اُس نے بادشاہ کی لڑکی کو دیکھا اور پر فریفتہ ہو گیا۔ پس اُس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے بادشاہ سے التجا کی۔ اُس نے کہا اس شرط پر کہ تم نصرانی ہو پس وہ نصرانی ہو گیا اور اُس لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا اور بازار میں پھینک دیا گیا۔ وہ اپنی خوراک کے سوال کرتا تھا لیکن کچھ حاصل نہ کرتا۔ اور مرض کی وجہ سے اُس کے جسم پر داغ تھے اور چہرہ پر سیاہی تھی حتیٰ کہ اُس کو جانتا تھا اُس کے پاس سے گزرتا اور اُس سے پوچھتا اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس کو جواب دیتا کہ یہ بلا جو مجھ پر آئی ہے اس کا باعث وہی ہے جو تو دیکھ رہا ہے۔ پھر اُس سے پوچھا گیا کہ کوئی چیز قرآن مجید میں سے تجھ کو یاد ہے؟ جواب دیا کچھ یاد نہیں صرف ایک آیت کریمہ رَبِّكَ يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْوَحَاكِلُ الْمُتَعَلِّمِينَ۔ اور کہا پھر میں ایک روز کے پاس گیا اور دیکھا کہ اُس کے اعضاء سب پھٹ گئے تھے اور وہ حالت نزع میں تھا۔ میں نے اُس کا منہ طرف کیا اور اُس نے پھر مشرق کی طرف پھیر لیا۔ میں نے پھر قبلہ کی طرف پھیر لیا لیکن اُس نے پھر مشرق کی طرف پھیر لیا۔ طرح حشی کہ اُس کی روح قبض کر لی گئی اور اُس کا منہ مشرق کی طرف تھا اور ابن سقا اُس غوث کے کلام کو یاد کرتا جانتا تھا کہ یہ سب اُنکی بے ادبی کا نتیجہ ہے ابن ابی عمرو نے کہا میں دمشق میں گیا اور سلطان صالح نور الدین شہر



پس نے حضور میں بلایا اور مجھے جبراً اوقات کا متولی بنادیا۔ پس میں متولی کا کام کرتا تھا اور دنیا میں مجھے بہت اقبال حاصل  
 ہوا۔ اس وقت کا کام ہم سب کے متعلق سچا ثابت ہوا۔

اور یہ حکایت بوجہ کثیر عادل رادیلوں کے حقیقت میں تواضع کا حکم رکھتی ہے اور پُر زور دلالت کرتی ہے کہ اولیاء  
 اللہ تعالیٰ پر انکار سے بالکل باز رہنا چاہیے کیونکہ ان کا منکر اللہ تعالیٰ کا منکر ہے جیسا کہ ابن سقا اس وقت  
 کے حکمران سے ایسے دائمی اور مہلک فتنے سے دوچار ہوا جس سے زیادہ قبیح اور اعظم تصور میں نہیں آسکتا۔ ہم اللہ تعالیٰ  
 سے فتنے سے پناہ مانگتے ہیں اور رب کریم سے طفیل بناب رسول کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ایسے فتنے سے بلکہ جملہ فتنوں اور محن سے اپنے فضل و کرم سے مامون رکھے اور اس  
 حدیث میں یہ بھی صراحت ہے کہ اولیاء اللہ تعالیٰ پر اعتقاد اور ان کا ادب اور ان پر نیک گمان جہاں  
 ممکن ہو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ف) صاحب فتاویٰ حدیثیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تولد مبارک سے  
 قریباً سو سال قبل مشائخ عظام آپ کی بشارت دیتے آئے ہیں اور آپ کے قول مبارک قَدْ مَعِيَ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ  
 دُرِّی اللہ کی بشارت بھی انہوں نے دی۔ حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رضی اللہ عنہ  
 نے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں دی اور آپ کے اس  
 قول مبارک کی بھی بشارت دی۔ حدیث شریف دیباچہ میں درج کی گئی ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے  
 حدیث شریف امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنی اور آگے یہ روایت ہر زمانہ میں اقطاب کرتے  
 آئے ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو تقریباً پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل تھا  
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے۔

حسن بصریؒ مرید مرتضیٰؒ  
 علیؒ راہبر کامل مصطفیٰؒ بود

حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رضی اللہ عنہ از کتاب روضۃ النواظر فی مناقب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ پیش کی جاتی ہے۔

تمام مشائخ نے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلند  
 مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔  
 تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت

شَهِدَتْ بِرُؤُوسِهِمْ جَمِيعُ مَشَائِخِ  
 فِي خُصْرِهِ كَانُوا الْخَيْرَ ثَنَاءً  
 أَمَّا الَّذِينَ تَقَدَّمُوا قَدْ بَشَرُوا



لَقَدْ دُمِدَ الْمَيْمُونِ أَخْرَجَ طَائِرُ  
كَالْعَالَمِ الْبَصْرِي هُوَ الْحَسَنُ الَّذِي  
عَمَرَ طَرِيقَ السَّائِكِينَ لِسَائِرِ  
مِنْ عَصْرِ السَّامِيِّ إِلَى عَصْرِ الشَّرِيفِ  
الْقُطْبِ مُحَمَّدِي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ

مَا مِنْ رَئِيسٍ كَانَ صَدْرَ زَمَانِهِ  
إِلَّا وَبَشَّرَهُ بِأَكْرَمِ طَائِرِ  
وَالْعُلَّ كَانُوا قَبْلَهُ حُجَّابَةً  
فَقَدَّ مُوَاهِدًا وَكَانُوا كَحَسَاكِرِ

وَأَتَى كَسُطَانَ تَقْدَمَ حَبِيشَةٍ  
شَمْسًا تَغِيبُ كُلَّ جَنَمٍ زَاهِرِ

هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِي خَعَّعَتْ  
رِقَابُ الْأَوَّلِيَاءِ لَهُ بِغَيْرِ تَشَاجُصِ  
إِذْ قَالَ مَأْمُورًا عَلَى كُرْسِيِّهِ  
قَدِّمِي عَلَى رِقَابَاتِ كُلِّ أَكَابِرِ  
فَحَتَّ جَنِيحُ الْأَوَّلِيَاءِ رُءُوسَهُمْ  
إِجْلَالًا لَهُمُ بَارِيهِمْ وَالْحَاضِرِ

مشائخ عیسے حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ جو  
سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف  
رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک سے لے کر سیدنا قطب  
الاقطاب میراں مٹی الدین شیخ سید عبدالقادر ہمدانی قدس  
سرہ النورانی کے زمانہ اقدس تک آپ کے قدم میں  
لزوم کی خوشخبری دی ہے ۔

اپنے وقت کے سر قطب نے اس مبارک  
مستی کی تشریف آوری کی خوشخبری لوگوں کو دی ۔  
جہاں اقطاب جو آپ سے پہلے آئے وہ سب  
سب آپ کے دریاں تھے اور شہنشاہ کی آمد کی خبر  
کے لئے لشکریوں کی طرح آپ سے پہلے آئے ۔  
آپ ایک بادشاہ کی طرح تشریف فرما ہوئے  
جس کے آگے آگے اس کا لشکر چلا جس طرح  
کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہوئے  
یہی اسی طرح جب آپ کا آفتاب ولایت بلند ہو  
آسمان ولایت کے سارے روشن ستارے دم  
گئے ۔

آپ وہ صاحب قدم ہیں کہ جن کے پاؤں  
کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں ہلا انکار جھکا  
جب آپ نے بحکم الہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا تو  
قدم جملہ اکابر دین کی گردنوں پر پڑے تو آپ کے  
کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے اپنے  
جھکا دیئے ۔ ہر بنی کا پونہ ولی ہونا لازمی ہے اس







رسول کہتے ہیں اس لئے لازمی ہے کہ ہر رسول پہلے نبی ہو اور نبی کے لئے لازمی ہے کہ وہ پہلے ولی ہو۔ پس ہر رسول نبی بھی ہے اور ولی بھی ہے اور باعتبار ولی ہونے کے ہر رسول خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ سے عظم ولایت پڑھت ہے۔ کتاب نفوس الحکم لفظ ہر حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے لیکن حقیقت میں حدیث پاک کا ایک مقدس صحیفہ ہے :

خاتم الاولیاء سے مراد حضرت سلطان غوث اعظم پاک جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں :

(۲) رَبِّ تَعَالٰی فرماتے ہیں وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ (اور رب تعالیٰ پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں۔ نحل ۶۱)

جب حضرت سلطان محی الدین رضی اللہ عنہ کی رُوح مبارک دنیا میں ظہور سے پہلے رب تعالیٰ کے حضور میں مسرور بقَوْلِهِ تَعَالٰی فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْکٍ مُّقْتَدِرٍ تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی ارواح طیبہ تو اُس وقت بھی آپ کی نرالی شان سے واقف اور آپ کی فضیلت کی قائل تھیں لیکن چونکہ آپ کی شان عوام الناس کی عقل سے بالاتر ہے اس لئے رب تعالیٰ نے مومنین کے ایمان کو درطہ ہلاکت سے بچانے کے لئے ارشاد فرمایا اٰی مٰمُوْنَ! عَنْقَرِیْبٍ اَمْ حَضُوْرٍ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمت میں سے ایک ایسی محبوب ہستی پیدا کرنے والے ہیں جو ہمارے محبوب ہیں اور ہمارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی محبوب ہیں اور وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی فضیلت رکھتے ہیں۔ خبردار خبردار اُن کی اس نرالی شان کا انکار نہ کرنا کہ وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام پر کیسے فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی بشارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی جس کا ذکر آج پاک میں موجود ہے۔ جب آپ کا ظہور ہوا تو آپ نے منبر پر بیٹھ کر امر الہی سے مومنین کے ایمان کو درطہ ہلاکت سے بچانے کے لئے اور عاشقوں کے سینے ٹھارنے کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس بشارت کو دھڑا فرمایا قَدْ حٰثٰی ہٰذِہٖ عَلٰی رَقِیْبَةٍ کُلٍّ وَ لِیَّ اللّٰہُ۔ مجاہد مومنین اولیاء رضی اللہ عنہم صحابہ اور انبیاء علیہم السلام نے تسلیم کر لیا اور حضور کے دشمن آپ کی شان کا انکار کرنے والے ہمیشہ ذلیل و خوار ہیں اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

آیہ کریمہ وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ کے متعلق میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ ہماری شان میں نازل کی گئی ہے۔ ہیجۃ الامرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر ص ۲۴ کا اقتباس استشہاداً پیش کیا ہے :

الشیخ محی الدین عبد القادر الجلی رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ عَلٰی الْکُرْسِیِّ یَا اَہْلَ الْاَرْضِ شَرْقًا وَ غَرْبًا وَ یَا اَہْلَ السَّمٰوٰتِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ

حضرت شیخ سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے : اے زمین والو! تم



مغرب میں! اور اے آسمان والو! رب تعالیٰ فرماتے ہیں ”وہ پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔“ میں اُن میں سے ہوں جن کو تم نہیں جانتے۔ اگر آپ صرف اولیاء کے سرور ہوتے تو یہ کوئی اچنبہ بات نہ تھی۔ چونکہ آپ کو سابقہ نبی علیہم السلام پر بھی فضیلت حاصل ہے اسیلئے عوام الناس کو یہ امر اچنبہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیں ولی اور فضیلت خلفائے راشدین پر بھی اور ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام پر بھی اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی۔ قرآن مجید کا نزول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک میں ہوا۔ چونکہ یہ آیہ کریمہ حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھی اسیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی نرالی شان کی بشارت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی۔ چند احادیث پاک نے غوثیہ کے تحت درج کی جائیں گی وہاں سے ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشیرِ علی ہیں اسیلئے اُمت پر مہربانی فرمائی اور اپنی نرالی شان کو دنیا سے انتقال کے وقت پھر دہرایا تاکہ مؤمنین در طہ ہلاکت سے محفوظ رہیں کیونکہ جو مسلمان حضور کی اس نرالی شان کا انکار کرتا ہے اور آپ کی شان گھٹا کر بیان کرتا ہے وہ صرف آپ ہی کا دشمن نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی دشمن ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کو دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ آپ کا وہ قول مبارک سنئے اور بیان تازہ کیجئے وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ يُعَدُّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هُنَّ لَا تَقِيْسُونَنِي بِأَحَدٍ وَلَا تَقِيْسُونَا عَلَى أَحَدٍ (از کتاب فتوح الغیب بر حاشیہ ہیجۃ الاسرار ص ۱۶۹) یعنی جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اور تمام خلایق کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے مابین۔ پس نہ قیاس کرو مجھے کسی پر اور نہ قیاس کرو کسی کو مجھ پر۔ آپ کے اس قول مبارک کی شرح میں مولانا حضرت شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مناقب غوثیہ کے دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ مَا فِي الرَّسُولِ كَأَمْدِهِ اور اعلیٰ حصہ مجاہد ہی کی ذات میں متحقق ہے کیونکہ آپ نے قسمیہ فرمایا هَذَا وَجُودُ حَبْدِي مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ لَا وَجُودُ عَبْدٍ الْقَادِرِ یہ میرے جد امجد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے نہ کہ عبد القادر کا وجود۔ پس آپ کی زبان مبارک پر حقیقتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے فرمایا کہ ہم کو کسی پر قیاس نہ کرو۔ ہمارے اور تمام خلایق کے درمیان مرتبہ کے لحاظ سے آسمان اور زمین کا فرق ہے۔ اسی لئے لفظ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ فرمایا۔ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ میں انبیاء علیہم السلام بھی بطریقِ اولیٰ شامل ہیں کیونکہ وہ بھی مخلوق ہیں۔

کلامِ الہی کا معجزہ دیکھیے۔ مَا لَا تَعْلَمُونَ کے اعداد اجد کے لحاظ سے ۶۶۸ بنتے ہیں اور آیت ذہاد محبوب سید عبد القادر جیلانی کے اعداد بھی ۶۶۸ بنتے ہیں۔ یہ تین دلیل ہے کہ مَا لَا تَعْلَمُونَ سے مراد میرے سلطان



حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہیں۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

۶۶۸	۴۰	۱	۳۰	۱	۲۰۰	۴۰	۳۰	۲۰	۵۰	ن
	۱	۲	۵	۴	۱	۴	۸	۲	۲	ب و ب
۶۶۸	۶۰	۱۰	۲	۴۰	۲	۲	۱	۲۰۰	۳۰	۱۰
	س	ی	د	ع	ب	د	ل	ق	ا	د ر ج ی ل ا ن ی

مَا لَا تَعْلَمُونَ

ابن زہاد محبوب

سید عبدالقادر جیلانی

(۳) رب تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (اے حبیب پاک صلی اللہ وآلہ وسلم! آپ فرمادیجئے فضیلہ اللہ کے ہاتھ میں دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے۔ خبردار۔ خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور ان کا فضل بڑا ہے۔ آل عمران۔ ع ۸)۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس صو کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روبرو بیان فرمائی کہ ہمارے شہزادہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک ایسے امام ہونگے جو تمام اولیاء کے سرور اور سابقہ انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل ہوں گے اُن کا نام سید عبدالقادر لقب محی الدین کنیت ابو محمد خطاب غوث اعظم ہوگا اور اپنے ظہور کے وقت منبر پر بیٹھ کر اعلان فرمائیں گے قَدْ مَيَّ هٰذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَ لِيَّ اللّٰهُ صحابہ کرام نے تسلیم تو کر لیا لیکن تعجب کیا کہ ہمارے بعد ایک ایسی ہستی تشریف لانے والی ہے جو ہم سے اور سابقہ انبیاء سے بھی افضل ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی تسلی کے لئے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا یا علی! سب سے پہلے آپ ہی یہ شرف حاصل کریں چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو اپنے کندھوں پر اٹھایا د محکم الفقراء کلاں صا اتنے میں سیدنا جبریل علیہ السلام آیت قرآنی لے کر نازل ہوئے قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کو فرمادیجئے کہ فضیلت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے۔ جب ہماری مشیت ازلی میں ہمارے فیض کی بارش حضرت غوث اعظم کی روح مبارک پر ہوئی تو ہم نے اُن کی محبوبیت کی ایسی تالی شان بخشی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر اعلیٰ بن گئے۔

(۴) رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (اور اُسی کا زور پہنچتا ہے اپ







میزان ۰.۵	<p>۴ ح ب وب ع ب د ا ل ق ا د ر</p> <p>۳۰ ۸ ۲ ۶ ۲ ۷۰ ۲ ۲ ۱ ۳۰ ۱۰ ۴ ۱ ۲۰۰</p> <p>ا ل ج ی ل ا ن ی</p> <p>۱ ۳ ۳ ۱۰ ۳۰ ۱ ۵۰ ۱۰</p>	<p>محبوب عبدالقادر</p> <p>البحیلانی</p>
--------------	--	---

نیز آنحضرت قبلہ عالمیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ھو کا اطلاق ذات احد پر اسلیئے مناسب نہیں کہ مرتبہ احد ذاتیہ بطوان و رطلوان مرتبہ ہے۔ اس میں ذات حق کے اسماء و صفات کا ظہور نہیں۔ جب ذات احد نے معرفت کے مقام سے تنزل فرما کر سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ پاک پر جلوہ آرائی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک میں حقیقتِ عالی کی مجملہ صفات کا ظہور ہوا گما قال اللہ تبارک و تعالیٰ قی القوان البجید۔ قی سے مراد قلب محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم جو حقیقتِ عالی کی مجملہ صفات کا مراعت نامہ ہذا ھو کا اطلاق سرکارِ دو عالم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مناسب ہے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سلطنت کے فرائض کا بوجھ اتار ڈالا اور خود فارغ ہو گئے گما قال تعالیٰ اَلْحَوْ نَشْرَح لَكَ صَدْرَكَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور اپنی سلطنت اپنے محبوب اور معشوق محی الدین حضرت سید جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تو ھو کا اطلاق حقیقتاً اُن ہی پر صادق ہے اور اس آئیہ کریمہ کے مصداق آپ ہی ہیں۔

نیز فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معشوق ایک ہی ہے اور وہ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجملہ اولیاء متقدمین اور متاخرین علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں۔ اُن میں سے کسی کو مقامِ ناز فیہ میں نے لفظ معشوق میں غور کیا تو لفظ معشوق کے اعداد بحساب ابجد ۵۱۶ نکلے اور عبد القادر جیلانیؒ کے اعداد نمبر وہ بھی ۵۱۶ نکلے۔ نقشہ ملاحظہ ہو:

اعداد بحساب ابجد

م	ع	ش	و	ق						
٢٠	٤٠	٣٠٠	٤	١٠٠						
ع	ب	د	ل	ق	ا	د	ر			
٢٠٠	٢٠	٢٠	٣٠	١٠٠	١	٢	٢٠٠			
ع	ب	د	ل	ق	ا	د	ر			
٢٠٠	٢٠	٢٠	٣٠	١٠٠	١	٢	٢٠٠			

پس ثابت ہوا کہ سلطان الانبیاء جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور معشوق ایک ہی ہے اور سلطان الاعصیاء حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں :



اب لفظ محبوب میں غور کیجئے۔ محبوب کے اعداد بحساب ابجد ۵۸ نکلتے ہیں اور محی کے بھی ۵۸ ہی ہیں۔ نقشہ

نقشہ ہو:

### اعداد بحساب ابجد

میزان	ح	ب	و	ب	محبوب
۵۸	۸	۲	۶	۲	۳۰
۵۸	۸	۲	۱۰	۲	۳۰

تاریت ہوا کہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ایک ہی ہے اور وہ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں۔ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محب ہیں۔ اسی لئے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے کسی نبی یا ولی کو نصیب نہیں۔ لہذا وَهُوَ الْقَاهِرُ عِبَادِہ میں ہُو کا مرجع حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ عباد جمع عبد کی ہے۔ چونکہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں وسیلہ اعظم آپ ہی ہیں اسلئے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جمیع عباد میں سے لیکر ابد تک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہی سنتے ہیں۔ اسی لئے آپ کا خطاب مستطاب عظم ہے۔ آپ جملہ عباد یعنی جمیع اولیاء و انبیاء سابقہ علیہم السلام کے فریاد رس ہیں۔ ایک قصیدہ شریف میں حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بِلَادِ اللّٰهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي ۝ وَ قَتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ مَقَاتِي

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے تھا یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی۔ مراد آپ کی یہ ہے کہ بِلَادُ اللّٰهِ میری حکومت ازل ہی سے ہے۔

وَ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ میں رب تعالیٰ نے اشارہ کر دیا ہے کہ سلطنت الہیہ جو حقیقت میں سلطنت مصطفیٰ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی وزیر اعظم ازل سے لیکر ابد تک حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ہیں اور اس سلطنت الہیہ کے اسرار و رموز سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے اپنے اس منصب کے متعلق اپنے ایک قصیدہ شریف میں اشارہ فرمایا ہے۔

اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَ نُوْرٌ مُّحَمَّدِي ۝ بِسُكُونِ عِلْمِ اللّٰهِ بِسُبُوْتِي



مجھے اُس وقت عالی مراتب حاصل تھے جب نور محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے علم میں مکنون اور مستور اور آپ نبوت سے مشرف تھے یعنی میں ازل ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس کا وزیر اعظم ہوں۔  
 (۵) رب تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْسِدًا  
 اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے وہ ولی مُرشد کو نہیں پاتا۔ کہف ع ۲۷۔ اس آیت میں ولی مُرشد سے مراد جناب حضرت غوث اعظم پاک محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس پر یہ ہے کہ الفاظ ولی مُرشد کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۵۹۰ ہیں اور سید عبدالقادر جیلانی کے اعداد بھی ۵۹۰ ہیں  
 ملاحظہ ہو:

### اعداد بحساب ابجد

سید عبدالقادر جیلانی	س	ی	د	ع	ب	د	ا	ل	ق	ا	د	ر	ج	ی	ل	ا	ن	ی
	۶۰	۱۰	۴۰	۲	۲	۱	۳۰	۱۰۰	۲۰۰	۳	۱۰	۳۰	۱۰	۳۰	۱۰	۵۰	۱۰	
ولی مرشد	و	ل	ی	م	ر	ش	د											
	۶	۳۰	۱۰	۱۰	۲۰	۳۰	۲											

پس رب تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ ولی مُرشد سے مراد حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی حقیقت کو وہ ہی پاسکتا ہے جس کو اللہ ہدایت کرے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپکی حقیقت بشری عقول اور فہوم سے بالا تر ہے۔ اگر آپ صرف اولیاء علیہم السلام سرور ہوتے تو یہ کوئی اچنبہ بات نہ تھی لیکن جیسا کہ کتاب فصوص الحکم فص شیشی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے خاتم الاولیاء اعظم ولایت میں مجاہد سابق و مسل علیہم السلام کے پیر و مُرشد ہیں تو یہ بات عوام الناس کو اچنبہ معلوم ہوتی (۱) سارے قرآن مجید میں الفاظ خاتم النبیین (احزاب - ع ۵) ایک ہی دفعہ آتے ہیں تاکہ ہر کسی پر جائے کہ خاتم النبیین سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی یعنی آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ اسی طرح الفاظ وَلِيًّا مُرْسِدًا (کہف - ع ۲۷) سارے قرآن مجید میں ایک ہی دفعہ آئے ہیں تاکہ ہر کسی پر ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشیرِ اعلیٰ و وزیرِ اعلیٰ اور وارثِ حقیقی ایک ہے اور وہ جناب حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ بان ہیں اور کُل افراد خواہ وہ اولیٰ ہیں صحابی ہیں امام ہیں سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام اور وزراء ہیں لیکن وزیرِ اعلیٰ ایک ہے اور ہے یعنی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔



ب، حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کو لفظ ولی مرشد کا خطاب دیا ہے۔ لفظ ولی مرشد کے اعداد بحساب ۵۹ بنتے ہیں اور ان اعداد کی جمع الجمع ۱۴ بنتے ہیں گویا آپ چودھویں کے چاند ہیں بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ وَ  
صَحَابَةُ الْقَمَرِ إِذَا أَتَلَّهَا۔ یعنی رب تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظہر اتم ہیں۔ کوئی ولی، صحابی، امام، نبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر اتم نہیں کسی ولی  
کرامت کسی نبی کو چند معجزات لیکن حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مراتب  
تشریف کے باعث مجملہ کمالات محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہیں ۛ

ج، رب تعالیٰ فرماتے ہیں مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْسِدًا یعنی جس  
رب تعالیٰ ہدایت کرتے ہیں وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو رب تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں وہ ولی مرشد کی حقیقت کو نہیں  
سمجھتا۔ رب تعالیٰ کے نزدیک مُهْتَدِ (ہدایت یافتہ) وہی ہے جو ولی مرشد کی حقیقت یعنی جناب حضرت غوث اعظم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ہے اور وہ حقیقت یہ ہے کہ جناب حضرت سلطان  
غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ علم ولایت میں مجملہ اولیاء علیہم السلام کے پیرو مرشد ہیں۔ لفظ اولیاء میں صحابہ، ائمہ، انبیاء  
علیہم السلام سب کے سب داخل ہیں۔ کتاب نفوس الحکم کی فص شیشی پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ یہ بندہ مسکین  
کتاب الحروف رب تعالیٰ کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا جس نے اس مسکین پر یہ راز فاش کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ  
الْعَالَمِینَ یہ بندہ احقر ترین سیدنا و مولانا حضرت سلطان محی الدین غوث الثقلین محبوب بجمانی باز اشہب شیخ سیدنا  
سلطان الجیلانی الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے جنہوں نے اس مسکین پر یہ راز خود فاش  
کیے اور اس کتاب کے لکھنے کے لئے اس عاصی کو منتخب فرمایا ہے بلکہ اس مسکین کو فخر ہے کہ اس کتاب کا ایک  
حرف حضور پاک رضی اللہ عنہ کی تائید بلکہ فرمان پاک سے لکھا جا رہا ہے۔ اگرچہ مجملہ قطاب غارفین رضوان اللہ علیہم  
الرحمۃ اس حقیقت سے واقف تھے لیکن آج تک مجھ سے پہلے کسی نے یہ راز اس وضاحت سے مدلل بالآیات بینات  
میں پیش نہیں کیا۔ ذَلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُوْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۛ

رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَالْفَجْرِ وَلَیَالِ عَشْرِہٖ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِہٖ وَالْیَلِ اِذَا یَسْرُوہٗ هَلْ فِیْ ذٰلِکَ مَسْوَدٌ مِّنْ حِجْرِہٖ  
قسم ہے فجر کی اور قسم ہے دس راتوں کی۔ قسم ہے جوڑے کی اور قسم ہے ایک کی۔ اور قسم ہے اس رات کی جب رات کو چھ  
چیزوں کی قسم میں عقلمندوں کیلئے اشارے ہیں۔ سورہ فجر ۱ ۛ

معراج شریف کی رات جب سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ



کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر عرشِ معلیٰ پر پہنچے تو رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس و اطہر پر سے ستر ہزار حجاب جو کسی حکمت کی خاطر ڈالے ہوئے تھے سب ہٹا دیئے تاکہ ملاقاتِ حبیب بلا برقع نصیب ہو۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی پیکر سے مجیدہ محجب ہٹائے گئے تو آپ کے ذاتی نور نے عرشِ معلیٰ کو منور کر دیا اور رات کو فجر میں تبدیل کر دیا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا **وَالْفَجْرِ اے حبیبِ پاک صلی اللہ علیک وسلم! قسم ہے مجھے آپ کے ذاتی نور کی** نے عرشِ معلیٰ کو منور کر دیا ہے اور رات کو فجر میں تبدیل کر دیا ہے **كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقْتُ رُوحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُّورٍ وَجُهِئَ لِي فِي رُوحِ جَنَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَافِي ذَاتِي نُّورٍ** سے پیدا کیا (حدیث قدسی)۔ جب عرشِ معلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نور سے جگمگا اٹھا تو آپ کی سیاہ زلفیں مبارک آپ کے نورانی پیشانی مبارک پر عجیب چمکارے مار رہی تھیں۔ درمیان سے پانچ خمدار زلفیں مبارک دائیں طرف اور پانچ خمدار زلفیں مبارک بائیں طرف تھیں۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **وَلِكُلِّ عَشْرَةٍ اَسْوَءُ** محبوبِ پاک صلی اللہ علیک وسلم! قسم ہے مجھے دس خمدار زلفوں مبارک کی جو آپ کے نورانی ماتھے مبارک پر عجیب سہا رہی ہیں۔ آگے فرمایا **وَالْتَفْعِ قَسَمٌ** ہے جوڑے کے اے محبوبِ پاک صلی اللہ علیک وسلم! قسم ہے آپ کی اور قسم ہے آپ کے محبوب محی الدین کی اور فرمایا **وَالْوَثْرِ قَسَمٌ** ہے کی یعنی رب تعالیٰ نے اشارہ فرما دیا ہے کیود وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے یعنی حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ عنہ صورتِ پاک پر جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ نما ہیں جیسا کہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ نے **فصوص الحکم** فص شیشی میں اس امر کی صراحت فرمائی ہے **وَحَايَةُ الْاَوْلِيَاءِ الْوَلِيُّ الْوَارِثُ الْاَحْزَنُ عَنِ الْاَصْلِ الْاَلِ الْاَتَبِ وَهُوَ حَسَنَةُ عَيْنِ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور خاتم الاولیاء ولی ہے وارث ولایت ہے اور اصل معدن سے اخذ کر نیوالا ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو مراتب ولایت تقسیم کر نیوالا ہے اور وہ خاتم الاولیاء و خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنات میں سے ایک حسنہ ہے یعنی خاتم الاولیاء و خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودوں میں سے ایک وجود ہے۔ **وَالْوَثْرِ قَسَمٌ** ہے ایک کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم **فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ** آؤ آدنی کے مقام سے مشرف ہوئے تو انواراتِ الہیہ نے حضور صلی علیہ وسلم کے نورانی پیکر مبارک کو گھیر لیا اور فرمایا اے محبوبِ پاک صلی اللہ علیک وسلم! میں بے صورت ہوں بے ہوں بے شبہ و بے نمود ہوں بیچون و بیچگون ہوں لیکن ظہور کی خاطر میں نے آپ کی نورانی صورتِ پاک پسند لی **كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ** قسم ہے آپ کی صورتِ پاک کی کیونکہ یہ صورتِ الہیہ ہے قسم ہے اس سمجھانے والے قرآن کی یعنی آپ کی حقیقتِ پاک کی کیونکہ آپ ہی کی حقیقت میں میری حقیقت ہے



جاری ہے۔ پس میں ایک ہوں لیکن آپ ہی کی صورت پاک پر جلوہ نما ہوں لہذا یہاں غیر کی گنجائش نہیں۔ آگے فرمایا  
 فِي ذَلِكَ قَسْوُ لِيَذِي حَجْرَانِ قَسْمَا فِي عَقْلِنَا دَلَّ لِيْ اِشَارَاتٍ بِمَعْنَى مَذْكُورَةٍ بِالْاِشَارَاتِ كَوْدُهُ اِقْطَابُ  
 رَحْمَتِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَانَتْ فِي حِنِّ كُوْ عَقْلٍ كُلِّ سَهْرٍ حَاصِلٌ هُوَ حِنِّ كِي عَقْلٍ كَادِهَانَهُ عَقْلٍ كُلِّ كِي سَمْنَدَرُ كِي سَاهَتْ مَلَاهُ  
 سَمْنَدَرُ حَضْرَتِ سُلْطَانِ غَوْثِ اَثْقَلِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِي چَند قصائد شریف تہمتہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجتہ الاسرار و  
 حسن الانوار مطبوعہ مصر پر درج ہیں۔ ان میں سے ایک قصیدہ شریف میں آپ نے معراج شریف کی رات حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ساتھ مقام قَابِ قَوْسَيْنِ میں شریک ہونے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے

اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ ۖ وَفِي قَابِ قَوْسَيْنِ اجْتِمَاعِ احِبَّةِ

یعنی قَابِ قَوْسَيْنِ میں جب دوستوں کا اجتماع ہوا تو اس بلند مقام میں حضور جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور  
 کے ساتھ ہم بھی موجود تھے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام کو اس مقام تک رسائی نہیں کتا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيْ مَعَ  
 رَبِّ لَا يَسْتَعْنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مَّقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں نہ  
 کوئی مقرب فرشتہ سماتا ہے اور نہ کوئی نبی رسول (سیر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار)۔ پس میرے حضرت سلطان غوث  
 ثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت محمد سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی ۖ

یہ مسکین اپنے قبلہ و کعبہ امام ہمام نائب خاتم الاولیاء غوث الاعظم ثانی خاتمة المفسرین اعلیٰ حضرت مولانا پیر غلام محمد  
 صاحب قبلہ امام جہولوی رضی اللہ عنہ کی روح پرستوح کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ وَاشْفَعْ وَانْشُرْ مِّنْ اَشْفَعِ  
 وَارْتَوِیْ رِبِّ تَعَالٰی کِی کیا مراد ہے۔ فرمایا اَشْفَعْ سَمْرَدُ "احمد المہدنی" محی الدین الجیلانی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے  
 کہ جوہر اور حقیقت کے لحاظ سے دونوں کا وزن برابر ہے نیز قرآن مجید اذلی کلام ہے۔ اگرچہ معراج کی رات حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم مکی تھے لیکن رب تعالیٰ اپنے علم قدیم سے جانتے تھے کہ ہمارے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی  
 آرام گاہ و دربار پاک مدینہ طیبہ ہے اور احمد اسلئے فرمایا کہ آسمانوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب احمد ہے یَقُولُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا نُسْتَشِيْ عَلَى الْاَرْضِ بِحَمْدِ وَفِي السَّمَاءِ بِاَحْمَدِ۔ نقشہ ملاحظہ ہو:-

### وزن بحساب ابجد

میزان

الشفع

۴۸۱

ا ب ج د ه و ز ح ط ی ک ل م ن

احمد المہدنی ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

محی الدین الجیلانی

۴۸۱



احمد المدنی کے آگے گول دائرہ ۵ آیت یعنی وقف تمام کی علامت ہے۔ مراد یہ ہے کہ بظاہر یہ دو وجود ہیں۔ ایک خاتم الرسل کا وجود اقدس ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا خاتم الاولیاء کا وجود مبارک ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مقصود الحکم کے باب فیض شیشی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء کا وجود مبارک خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح قدیم اور مجیدہ رسل اور اولیاء نے علم ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے حتیٰ کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فیضان ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے۔ اب یہ تعجب کی بات ہے کہ خاتم الرسل احمد المدنی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الاولیاء محی الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ سے فیضان ولایت حاصل کریں۔ اسی طرح یہ بھی تعجب کی بات ہے کہ حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں مبارک پر اٹھا کر ساتویں آسمان سے عرش معلیٰ تک ایک آن میں پہنچا دیں۔ اب ربّ تعالیٰ اس اشکال کو حل فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں التوتیر قسم ہے ایک کی۔ یعنی یہ دو وجود نہیں ہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے اور وہ وجود احمد المدنی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ احمد المدنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی محی الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ کی صورت مبارک پر جلوہ نما ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی فیض شیشی میں فرماتے ہیں وَهُوَ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ خَاتِمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی خاتم الاولیاء خاتم الرسل حضرت محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنات میں سے ایک حسنہ ہے۔ یہ ہے کہ خاتم الاولیاء خاتم الرسل کے وجود دل میں سے ایک وجود ہے۔ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم سہرا لہی ہیں۔ باعتبار رسالت جناب کا لقب خاتم الرسل ہے اور باعتبار ولایت جناب ہی کا لقب خاتم الاولیاء گویا یہ دو مشکوٰۃ ہی نہیں صرف ایک مشکوٰۃ خاتم الرسل ہی کی ہے۔ اسی کا ایک لقب مشکوٰۃ خاتم الاولیاء ہے۔ ہی وجہ ہے کہ ”مدنی“ اور ”جیلانی“ کا ایک جوہر ہے بلکہ ”احمد“ اور ”جیلی“ کا بھی ایک ہی جوہر ہے۔ نقشہ ملاحظہ ہو۔

### وزن بحساب ابجد

میزان

مدنی	۴	۵	۵۰	۱۰	۱۰۴
جیلانی	ج	ی	ل	ا	ن
۳	۱۰	۳۰	۱	۵۰	۱۰
احمد	۱	ح	م	د	۵۳
۱	۸	۴۰	۲	۲	۵۳
جیلی	ج	ی	ل	ی	۵۳
۳	۱۰	۳۰	۱۰	۱۰	۵۳

یہ میرے پیرومرشد کی پڑھائی ہوئی تفسیر ہے جو من و عن درج کردی گئی ہے۔



کتاب فتوح الحکم اگرچہ بظاہر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف ہے لیکن آپ دیباچہ  
 فرماتے ہیں کہ یہ کتاب مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا کی تھی اور جو حد میرے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے تحریر کی تھی میں نے اُس سے ایک حرف کم و بیش نہیں کیا مراد آپ کی یہ ہے کہ یہ ساری کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی  
 ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مبلکہ کے مکمل اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم ہی اس راز کو جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کیسے کتابیں لکھاتے ہیں۔ اعزیز اکمل اقطاب عارفین رضی اللہ عنہم سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم شفیع المذنبین رحمۃ  
 اللہ علیہ جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی حضوری والے لوگ ہیں کہنا قالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی عِبَادًا  
 یُحِبُّہُمْ فِی الدُّنْیَا وَ قُلُوْبُہُمْ تَحْتَ الْعَرْشِ اللہ تعالیٰ کے ایسے خاص بندے بھی ہیں جن کے ابدال دُنیا میں اور  
 اُعلیٰ کے قلوب عرش کے نیچے ہیں (سِرُّ الْأَسْوَادِ فِیہَا یَحْتَاجُ اِلَیْہِ الْاَبْرَارُ) :

(۱) رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشَّمْسُ وَ ضُحُہَا وَ الْقَمَرُ اِذَا اتَّٰلٰہَا (شمس ع ۱) یعنی قسم ہے سورج کی اور  
 چڑھنے کی اور قسم ہے چاند کی جب اُس کے پیچھے آوے شمس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 ایک ہے جو رب تعالیٰ کا نور ہے لِقَوْلِہِ تَعَالٰی قَدْ جَاؤْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُورٌ وَ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ ع ۲)  
 رب تعالیٰ نے ازل میں اپنے جملہ خزانِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کئے لِقَوْلِہِ تَعَالٰی وَ سَخَّرَ لَکُم مَّا  
 فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ تَوَّابٌ آپ کے دل مبارک پر نہایت بوجھ پڑا کہ رب تعالیٰ کے وصال  
 کے بعد وہ سب محروم ہو جائیں گے اور ان خزانِ ظاہری و باطنی کو جمیع عوالم پر تقسیم کرنا پڑے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے قلب مبارک پر اس قدر اثر ہوا کہ آپ بول اُٹھے یَا لَیْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَّوْ یَخْلُقُ مُحَمَّدًا (کا ش رب محمد  
 نے محمد کو نہ پیدا کیا ہوتا فیہ ما فیہ مولانا روی ص ۲۰)۔ رب تعالیٰ نے فرمایا اسے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم  
 آپ کا یہ بوجھ اتار دیتے ہیں۔ آپ صرف بادشاہ نہیں اور ان خزان کی تقسیم کے لئے آپ کو ایک وزیر اعظم اور  
 مددگار دیتے ہیں اور وہ جناب حضرت محی الدین ہیں۔ مرآتِ محمد نے جملہ فیضانِ الہی کی شعاعیں آگے برآۃ محی الدین  
 کی کار دیں یعنی جملہ خزانِ حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے اور خود فارغ ہو گئے رب تعالیٰ نے اس  
 قصہ کی تصدیق اس طرح فرمائی اَلَا تَشْرَحُ لَکَ هٰذَا وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَلْفَضْنَ ظَهْرَکَ  
 سے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ  
 کا بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ فتح چونکہ شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اس لئے قر سے مراد  
 رب تعالیٰ کی حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ ہیں اور ازل سے یکسر ابد تک جمیع عوالم کو فیضانِ حضرت غوث اعظم



پاک رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے تقسیم ہو رہا ہے اور جملہ اقطاب ازل سے لیکر اب تک آپ ہی کے نائب مند  
ہیں چنانچہ آپ اپنے اس منصب کا اظہار ایک قصیدہ شریف میں کرتے ہیں ۷

نَعْمَ نَشَاقِي فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمَ ۖ وَ قَرَّبَنِي الْمَوْلَى فَقُرْتُ بِدَوْلَتِي

میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے قبل عشق الہی میں پرورش پائی ہے اور رب تعالیٰ نے مجھے اپنے قرب کی دوت  
نوازا ہوا تھا ۷

أَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُورُ مُحَمَّدٍ ۖ بِمَكْنُونِ عَلِيٍّ اللَّهُ بِبُؤْتِي

مجھے اُس وقت مراتب علیا حاصل تھے جب نور محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت اور مک  
اور آپ نبوت سے مشرف تھے ۷

پس ثابت ہوا کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل قمر کے ہیں اور جملہ اقطاب مثل ستاروں کے ہیں اور  
ولایت کو منور کر رہے ہیں کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَصْحَابِي كَالنَّجُومِ مِثْرِي أَصْحَابِي مِثْلُ سِتَارِوَلِ كَمَا قَالَ  
ازل سے لیکر اب تک تمام خلایق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے اور جمیع انبیاء اور اُن کی اُمتیں آپ کی اُمت  
ہیں اِی لَئِيْكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ اَبْدَانُكُمْ  
نَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (ہم نے آپ کو سارے انسانوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے کے  
بھیجا ہے لیکن اس حقیقت کو بہت لوگ نہیں جانتے۔ سباع ۳) لفظ ناس میں جملہ سابقہ انبیاء علیہم السلام اور اُن  
بھی داخل ہیں۔ چونکہ ازل سے لیکر اب تک جملہ اولیاء و انبیاء کو آپ کی حضوری اور صحبت کا شرف حاصل ہے  
اولیاء اور انبیاء آپ کے اصحاب ہیں اور آسمان ولایت پر مثل ستاروں کے ہیں اور آسمان ولایت پر قمر یعنی  
غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیضان کی شعاعیں حاصل کرتے ہیں کَمَا قَالَ الرَّوْمِيُّ ۷

ہمہ انبیاء در پستہ تو اند ۷ مقیم در بارگاہ تو اند

تو مہر منیری ہمہ اختر اند ۷ تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل مہر یعنی شمس کے ہیں اور جناب حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل قمر کے ہیں  
انبیاء اولیاء و اصحابہ مثل ستاروں کے ہیں۔ پس میرے سلطان غوث الثقلین حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ  
فضیلت جملہ انبیاء علیہم السلام اولیاء و اصحابہ و ائمہ رضی اللہ عنہم پر ایک مسلمہ حقیقت ہے جس کا آنحضرت رضی اللہ  
بعزاد شریف میں تحت پر بیٹھ کر اعلان کیا کرتے تھے۔ امام نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف قدس سرہ اپنی



بالاسناد نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلطان شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ  
 فرمایا کرتے تھے یا غلام سا فر آلف عامہ لیسمع منی کلمۃ یا غلام اولایات  
 فی مجتبی تفرق الخلع و ما من نبی خلقہ اللہ تعالی ولا ولی الا وقد حضر مجتبی هذا  
 بآبائہم والاموات باذواہم یعنی اسے لڑکے بہر سال سفر کرتا کہ تو مجھ سے ایک کلمہ سنے۔ اے  
 ولایات یہاں ہیں۔ درجات یہاں ہیں۔ میری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی  
 نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔  
 قرآن مجید کی رو سے آسمان ولایت کے شمس خاتم الرسل جناب محمد پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کما قال تعالیٰ  
 شمس وضاحت آسمان ولایت کے قمر خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ کما قال  
 والفکر اذا تلھا آسمان ولایت کے بروج دوازده ائمہ اطہار اہلبیت ہیں علیہم السلام کما قال اللہ  
 ولقد جعلنا فی السماء بروجاً و زینتھا للنظرین اور آسمان ولایت کے نجوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ فلا اُتسب بہ توقع النجوم۔ لفظ صحابہ میں جمع ساتھ  
 سیارہ جمع ادبیاء داخل ہیں۔ لہذا شمس کو شمس پر قمر کو بروج پر اور بروج کو نجوم پر بالترتیب صریح فضیلت

نیز سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اعداد بحساب ابجد ۵۹ بنتے ہیں اور ان اعداد کی جمع ۱۴ بنتی ہے  
 یہ مراد ہے کہ آپ چودھویں کے چاند ہیں۔ اور ظہ کے اعداد بھی ۱۴ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 حب ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مراتب نامہ  
 مکمل اور مظہر اتم ہیں اور یہ شرف کسی ولی نبی کے لئے ثابت نہیں۔ ظہ کے اعداد کی جمع ۱۴ ہے اور سید  
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اعداد کی جمع ۱۴ ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب خاتم الاولیاء سید عبدالقادر  
 جیلانی رضی اللہ عنہ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں محو ہو گئے تو عین ظہ بن گئے یعنی  
 خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی صورت پاک پر خاتم الرسل ہی کا ظہور ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۸) رب تعالیٰ فرماتے ہیں حوہ عسقہ کذلک یوحی الیک و الی الذین من قبلیک اللہ العزیز  
 حکیم (خم عسقہ اسی طرح وحی کرتا ہے آپ کی طرف اور آپ سے پہلوں کی طرف اللہ غاب حکمت والا



ح. ح سے حق مراد ہے اور ح کے سر پر الف کا کھڑا ہونا ظہور کی طرف اشارہ ہے۔ پس ح سے مراد ظہور ہے۔ م سے مراد حضرت انسان کامل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور م پر لمبی مذ (س) ظل طرف اشارہ ہے یعنی م پر ح کا ظل ہے بلکہ م ح کا ظل ہے مراد یہ ہے کہ م ح کے لئے مراتب تامل لہذا ح سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ حق تعالیٰ کا ظہور جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک پر تامہ ہے۔

ع علم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ع پر لمبی مذ (س) ظل کی طرف اشارہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حق تعالیٰ کے علم کا آئینہ تامہ ہے یعنی علم محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم عین الہی ہے۔ س سے مراد سلامت یعنی حیات ہے۔ ق سے مراد قمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان ولایت کا شمس فرمایا ہے اور جناب محی الدین غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو آسمان ولایت فرمایا ہے لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جمع) و اولیاء علیہم السلام کو نجوم فرمایا ہے لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا أُقْسِمُ بِتَوَاقِعِ النُّجُومِ۔ "صحاب" صحبت سے ہے۔ چونکہ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اقدس کا شرف حاصل ہے لہذا سب آپ کے اصحاب ہیں لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ مِنْ اَصْحَابِي مَنْ يَرَانِي بَعْدَ مَفَارِقَتِي الْحَقَائِقِ فِي حَدِيثِ خَيْرِ الْخَلَائِقِ لِلَامَامِ عَبْدِ الرَّؤُوفِ الْمَنَاوِيِّ جو ہمیں ہماری مفارقت کے بعد دیکھے گا بیشک وہ صحاب میں سے ہے۔ بعض مفسرین نے قمر سے مراد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ لی ہے۔ یہ صریح حدیث ثریا خلاف ہے لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيٌّ يَزْهَرُ فِي الْجَنَّةِ كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لاهل الدنیا (الجامع احادیث البشیر النذیر للامام جلال الدین السيوطي) علی جنت میں اہل دنیا کے لئے کوکب الصبح کی طرح چمکیں گے کوکب الصبح دیگر نجوم سے بہت ہی زیادہ روشن اور بہت ہی زیادہ بڑا ہوتا ہے لیکن اسے قمر نہیں کہا جاسکتا قمر وہ ستی ہے جس جملہ نجوم (جمع سابقہ انبیاء و جمیع اولیاء علیہم السلام) فیضان ولایت حاصل کریں اور یہ دعویٰ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا بلکہ میرے حضرت سلطان اعظم پاک صلی اللہ عنہ نے تخت پر بیٹھ کر کیا ہے نیز قمر وہ ستی ہے جس کا ظہور غنصری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ظہور غنصری چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اسلئے قمر سے مراد آپ نہیں ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ قمر سے مراد حضرت سلطان محی الدین محمد علیہ السلام ہیں۔ رب تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کی خاطر آپ کے محبوب و معشوق حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی



یعنی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ساتھ ہی کر دیا ہے۔ سچ پر لمبی مد (س) ظل کی طرف اشارہ ہے یعنی حضرت  
عظم پاک رضی اللہ عنہ کی حیات مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک کا ظل ہے مراد یہ ہے  
جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اقدس ازلی وابدی ہے ایسے ہی حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کا  
وجود مبارک ازلی وابدی ہے نیز اس میں یہ راز ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی  
وقت ازلی ہے اور ابد تک رہے گی۔ ق پر لمبی مد (س) ظل کی طرف دلالت کرتی ہے یعنی حضرت سلطان  
محی الدین رضی اللہ عنہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مراتب تامہ ہیں۔ لہذا عشق سے مراد یہ ہے کہ  
حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مراتب تامہ ہیں اور حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کی  
حیات مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک کا مراتب تامہ ہے یعنی کما حقہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
کو نصیب ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک  
ساعتی کے ساتھ ہے مراد یہ ہے کہ قمر براہ راست شمس سے فیض حاصل کرتا ہے اور نجوم قمر سے فیض حاصل  
کرتے ہیں۔ نجوم براہ راست شمس سے فیض حاصل نہیں کرتے اسی لئے جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلعتیں میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تقسیم فرماتے ہیں لِقَوْلِهِ  
يَا غُلَامُ اَلْوَلَايَاتُ هَهٰنَا اَلدَّرَجَاتُ هَهٰنَا فَا مَجْلِسِي تَفَرَّقِ الْخَلْعُ وَ مَا مِنْ  
مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا وِلٰی اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِي هٰذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ  
بِاَرْوَاحِهِمْ اے لڑکے! ولایات یہاں ہیں درجات یہاں ہیں ہماری مجلس میں خلعتیں تقسیم ہوتی ہیں اللہ  
نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو ہماری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ اپنے اجساد کے ساتھ  
موت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔

پس حسم میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا ذکر خیر ہے اور عشق میں حضرت  
محی الدین رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے۔ لب لب یہ ہے کہ سلطنت الہیہ کے بادشاہ حضور صلی اللہ علیہ  
و سلم میں اور دائمی وزیر اعظم حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ ہیں۔ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وقتی وزیر تھے نہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اے جیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! حسم عشق کے اسرارات جیسا کہ آپ کو بذریعہ وحی بتلائے  
تھے ایسے ہی سابقہ انبیاء علیہم السلام کو بھی بذریعہ وحی بتلائے گئے ہیں یعنی ان اسرارات کا ذکر جیسا کہ



قرآن مجید میں کیا گیا ہے ایسے ہی سابقہ رُسل کے آسمانی صحیفوں میں کیا گیا ہے مراد یہ ہے کہ اُسے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا ذکر اقدس و آپ کے محبوب سلطان محی الدین کا ذکر اقدس جملہ آسمانی کتب موجود ہے۔

(۹) حدیث شریف میں وارد ہوا عَلَمَاءُ اُمَّتِي كَانِبِيَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ یعنی میری اُمت کے علمائے بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل ہیں۔ اس سے آپ کی مراد وہ علماء باللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال عارف ہیں۔ یہ حدیث شریف عالی سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف سرمد فیما یحتاج الیہ الابار کے صفحہ ۱ پر روایت فرماتے ہیں۔ یہ ہی حدیث شریف حضرت شیخ عبدالکریم حبیبی قدس اپنی کتاب التاموس الاعظم کی گیارھویں بجز المسما بالانوار المتتمکین فی معنی قولہ المؤمنین فرآة السویر میں نقل فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں وارد ہوا عَلَمَاءُ اُمَّتِي اَنْبِيَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ حضرت مولانا قدس سرہ السامی اپنی کتاب نقد النصوص فی شرح فصوص الحکم میں دونوں روایات پیش کرتے فرماتے ہیں کہ دونوں صحیح ہیں۔ نیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي قَوْمِهِ یعنی شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کا ترجمہ مثنوی شریف دفتر سوم میں پیش فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش چوں نبی باشد میان قوم خویش

میرے مشفق سردار الاولیاء حضرت داتا گنج بخش، سچویری قدس سرہ یہ ہی حدیث شریف اپنی کتاب کشف المحجوب الاربعۃ فی لبس المرقعات کے صفحہ ۱۲ پر نقل فرماتے ہیں۔ یہ ہی حدیث شریف حضرت امام جلال قدس سرہ اپنی کتاب الدرر المنتشرة فی الاحادیث المشتملہ میں روایت کرتے ہیں۔ چوذا العاشق حضرت شیخ رشید بن محمد حبیبی ناقل ہیں کہ شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ملاقی ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا آپ کا ارشاد گرامی ہے عَلَمَاءُ اُمَّتِي كَانِبِيَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ کسی عالم کو بلائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُوح الامم غزالیؒ کو طلب کیا چنانچہ بالا مقام نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کا کیا نام ہے؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں نے آپ کا نام پوچھا ہے آپ نے اپنے باپ دادا کیوں لیا۔ امام نے جواب دیا۔ خداوند تعالیٰ نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کے واسطے ہاتھ میں کیا ہے۔ آپ



پاک میں کہا کہ یہ میرا عصا ہے، اس پر ٹیک لگاتا ہوں، بکریوں کو اس سے ہانکتا ہوں اور میرے بہت سے کام اس سے  
 ہوتے ہیں۔ آپ نے فقط یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میرا عصا ہے، اتنا لمبا چوڑا جواب کیوں دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب  
 دیا جب باری تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے واسطے ہاتھ میں کیا ہے، مجھے خیال ہوا کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ  
 جو سائل ہے تو نہیں کیا سوال مگر محض بخیاں و لحاظ استیناس مکالمہ۔ پس حسب اقتضائے حال و مقام ان کلمات  
 نے زیادہ کیا۔ امام عالی مقام نے جواب دیا، جو آپ کا جواب ہے وہی میرا بھی جواب ہے، آپ نے مجھے واسطے  
 حسب فرمایا ہے لہذا حسب مقام و مقتضائے حال الفاظ زیادہ کئے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساکت ہو گئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کے اپنے عصا مبارک سے اہم غزالی کی جانب اشارہ کر کے فرمایا بس بس غزالی  
 میں غیب محفوظ رکھو۔ جب امام غزالی پیدا ہوئے تو نشان عصا مبارک آپ کے بدن پر تھا۔  
 سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم نورِ قدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے ایک ولی کی شان دیکھئے حضرت  
 عیسیٰ سلام کلیم اللہ کے خطاب والے صاحب کتاب رسول مکالمہ میں مغلوب ہو گئے ہیں۔ اگر ان اولیاء کے  
 سرکار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ کریں کہ ہم مجملہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام  
 سے غفلت میں ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے؟

ترمذی شریف جلد دوم ابواب الزہد باب ما جاء فی الحب لله ص ۶۲ پر حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے  
 حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن هشام نا جعفر بن برقان نا حبيب بن ابی مرزوق عن عطاء بن  
 ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل۔ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّونَ فِي حَبْلِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَغِيْطُهُمُ السَّيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ  
 عَنِ ابْنِ أَبِي دَرْدَاءٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَابْنُ مَالِكٍ الشَّعْرِيُّ وَابْنُ هُرَيْرَةَ۔ هَذَا  
 حَضْرَتُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَابُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِي اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَوْبٍ

یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا  
 کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محض میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے۔ ان پر پیغمبروں اور  
 شہداء کو بھی رشک ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذر و حضرت ابن مسعود حضرت عبادہ بن صامت حضرت ابومالک  
 اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
 اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ اپنی کتاب کشف المحجوب باب الکلام فی اثبات الولاية کے ص ۱۶ پر



یہی حدیث شریف بہ الفاظ دیگر روایت فرماتے ہیں وَهُوَ هَذَا، دینا مبرگفت صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَعَبَادٌ  
يَغْطُوهُمْ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ اَوْ قِيلَ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حِفْهُمُ لَنَا لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ قَالَ قَوْمٌ  
بِرُوحِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَمْوَالٍ وَلَا اَكْتِسَابٍ وَجُوهُهُمْ نُورٌ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ لَا يَخْفُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ  
وَلَا يَحْزَنُونَ اِذَا حَزَنَ النَّاسُ ثُمَّ تَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ یعنی  
عز و جلال کے بندوں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اُن پر رشک کھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نبی اور شہید صحابہ  
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ آپ اُن کی صفت بتائیے تاکہ ہم اُن کو دوست رکھیں۔ فرمایا  
ایک قوم ہے جو دوست رکھتی ہے رُوح اللہ کو بغیر مالوں اور کسبوں کے اُن کے چہرے نور ہیں اور وہ نور کے منبر  
ہوں گے۔ جس وقت لوگ خوف کھائیں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ اور جس وقت لوگوں کو غم ہوگا انہیں کسی قسم  
ہوگا۔ پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک تسلیم کر لینا چاہیے کہ اولیاء اللہ میں سے بعض ایسے ہیں جن پر انہیں  
بھی رشک کھاتے ہیں۔ رشک ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ کا ہوتا ہے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام اُن چند مکمل افراد پر  
رشک کھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں وہ مکمل افراد رضی اللہ عنہم سابقہ انبیاء علیہم السلام سے  
میں قرب میں کمال میں افضل ہیں۔ بعض علماء کرام اللہ تعالیٰ اُن کو فہم عطا کرے اس حدیث شریف  
متعلق فرماتے ہیں کہ اُن اولیاء پر انبیاء اور شہداء کا رشک کرنا فضیلت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُن  
صالح اعمال کی وجہ سے ہے۔ یہ اُن کے عقلی ڈھکوسلے ہیں۔ مومن وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اقدس کے سامنے سر جھکائے۔ اپنی عقل سے دخل نہ دے۔

عقل قرباں کن بہ پیش مصطفیٰ

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح سنئے اور ایمان تازہ کیجئے: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْمُتَحَابُّونَ فِیْ عَلٰی مَنَابِرٍ  
يَغْطُوهُمْ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ (الجامع الصغير للسيوطی عن عباد  
الصامت) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اولیاء جو آپس میں میری ذات کی خاطر محبت رکھتے ہیں نور کے منابر  
اور نبی و صدیق اور شہید اُن پر اُن کے مقام کی وجہ سے رشک کھاتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں حضور  
علیہ وسلم نے وضاحت فرمادی ہے کہ اُن مکمل افراد پر سابقہ انبیاء علیہم السلام کے رشک کھانے کی وجہ یہ  
مکمل افراد رضی اللہ عنہم کا جناب الہی میں مقام سابقہ انبیاء علیہم السلام سے اعلیٰ ہے۔ اس سے بھی زیادہ



یَحْجَى عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ تَعَالَى وَكَلَّتَا يَدَيْهِ يَمِينِ رَجَالٍ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْشَى بِيَاهُ  
 وَهُمْ نَظَرُ النَّاطِرِينَ يَغْطِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ وَقَرِيبُهُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (المجامع  
 صغیر للسیوطی عن عمرو بن عبسۃ) اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ اور اُس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں ایسے رجال  
 کہ نہ وہ انبیاء میں سے ہیں نہ شہداء ہیں۔ اُن کے چہرے نور ہیں۔ اُن کے نورانی چہروں کی سطوت کی وجہ سے  
 عین کی نظریں بیہوش ہو جاتی ہیں۔ اُن کو جناب الہی میں جو مقام و قرب حاصل ہے اُس کی وجہ سے انبیاء  
 شہداء اُن پر رشک کرتے ہیں۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصد مبارک پڑھئے اور عقلی دلائل ترک کر دیجئے  
 غططہم النبیین والشہداء بمقعدہم وقربہم من اللہ تعالیٰ یعنی اُن کھل عارفین رضی اللہ عنہم کو  
 حب الہی میں جو مقام حاصل ہے اور جو قرب حاصل ہے وہ انبیاء اور شہداء کو حاصل نہیں۔ پس اُن چند افراد  
 فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی لہذا اُن افراد کے سرور جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ  
 عنہم کا ردغوی کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے ؟  
 (۱) حدیث شریف میں وارد ہے رَجَالٌ فِیْ أُمَّتِیْ مَنَزِلَتُهُمْ كَمَنَزِلَتِیْ یعنی ہماری اُمت میں سے بعض ایسے  
 ہیں جن کی منزلیں مثل ہماری منزل کے ہیں۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف دفتر اول میں حدیث  
 شریف کا ترجمہ پیش فرماتے ہیں :

گفت پیغمبر کہ هست از اتم ؟ کہ بود ہم گوہر و ہم ہستم

مر مر ازال نور بسند جانِ شال ؟ کہ من ایشال را بے بینم ازال

بے صحیحین و احادیث و روایات ؟ بلکہ اندر مشرب آب حیات

یسی کھل عارفین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گروہ ہے جن کی منزلیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلیں ہیں اور جن پر  
 سابقہ انبیاء علیہم السلام رشک کھاتے ہیں۔ قطب الموحّدین حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ  
 فتوحات المکیہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم کو خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز کیا گیا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار  
 نبیاء کرام علیہم السلام نے ہم کو اس منصب کی مبارک دی۔ سیدی مُرشدی و مولائی امام ہمام غوث اعظم ثانی  
 علی حضرت مولانا پیر غلام محمد صاحب قبلہ امام جیلوی رضی اللہ عنہ بھی اپنے خواص کے سامنے موحی مارتے تھے  
 کہ ہم ولایت خاصہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم ہیں۔ کتاب فصوص الحکم فص شیشی میں سرکارِ دو عالم حضور  
 نبی کریم جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک خاتم الرسل صلی اللہ



علیہ وسلم کے وجود مبارک کی طرح قدیم ہے اور مجملہ رسل علیہم السلام نے علم ولایت خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے۔ پس خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ ازل سے اب تک خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح واحد ہے اور وہ میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب سرکارِ دو عالم خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور غصری ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کاملہ کے باعث اس اُمت مبارکہ میں سے بعض افراد اس کمال کو پہنچے کہ وہ اپنے اپنے زمانہ مبارک میں ولایت خاتمہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ٹھہرے اور انہوں نے خاتم الاولیاء ہونے کی موجیں ماریں۔ حقیقت میں یہ سب افراد نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہیں اور سب کے سب میرے حضرت سلطان غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کے نائب اور خادم ہیں۔ اس اُمت مبارکہ میں سے پہلے نائب خاتم الاولیاء مولانا مشکاکشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہر زمانہ میں ایک فرد نائب خاتم الاولیاء کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ نائب خاتم الاولیاء قطب زمان کے اوپر اور خاتم الاولیاء کے ماتحت ہوتا ہے۔ بسا اوقات نائب خاتم الاولیاء فوت شدہ افراد میں سے ہوتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہی افراد کا گروہ ہے جو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام سے درجہ میں افضل ہیں اور یہ شرف اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نصیب ہوا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ایسی کامل اور مکمل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے بعض تو سابقہ انبیاء کی مثل ہو گئے اور بعض مکمل افراد اُن پر سبقت لے گئے لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَعِبَادًا يَخْبِطُهُمُ الْإِنْبِيَاءُ۔ پس ان افراد کے سردار میرے سلطان غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعویٰ کریں کہ وہ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو اس میں کونسی تعجب کی بات ہے؟

(۱۲) حدیث شریف میں وارد ہوا مَثَلُ أُمِّيِّ مَثَلُ الْمَطْرِ لَا يُدْرِي آوَلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ كَذَلِكَ التَّوْبَةُ (میری اُمت کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب ثواب هذه الامة)۔ اب اُمت کے متعلق رب تعالیٰ وضاحت فرماتے ہیں وَمَا آدَبُ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ یعنی ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے (سبا)۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام بھی لفظ ناس میں داخل ہیں لہذا وہ بمعہ اپنی اُمتوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہیں اور یہ وجہ ہے کہ آپ کا لقب نبی الانبیاء ہے۔ اگر آپ کی اُمت میں سے بعض مکمل افراد سابقہ انبیاء سے اسلام پر فضیلت نہ رکھتے ہوتے تو آپ ہرگز نہ فرماتے لَا يُدْرِي آوَلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ بلکہ آپ فرماتے مَثَلُ أُمِّيِّ مَثَلُ الْمَطْرِ آوَلُهُ خَيْرٌ۔ لیکن چونکہ آپ جانتے تھے کہ ہماری اُمت میں سے بعض



خود سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں لہذا فرمایا لَا يُدْزِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ آخِرُهُ۔ پس ان کمال افراد کے سلطان حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ اگر یہ دعویٰ کریں کہ ہم سابقہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں کس میں کونسی تعجب کی بات ہے ؟

(۳) میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی وہ نرالی شان ہے اور اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام پر آپ کا وہ ودیدہ اور ہیبت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل فرمائیں گے تو وہ اس وقت کے قطب کا ادب کریں گے جو حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نائب ہوگا لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَائِلًا لَكُمْ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ لَا إِنْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ تَكْرِمَةً اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ دَعَاكَ سَيِّدُ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نازل ہوں گے اور میری امت کا امیر ان سے کہیں گے "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں امامت میں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے (مشکوٰۃ شریف باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)۔ اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت چمک رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حقیقی اور مراتب تادمہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فضیلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بالتحقیق ثابت ہوتی ہے ۔

(۴) معراج شریف کی رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت زمین پر بیت المقدس میں کی گما و ردہ فی الحدیث ثمرہ دخلت بیت المقدس من جمیع احوال انبیاء فقہ ممتی جبرائیل حتی امتہم (خصائص الکبریٰ جز اول باب حدیث انس رضی اللہ عنہ ص ۱۵۳) اور اپنی امت کے کمال افراد کی امامت ساتویں آسمان پر بیت المعمور میں کی جیسا کہ حدیث شریف مندرجہ خصائص الکبریٰ جز اول باب حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ ص ۱۶۸ اس امر پر شاہد ہے فَصَلَّيْتُ آفَا وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَعْمُورِ۔ پس آپ کی امت کے کمال افراد کی فضیلت انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوتی لہذا کمال افراد کے سردار حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر اظہار من الشمس ہے ۔



(۱۵) امام اجل حضرت مولانا شیخ عبدالقادر قادری ابن محی الدین الاربلی اپنی کتاب تفریح الخاطر کے  
 پر ارقام فرماتے ہیں۔ ذَکَرُ صَاحِبِ قَلَائِدِ الْجَوَاهِرِ اخِذًا مِّنْ مَّجْمَعِ الْفَضَائِلِ قَالَ سَمِعْتُ  
 عَنِ الشَّيْخِ الْقُشُوفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ أَجْمَعِينَ أَنَّ سَيِّدَنَا الشَّيْخَ السَّيِّدَ عَبْدَ الْقَادِرِ  
 الْكَيْلَانِي هُوَ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ لِأَنَّهُ كَلَّمَ ذُكْرَ الْغَوْثِ فَالْمُرَادُ بِهِ هُوَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 لِأَنَّهُ مَخَاطَبٌ مِنَ الْحَقِّ بِهِ كَذَا ذُكِرَ فِي الْغَوْثِيَّةِ رَأَى نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ وَمَشَرَفُ بِشْرِيفِ الْوِلَايَةِ الْمُنْطَلِقَةِ الْحَمْدِيَّةِ وَخِلْعَةِ الْوَرْدَانِ  
 الْمَحْبُوبِيَّةِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ كَمَا نَقَلَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّهُ قَالَ  
 لَمَّا عَرَجَ بِعَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْهِرْمَادِ وَبَلَغَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى بَقِيَ جَبَرُ  
 الْأَمِينِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَخَلِّفًا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ كَوَدْتُ أَنْ تَوْتَ أَنْ لَيْلَةَ لَا حَرَقْتُ فَأَرْسَلَ  
 تَعَالَى رُوحِي إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ لِاسْتِفَادَتِي مِنْ سَيِّدِ الْأَنَامِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ فَتَشْرِيفُ بِهِ وَاسْتَحْصَلْتُ عَلَى النِّعْمَةِ الْعُظْمَى وَالْوَرَاثَةِ وَالْخِلَافَةِ الْكُبْرَى  
 حَضَرْتُ وَأَوْجَدْتُ بِمَنْزِلَةِ الْبَرَقِ حَتَّى وَكِبَ عَلَى حَبْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَعِنَا فِي يَدِي حَتَّى وَصَلَ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى وَقَالَ لِي يَا وَلَدِي وَحَدِّقْ  
 قَدْ مَيَّ هَذِهِ عَلَى رَقَبَتِكَ وَقَدْ مَكَ عَلَى رِقَابِ كُلِّ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى انْتَهَى (وقال) رَضِيَ  
 تَعَالَى عَنْهُ فِي بَعْضِ أَشْعَارِهِ

وَصَلْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ بِحَضْرَتِي ۝ فَلَا حَتَّ لِي إِلَّا نَوَارُ وَالْحَقُّ آعْطَانِي  
 نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللَّهِ قَبْلَ تَخَلُّقِي ۝ فَلَا حَتَّ لِي إِلَّا مَلَائِكُ وَاللَّهُ سَمَّانِي  
 وَتَوَجَّيْتُ تَاجَ الْوَصَالِ بِنَظَرِي ۝ وَمِنْ خِلْعَةِ الشَّرِيفِ وَالْقُرْبِ كَسَانِي

یعنی صاحب قلائد الجواهر نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے مشائخ رضی اللہ  
 عنہم سے سنا ہے کہ ہمارے سید سردار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی غوث اعظم  
 جب غوث اعظم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے آپ ہی مراد ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے آپ کو اس  
 منیٰ طلب کیا ہے (کذا فی الغوثیۃ) آپ نے شب معراج میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور ولایت محمدیہ اور وراثت محبوبیہ کے خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے ۝



چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور جناب  
 اللہ تعالیٰ پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام ٹھہر گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اس مقام سے  
 اٹھ آگے بڑھوں تو جہل جاؤں گا۔ پس خداوند تعالیٰ نے میری روح اس مقام پر بھیجی تاکہ میں حضرت سرور  
 عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفید ہوں۔ سو میں نے آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور نعمت عظمیٰ اور خلافت  
 بری سے بہرہ ور ہوا۔ جب میں سدرۃ المنتہی کے مقام پر پہنچا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم باگ ہاتھ میں لے کر مجھ پر سوار ہوئے اور قَابِ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام پر پہنچ کر فرمایا: "اے  
 میرے فرزند اور میری آنکھ کی پتلی میرے عزیز و بلند! میرا یہ قدم تمہاری گردن پر ہے اور تمہارے قدم تمام اولیاء  
 کی گردنوں پر ہیں۔" حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس معراج شریف کی رات کا واقعہ اپنے ایک قصیدہ  
 شریف میں پیش فرماتے ہیں جو تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بہجتہ الامرار مطبوعہ مصر میں مندرج ہے۔ چند اشعار  
 پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) مجھے عرش مجید پر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں باریابی نصیب ہوئی۔ انوارِ اکہیہ میرے لئے ظاہر ہوئے اور حق  
 تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا۔

(۲) میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھا۔ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے کھول  
 دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوثِ اعظم رکھا۔

(۳) خداوند تعالیٰ نے مجھے اپنی نظر عنایت سے وصال کا تاج پہنایا اور بزرگی و قرب کا خلعت پہنایا۔  
 حضور غوثیت مآب قدس سرہ کے اپنے ارشادات اور بزرگانِ عظام کے مندرجہ بالا اقوال و حدیث پاک سے  
 آپ کی فضیلت سابقہ انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ سے کسی نبی  
 مرسل کے لئے ساتویں آسمان سے اُپر عرش مجید پر مقام قَابِ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے مُشرف ہونا ثابت نہیں  
 حدیث مذکورہ اور آپ کے اپنے قول کے مطابق یہ مقام صرف حضرت غوثِ اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے  
 ثابت ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف جلد سوم باب فی المعراج میں حدیث پاک عن حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 میں مذکور ہے کہ معراج شریف کی رات انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے مقامات (وَمَا مَنَّا اِلَّا لَهُ هَقَاقٌ  
 مَّعْلُوْمٌ۔ صافات ع ۵) پر جناب ختم المرسلین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا سیدنا حضرت آدم  
 علیہ السلام نے پہلے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے دوسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام



نے تیسرے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام نے چوتھے آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام نے پانچویں آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چھٹے آسمان پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ساتویں آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ نیز حدیث شریف لی مع اللہ وقت لا یسع فیہ مملکت مقرب ولا نبیٰ مرسلا (میراثہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ سماتا ہے اور نہ کوئی نبی و رسول) جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اپنی کتاب سرالاسرار کے ص ۲۸ پر پیش فرماتے ہیں اس امر پر شاہد ہے کہ مقام قاب قوسین آؤ آذنی میں کسی نبی و رسول کو رسائی نصیب نہیں۔ یہی حدیث شریف جس میں معراج شریف کی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ کے کندھوں مبارک پر سوار ہو کر عرش مجید پر مقام قاب قوسین آؤ آذنی پر پہنچنا ثابت ہے شیخ اجل عارف باللہ حضرت سید نعمت اللہ صاحب قادری علیہ الرحمہ بہ الفاظ دیگر اپنی کتاب سفینۃ الاولیاء میں نقل کرتے ہیں اور یہی حدیث شریف شیخ کمال الدین ابن شیخ الحداد شیخ عبد اللطیف البغدادی الشاہ فی الغیاتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اللطائف اللطیفہ میں نقل کرتے ہیں یہی حدیث شریف فرید عصر و جمید دھر شیخ رشید بن محمد الجندی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حیرۃ العاشقین میں پیش فرماتے ہیں۔ یہ جملہ احادیث من وعن تفریح الخاطر و مناقب غوثیہ میں درج کی گئی ہیں وہاں ملاحظہ فرمادیں۔

معراج شریف کی رات رب تعالیٰ نے آپ کو غوث اعظم کے لقب سے پکارا۔ لہذا جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مجلہ خلافت کی فریاد رسی کرنا آپ ہی کا منصب ہے کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر اعلیٰ اور وزیر اعظم ہیں لہذا آپ کی فضیلت جملہ اولیاء ائمہ صحابہ اور انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو وزیر فرمایا ہے فَاَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ اَهْلِ الْمَسَاءِ فَجَبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَآمَّا وَزِيرَايَ مِنْ الْاَرْضِ فَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ (مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابی بکر و عمر) اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حیات میں تمام سیاسی امور میں حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مشورہ لیتے تھے خلفائے راشدین میں یہ دونوں حضرات معمر تھے اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمر شریف میں چھوٹے تھے۔ نیز یہ حضرات سیاسی امور میں وزیر تھے اور وہ بھی عین حیات میں اور سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا منصب بحیثیت غوث اعظم قیامت تک ہے جس میں کسی دلی، صحابی، اہم اور نبی کو دخل



کتاب کا ارشاد مبارک اس امر پر شاہد ہے

أَفَلَتَ شَمْسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا ۖ أَبَدًا عَلَى أَفُقِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

ترجمہ: ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی السرخسندی قدس سرہ اپنی کتاب مکتوبات امام ربانی کی جلد سوم مکتوب ۱۲۳ ص ۱۲۳ پر اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں: مراد از شمس آفتاب فیضان ہدایت و ارشاد است و اذا قول آل عدم فیضان وجود و چوں بوجود حضرت شیخ معاملہ کہ با اولین تعلق داشت باو قرار گرفت و او واسطہ وصول و رشد و ہدایت گردید چنانچہ شمس از دے اولین بودہ اند و نیز تا معاملہ توسط فیضان برپا است بتوسل اوست ناچار راست آمد کہ آفَلَتَ شَمْسُ الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا اجماع یعنی آفتاب سے مراد ہدایت و ارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے سے مراد فیضان مذکور کا نہ ہونا ہے۔ چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک سے وہ معاملہ زمین سے تعلق رکھتا تھا قرار پکڑ گیا اور آپ اولین کی طرح ارشاد و ہدایت کے وصول کا واسطہ بن گئے اور نیز جب تک فیضان کے توسط کا معاملہ جاری ہے حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل و توسط ہی سے لہذا آپ کا ارشاد گرامی بالکل درست ہے کہ آفَلَتَ شَمْسُ الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا اجماع۔ سبحان اللہ! حضرت مجدد الف ثانی سرخسندی قدس سرہ کیسی وضاحت سے فرما رہے ہیں کہ متقدمین سب کے فیضان ختم ہو گئے ہیں اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا فیضان ابد الابد تک جاری رہے گا۔ یعنی جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ عالیہ میں اب ابد الابد تک مقرب ترین ہستی مشیر اعلیٰ وزیر اعلیٰ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ اس منصب پر کوئی ولی صحابی امام یا نبی فائز نہیں۔ پس آپ کی فضیلت مجملہ اولیاء ائمہ صحابہ اور انبیاء علیہم السلام پر ثابت ہوئی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ازل سے ابد تک سلطنت اکہیہ کے بادشاہ خاتم الرسل جناب محمد پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اعظم ازل سے ابد تک خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی ہیں رضی اللہ عنہ۔ کتاب فصوص الحکم جو بظاہر حضرت شیخ اکبر محمدی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور حقیقتاً ساری کی ساری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی ہوئی کتاب ہے جیسا کہ دیباچہ میں مذکور ہے، کی فصاحت میں صراحت ہے کہ خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کی طرح قدیم ہے، علم ولایت کو اصالۃً سوائے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں جانتا، مجملہ رسل و اولیاء علیہم السلام نے



علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے اور جملہ رُسل و انبیاء علیہم السلام نے علم شریعت خاتم  
الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکوٰۃ سے حاصل کیا ہے علم ولایت میں خاتم الاولیاء جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی  
اللہ عنہ جمیع اولیاء صحابہ ائمہ اور سابقہ انبیاء و رُسل علیہم السلام کے پیرو مُرشد ہیں۔ ہماری کتاب اسرار اللہ  
من فصول الحکم پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ نفی شیشی کا اصل عربی متن خطبۃ الکتاب میں درج کیا گیا ہے وہاں سے  
ملاحظہ فرمائیے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ  
اَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ ۝

## اَسْرُ الْقَصِیْدَةِ الرُّوحِیَّةِ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(۱) بے شک مشاہدہ سے مجھے یہ بات حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میری ولایت کا نگہبان ہے۔ اور اُس نے بلا شک و  
احسان کیا ہے کہ مجھے ہر حال میں تصرف کرنے کی اجازت  
دی ہے ۝

شَهِدْتُ بِأَنَّ اللَّهَ وَآلِيَّ وَلَا يَتِي  
وَقَدْ مَنَّ يَا تَصْرِيفٍ فِي كُلِّ حَالَتِي

(۲) میرے رب نے اپنی شراب (محبت) مجھے پیالوں میں  
پلائی۔ اور نشہ شراب سے میں مست ہو گیا۔ پس میں  
سال اکس نشے میں مخمور و سرمست رہا ۝

سَقَانِي رَبِّي فِي كُؤُسٍ شَرَابِيَه  
وَأَسْكَرَنِي حَقْبًا قَهْمْتُ بِسُكُوتِي

(۳) رب تعالیٰ نے جمیع بہشت معہ جملہ انعام و اکرام  
و برگ میری ملکیت کر دیئے ہیں اور جملہ عوالم کے بادشاہ  
میری رعیت ہیں ۝

وَمَلَكَنِي جَمِيعَ الْجَنَانِ وَمَا حَوْتِ  
وَكُلُّ مُلُوكِ الْعَالَمِينَ رَعِيَّتِي

(۴) میرے دُنکے جملہ عوالم میں مشرق سے لے کر مغرب  
تک رہے ہیں۔ میں اپنی رحمت سے موجودات ہر درجہ  
کی فریادیں سُنے والا ہوں ۝

وَسَاءُ دُؤُسٍ مُلْكِي سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا  
وَصِرْتُ لِأَهْلِ الْكَوْنَيْنِ خَوْشًا بِرَحْمَتِي



فِي حَانِيئَا أُدْخِلُ تَرَى الْكَأْسَ دَائِرًا  
عَلَى سَائِرِ الْأَقْطَابِ صَحَّتْ وَلَا يَتِي  
كَ قَادِرُ الْوَقْتِ قُطْبًا مُتَجَبِّلًا  
وَلَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ إِلَّا بِقِيَّتِي

رَفَعْتُ عَلَى مَنْ يَدَّعِي الْحُبَّ فِي الْوَرَى  
كُتُوبِي الْأَفْلَاقُ فِي حِينِ حَضَرَتِي

نَعَمْ نَشَأَتِي فِي الْحُبِّ مِنْ قَبْلِ آدَمَ  
وَنَزَّ بَنِي الْمَوَالِي فَفُزْتُ بِدَوْلَتِي

أَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا وَنُورُ مُحَمَّدٍ  
يَكُونُونَ عِلْمُ اللَّهِ بِبُؤَاتِي

أَنَا كُنْتُ مَعَ رِئِيسِ لَمَّا أَدْفَقَ الْعُلَى  
وَأَسْكَنْتُهُ الْفِرْدَوْسَ أَحْسَنَ جَنَّتِي

أَنَا كُنْتُ مَعَ نُوحٍ بِقُلُوبٍ إِذَا جَرَتْ  
وَبَطُونَانٍ سَفِطَتْهُ عَلَى كَفِّ رَاحَتِي

(۵) ہمارے میخانہ میں داخل ہو تو دیکھے گا جامِ محبت کا دورِ چل رہا ہے۔ ہماری ولایت (حکومت) جُملہ اقطاب پر ثابت ہے  
(۶) میں تمام اوقات کا والی اور بڑی عظمت و جلال والا قطب ہوں یعنی جُملہ اقطاب کا سردار ہوں اور جُملہ عشاق نے میری پس خوردہ شرابِ محبت پی ہے۔

(۷) زمانہ بھر میں جُملہ محبت کا دم بھرنے والوں سے میرا مقام بلند ہے۔ میرے دربار میں بوقتِ حاضری افلاک میرا طواف کرتے ہیں۔

(۸) میں نے حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور سے قبل عشقِ الہی میں پرورش پائی۔ مجھے (ازل ہی سے) رب تعالیٰ کی حضوری حاصل ہے اور مجھے اُس نے سرداری کے منصب سے نوازا ہوا ہے۔

(۹) مجھے اُس وقت علیا مراتب حاصل تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک اللہ تعالیٰ کے علم میں نبوت کے ساتھ مکنون اور مستور تھا۔ (یعنی ازل میں اللہ تعالیٰ کے علم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے اور میں آپ کا وزیرِ عظم تھا)۔

(۱۰) جب حضرت ادریس علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے اُن کے ساتھ تھا اور میں نے ہی اُن کو جنت الفردوس میں عمدہ جگہ دلائی۔

(۱۱) جب طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جاری ہوئی تو میں اُن کے ساتھ تھا اور میں نے کشتی کو تباہی و تھیلی پر رکھا اور طوفان سے حفاظت کی۔



أَنَا كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ فِي النَّارِ مُلَقِيًّا  
وَمَا طِفِئَتِ النَّارُ إِلَّا بِتَفْلَتٍ

(۱۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو  
اُن کے ساتھ تھا اور میں نے ہی اُس آگ کو اپنے دم  
بُجھایا تھا۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ يَعْقُوبَ فِي حُزْنِ يُوسُفَ  
وَمَا اجْتَمَعَ إِلَّا ثَنَانٌ إِلَّا بِبُرْكِتِي

(۱۳) جب حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام  
کے غم میں مبتلا تھے میں اُن کے ساتھ تھا اور اُن  
کا ملاپ میری ہی برکت سے ہوا تھا۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ رُؤْيَا الذِّبْجِ مُشَاهِدًا  
وَمَا أُنْزِلَ الْكَبْشُ إِلَّا بِفَتْوَتِي

(۱۴) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو ذبح کرنے  
کا خواب دیکھا تو میں اُن کے ساتھ تھا اور میری ہی  
سے ذنبہ نازل ہوا تھا۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ أَيُّوبَ فِي زَمَنِ الْبَلَاءِ  
وَمَا تَبَرَّوْثُ بَلْوَاهُ إِلَّا بِدَعْوَتِي

(۱۵) جب حضرت ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا تھے تو  
اُن کے ساتھ تھا۔ اور میری ہی دعا سے اُن کو بلا سے  
بلی۔

وَعَصَا مُوسَى مِنْ عَصَايَ اِسْتَمَدَّ بِهِ  
وَمَا عَصَاهُ إِلَّا عَصَايَ وَسَدَّتْ

(۱۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا میرے ہی عصا سے  
استمداد کرتا تھا۔ وہ درحقیقت میرا ہی عصا اور سہارا  
یعنی اُن کی مدد بھی میں نے ہی کی تھی۔

أَنَا كُنْتُ مَعَ عِيسَى فِي الْهَدْيِ نَاطِقًا  
وَأَعْطَيْتُهُ أَوْدَ حَلَاوَةٍ نِعْمَتِي

(۱۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گہوارے میں  
ہی کلام کیا تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خوش  
کی نعمت میں نے ہی عطا کی تھی۔

أَنَا أَوَّلُ الْقُدْسِ فِي عِلْوِ خَالِقِي  
أَنَا آخِرُ السَّبْعُوْثِ فِي سَرْمَدِ تَيْتِي

(۱۸) اپنے خالق تعالیٰ کے علم میں مجھ کو قدسی صفات  
سے اول پیدا کیا گیا ہوں اور سب سے آخر مبعوث  
ہوں۔ یہ منصب عالی مجھے دائمی حاصل ہے۔

وَمَنْ قَبْلُ قَبْلَ الْآنِ فِي دَرَجِ الْعُلَى  
مُقِيمًا وَفِي الْفِرْدَوْسِ مَسْمُوعٌ كَلِمَتِي

(۱۹) میرے مدارج بہت عالی ہیں۔ کون ہے جو مجھ سے  
میں آگے ہے۔ جنت میں میرے نعمات سُننے والے



تَهَرْتُ إِلَى الدُّنْيَا جَمِيعًا وَحَدَّثَهَا  
كَخَرَدَلَةٍ فِي وَسْطِ كَفِّي وَرَأَيْتُ  
وَإِعْطَا فِي الرَّحْمَنِ مِنْ غَيْبٍ عَلَيْهِ  
ثَمَانِينَ عِلْمًا غَيْرَ عَلَيْهِ حَقِيقَتِي  
وَلَا مَسْبُورَ إِلَّا وَلِي فِيهِ خُطْبَةٌ  
وَلَا مَسْجِدَ إِلَّا وَلِي فِيهِ رَكْعَتِي  
مُرِيدِي تَسْكِينِي وَكُنْ بِي وَاثِقًا  
أَنَا أَحْيَيْتُ فِي الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَأَعْلَمُ بِسُجُجِ الْبَحْرِ وَأُحْصِي أَعْدَاءَهَا  
وَأَعْلَمُ بِرَمْلِ الْأَرْضِ كَوْهِي وَمَلَّتِي

وَأُحْيِيكُمْ لَا تَقْعُدُوا بِتَضَافِيرِ  
وَأُحْيِيكُمْ تَسْأَلُوا طَرِيقَ الْحَبِيبَةِ قِي

وَمَا قُلْتُ هَذَا الْقَوْلَ فَخَرًا وَإِنَّمَا  
أُوتِي الْإِذْنَ حَتَّى يَعْرِفُونَ حَقِيقَتِي

وَمَا قُلْتُ حَتَّى قِيلَ لِي قُلْ وَلَا تَخَفْ  
لَا نَكَ وَلِيُّ اللَّهِ فِي كُلِّ حَالَتِي

وَوَالِدَتِي زَهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ  
وَأَبِي أَمِيرُ الْخَيْلِ وَآلِهِمْ بَرَكَتِي

(۲۰) میں نے ساری دنیا پر نظر ڈالی اور اُسے اپنی سہیلی کے  
وسط میں ایک راتی کے دانہ کے برابر پایا۔

(۲۱) رب تعالیٰ نے مجھے علم حقیقت کے علاوہ اُسی اور  
علوم اپنے علم غیب میں سے عطا کئے ہوئے ہیں۔

(۲۲) کوئی ایسا منبر نہیں جس پر میرا خطبہ نہیں پڑھا جاتا اور کوئی  
ایسی مسجد نہیں جس میں میرا ذکر خیر نہ ہو۔

(۲۳) اُسے میرے مُرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑے میں تیری  
دنیا میں بھی اور روز قیامت کو بھی مدد کروں گا۔

(۲۴) میں سمندر کی امواج اور اُن کی تعداد کو بھی جانتا ہوں اور  
رُوسے زمین پر ریت کے جتنے دانے ہیں اُن سب کی تعداد  
مجھے معلوم ہے۔

(۲۵) میں تم سب کو وصیت کرتا ہوں کہ تکبر کے ساتھ مت  
بیٹھو (یعنی تکبر اور خود پسندی ترک کر دو)۔ نیز وصیت  
کرتا ہوں کہ میرے عمدہ طریقہ کی پیروی کرو۔

(۲۶) میں نے یہ قصیدہ فخریہ نہیں کہا بلکہ مجھے اس کا اذن دیا  
گیا ہے اور منشاء الہی یہ ہے کہ لوگ میری حقیقت کو  
شناخت کر لیں۔

(۲۷) میں نے یہ کلام نہیں کیا جب تک مجھے امر نہیں ہوا کہ  
”کلام کرو اور خوف نہ کرو کیونکہ تو بیشک ہر حالت میں اللہ کا  
دوست ہے۔“

(۲۸) میری دادی حضرت سیدۃ النساء زہرا علیہا السلام جناب  
محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی ہیں اور میرا دادا  
شکر کا سردار حضرت شاہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سب



کی برکات ہر وقت میرے شامل حال ہیں •

وَحَبْدِي رَسُولُ اللَّهِ طَهَّ مُحَمَّدٌ  
أَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَيْخُ كُلِّ طَرِيقَتِي

(۲۹) میرے نانا پاک جناب رسول اللہ طہ کے خطاب و  
جناب محمد پاک ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میں  
طریقوں کا شیخ عبد القادر ہوں •

مُرِّي بِرَبِّي تَسْتَثْنِي وَ كُنْ بِي وَاثِقًا  
قَدْ عَيَّ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلِّ وَرَيْتِي

(۳۰) اے میرے مرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے میری  
قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے •

(ف) میرے حضرت سلطان غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بہت سے قصائد تتر فتر توح الغیب بر حاش  
بہجتہ الاسرار و معدن الانوار مطبوعہ مصر میں مندرج ہیں۔ یہ قصیدہ ان میں سے ایک ہے۔ بعض علماء کرام کا یہ عقیدہ  
ہے کہ آپ نے یہ کلام مبارک بحالت سکر فرمایا ہے چنانچہ حضور نے خود ہی ان کے وہم باطل کی تردید فرمائی  
ہے۔

وَمَا قُلْتُ هَذَا الْقَوْلَ تَخَوُّرًا وَ إِنَّمَا  
وَمَا قُلْتُ حَتَّى أَقِيلَ لِي قُلٌّ وَلَا تَخَفْ  
أَوْقِي الْأَذْنَ حَتَّى يَعْرِفُونَ حَقِيقَتِي •  
لَا ذَنْبَ وَ لِي اللَّهُ فِي كُلِّ حَالَتِي •

یعنی میں نے یہ کلام فخر سے نہیں بلکہ امراہی سے کیا ہے اور منشاء الہی یہ ہے کہ لوگ اس کلام سے میری  
کو پہچان لیں۔ لیکن عارف کامل خوب سمجھتا ہے کہ یہ الفاظ کی موج نہیں ہے بلکہ یہ کلام دائرہ شریعت کے اندر  
میں نہیں اور تو کا ذکر ہے۔ جناب نے اپنی نرالی شان بیان کرنے کے بعد اپنا نسب بیان فرمایا ہے پس ثابت  
کہ یہ کلام حالت سکر کی نہیں ہے بلکہ یہ جناب کی دائمی شان ہے۔ قصیدہ شریف میں آپ نے اپنی وہ شان بیان  
کی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور ولی میں نہیں پائی جاتی مثلاً (۱) آپ شجرۃ میں ارشاد فرمایا  
ہیں کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم کو اس وقت قرب حاصل تھا جب سیدنا آدم علیہ السلام کا ظہور نہیں  
اور شجرۃ میں فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اقدس علم الہی میں مکمل اور نبوت سے مشرف تھا  
مجھ کو جناب کی بارگاہ عالیہ میں عالی مراتب حاصل تھے۔ (۲) آپ نے شعر مناجات میں ارشاد فرمایا کہ  
حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت یونس، حضرت موسیٰ اور حضرت  
السلام کی مصیبت میں مدد کی۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مدد کو کہتا ہے جو درجہ میں کمال میں اور قرب  
نوبت رکھتا ہو۔ لہذا اس کلام سے آپ کی سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ثابت ہوئی۔ (۳) چونکہ



شان اقدس بہت ہی بلند اور ارفع ہے اس لئے بشری عقول و فہوم آپ کی حقیقت کے ادراک میں عاجز رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد مبارک اپنی شان پاک کے متعلق درج کیا جاتا ہے وَهُوَ هَذَا (بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر ص ۱۲) اَشْيَخُ نَحْيِ الدِّينِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْكُرْسِيِّ  
 اَهْلُ الْاَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا يَا اَهْلَ السَّمَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ اَنَا  
 سَيِّدُ الْاَعْلَمُونَ۔ یعنی آقا تھے غوث الوری محبوب کبریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے  
 اے زمین والو! مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ اور اے آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ  
 یہی چیزیں پیدا کرتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے۔ اَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ میں اُن میں سے ہوں جن کو  
 تم نہیں جانتے۔

اب اگر علماء کرام اور نیم ولی آپ کی شان اقدس کو نہ سمجھ سکیں تو وہ معذور ہیں۔ اُن کو چاہیے کہ جناب  
 کے کلام مبارک کو من و عن تسلیم کر لیں اور اپنے علوم اور عقول کے ترازو پر جناب کی شان پاک کو نہ تولیں اسی  
 لئے تو آپ شعر ۲۶ میں فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ کلام فرسے نہیں کیا بلکہ منشاء اُپنی یہ ہے کہ لوگ آپ کی حقیقت  
 کو پا لیں اور وہ حقیقت یہ ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں سب سے مقرب ترین اور  
 افضل ترین ہستی ہیں۔ یعنی آپ کو مجملہ اولیاء، ائمہ، صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل  
 ہے۔

آپ کا ایک اور ارشاد گرامی سنیئے اور خوشی سے سر دھنیئے (بہجۃ الاسرار مطبوعہ مصر ص ۲) وَمَا مِنْ رَجُلٍ  
 خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا وَلِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِي هَذَا الْاَحْيَاءُ بِاَبْدَانِهِمْ وَالْاَمْوَاتُ  
 بِاَرْوَاحِهِمْ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی یا ولی پیدا نہیں کیا جو میری مجلس میں حاضری نہ دے زندہ  
 اپنے بدنوں کے ساتھ اور فوت شدہ اپنی ارواح کے ساتھ۔ اس قول مبارک میں آپ نے اپنے قصید  
 شریف کی شرح فرمادی ہے۔ اگر آپ کو سابقہ انبیاء علیہم السلام اور مجملہ متقدمین اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ  
 پر فضیلت حاصل نہیں تو اُن کی حاضری آپ کی مجلس شریف میں کیوں ضروری تھی۔ سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک  
 صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کی مجلس شریف میں آپ کی تربیت اور تائید کے لئے تشریف لاتے تھے کیونکہ  
 آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور معنوی فرزند ہیں اور سابقہ انبیاء اور متقدمین اولیاء کرام علیہم السلام  
 اس لئے حاضری دیتے تھے کہ آپ سے کلمات سیکھیں اور فیض حاصل کریں۔ یاد رہے کہ خلفائے راشدینؓ بھی



متقدمین اولیاء میں شامل ہیں جس میں تعجب کی کوئی بات ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علمائے ربانی بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں گمنا و رد فی الحدیث علماؤ اُمتی کا نبیاء بنی اسرائیل تو علمائے ربانی کے سردار جناب حضرت غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کیوں اُن سے افضل ہوں۔ اب کوئی اعتراض کرے کہ آپ کو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اتنا بلند اور ارفع اور اعلیٰ مقام کیوں حاصل ہوا اور کیسے حاصل ہوا رب تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الاحزاب ع ۸) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرما دیجئے کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جس کو اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے نیز لَمْ يَسْأَلْ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (انبیاء ع ۲) یعنی رب تعالیٰ جو چاہیں کریں اُن سے کوئی نہیں سکتا کہ ایسے کیوں کیا اور اگر لوگ اُس کے لئے پر اعتراض کریں گے تو وہ پوچھے جائیں گے یعنی اُن گرفت ہوگی ۛ

(۴) قصیدہ شریف کے آخری شعر میں آپ نے فیصلہ فرمادیا ہے وہو هذا:

مُرِيدِي تَسْكُنِي وَكُنِّي وَائْتَا ۛ قَدَّمِي هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ مَّحَلِّ دَلِيلِي

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ۔ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہر نبی کا ولی ہونا لازمی ہے لہذا آپ کے اس قول مبارک میں سابقہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام موجود ہیں۔ کوئی شخص نبی تب بنتا ہے جب پہلے ولی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحی تعلق کا نام ولایت ہے خلق کے ساتھ ظاہری تعلق کا نام نبوت ہے۔ ولی جب کمال حاصل کرتا ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کا مشابہ ہو جاتا ہے، عالم ملکوت کا اُس کو مکاشفہ نصیب ہو جاتا ہے، انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی ارواح طہات وہ فیض حاصل کرتا ہے، ملائکہ کی اُسے زیارت نصیب ہو جاتی ہے اور خاص طور پر وہ حضرت جبریل علیہ السلام کو شناخت کرتا ہے۔ منتہی ولی کے لئے اللہ تعالیٰ ایک خاص مظہر جبریل علیہ السلام معین کر دیتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام ہمیشہ اُسی صورت میں اُس عارف کے پاس عالم مثال میں تشریف فرما رہتے ہیں۔ جب ولی اس کمال کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کر سکے اُس وقت اُس کے لئے کاج رکھ دیا جاتا ہے۔ نبوت نبا سے ہے یعنی خلق کو خبریں دینا، لہذا پہلے کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے



کے لئے گا تو پھر بعد میں وہ حاصل کر دہ خبریں خلق تک پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے خبریں حاصل کرنا ولایت  
 حاصل کر دہ خبریں خلق کو پہنچانا نبوت ہے۔ پس اب اسے عزیز تیرے ذہن میں بیٹھ گیا ہوگا کہ ہر نبی  
 کے لئے ولی ہونا لازمی ہے اور صاحب کتاب نبی کو رسول کہتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ ہر رسول و نبی پر لازمی  
 ہے کہ وہ پہلے علم ولایت پڑھیں۔ علم ولایت کا تعلق اگرچہ قلب کے ساتھ ہے لیکن علم ولایت بھی علم  
 شریعت کی طرح پڑھایا جاتا ہے۔ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کتاب فصوص الحکم کی  
 شیشی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتم الرسل جناب محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خاتم الاولیاء جناب  
 سید القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود مبارک بھی قدیم ہے، علم ولایت بالاصالت سوائے خاتم الرسل صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور سوائے خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں جانتا، مجملہ رسل علیہم السلام کو علم ولایت خاتم  
 الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پڑھاتے تھے اور اُس کے بعد خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ان کو علم شریعت پڑھا کر زمین  
 پر فرماتے تھے، رسولوں سے کمتر درجہ والے یعنی انبیاء و ائمہ و صحابہ و اولیاء علیہم السلام خاتم الاولیاء  
 سے کیسے بے نیاز ہو سکتے ہیں یعنی ان سب نے بھی علم ولایت خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی مشکوٰۃ سے حاصل  
 کی ہے۔ ائمہ اطہار اہلبیت علیہم السلام سابقہ رسل علیہم السلام سے افضل ہیں۔ ائمہ و صحابہ کے الفاظ اولیاء  
 سے سلسلہ علیحدہ لکھے گئے ہیں کہ بعض کم فہم اور کج فہم علماء کہتے ہیں کہ ”صحابہ“ پر لفظ ولی کا عائد نہیں ہوتا۔ یہ  
 غلط ہے۔ لفظ ”اولیاء“ میں ”صحابہ“ بھی داخل ہیں۔ فصوص کی عبارت سے ثابت ہوا کہ خاتم الاولیاء جناب سید القادر  
 جیلانی رضی اللہ عنہ مجملہ اولیاء و صحابہ و ائمہ و سابقہ رسل علیہم السلام کے علم ولایت میں پیر و مرشد ہیں اسی لئے  
 اللہ تعالیٰ نے جناب کو قرآن مجید میں ”ولی مرشد“ کا خطاب دیا ہے کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی مَنْ يَهْدِ اللَّهُ  
 فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پاتا  
 ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے وہ ولی مرشد کو نہیں پاتا (سورہ کہف)۔ آیت کریمہ کی تفسیر کے لئے ہماری تفسیر  
 نبوی پڑھیے اور اپنے قلوب کو صحیح عقائد کے نور سے منور کیجئے۔ اگرچہ فض شیشی کا پورا اقتباس کتاب فصوص  
 الحکم کے تحت درج کیا جائے گا لیکن قارئین کرام کی تشفی کے لئے چند سطور درج کی جاتی ہیں: فَمِنَّا مَنْ جَهِلَ  
 فَاَعْلَمَهُ فَقَالَ وَ اَلْعِجْزُ عَنْ ذٰلِكَ الْاِذْرَاكَ اِذْ رَاكَ وَ مِنَّا مَنْ عَلِمَ فَلَمْ يَقُلْ بِسِثْلِ هٰذَا وَ هُوَ  
 اَعْلٰی الْقَوْلِ بَلْ اَعْطَاہُ الْعِلْمُ السَّكُوْتَ كَمَا اَعْطَاہُ الْعِجْزُ وَ هٰذَا هُوَ اَعْلٰی عَالِمِیَا لِلّٰہِ  
 وَ لَیْسَ هٰذَا الْعِلْمُ بِالْاَصَالَةِ اِلَّا لِخَاتِمِ الرَّسُلِ وَ خَاتِمِ الْاَوْلِیَاءِ وَ مَا يَرَاكَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ



وَالرُّسُلِ إِلَّا مِنْ مِّشْكُوتِ الرَّسُولِ الْخَاتِمِ وَلَا يَرَاهُ أَحَدٌ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ إِلَّا مِنْ مِّشْكُوتِ الْوَلَدِ  
 الْخَاتِمِ حَتَّى آتَى الرَّسُولَ لَا يَرُونَهُ مَتَى رَأَوْهُ إِلَّا مِنْ مِّشْكُوتِ خَاتِمِ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنَّ الرَّسَالَ  
 وَالنَّبُوتَ أَغْنَى نُبُوتَ التَّشْرِيعِ وَرِسَالَتَهُ تَنْقِطَعَانِ وَالْوِلَايَةُ لَا تَنْقُطِعُ أَبَدًا فَالْمُرْسَلُونَ  
 مِنْ كَوْنِهِمْ أَوْلِيَاءُ لَا يَرُونَ مَا ذَكَرْنَا إِلَّا مِنْ مِّشْكُوتِ خَاتِمِ الْأَوْلِيَاءِ فَكَيْفَ مَن دُونَهُمْ  
 مِنَ الْأَوْلِيَاءِ إِنَّهُ. اے عزیز! تو اعتراض کریگا کہ کتاب فصوص الحکم تو حضرت شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی رحمہ  
 اللہ عنہ کی تصنیف ہے۔ جواباً یہ مورسکین عرض کرتا ہے کہ خطبہ کتاب پڑھیے اور انصاف کیجئے۔ چند سطور خط  
 مبارک سے نقل کی جاتی ہیں اَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَبَشَرَةٍ  
 أَرَيْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ مُحَرَّمِ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ بِمَحْرُوسَةٍ وَمَشْرِ  
 وَبَيْدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ فَقَالَ لِي هَذَا كِتَابُ فُصُوصِ الْحِكْمِ خُذْهُ وَآخِرُ  
 بِهِ إِلَى النَّاسِ يَنْتَفِعُونَ بِهِ لَكِنْ خُذْ وَنَعْتَ كَيْفَ بَعْدُ فِي حَقِّهِمْ جَنَابِ رَسُولِ پاك صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی زیارت پاک سے خواب میں مشرف ہوا۔ مجھے آپ کی یہ زیارت مبارک ماہ محرم شریف کے اخیر عشرہ سے  
 بیچ شہر دمشق کے اس حال میں نصیب ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کتاب تھی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "یہ کتاب فصوص الحکم ہے اس کو لے اور اس کو لوگوں تک پہنچاتا کہ وہ  
 سے فائدہ حاصل کریں۔" اس میں تصریح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم خواب میں کتاب فصوص الحکم  
 حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ کو اجمالاً دکھائی اور بعد میں خود بظاہر آپ کو تفصیلاً دکھائی۔ قطاب عارفین رضی  
 عنہم کے نزدیک کتاب فصوص الحکم حدیث پاک کا ایک مقدس صحیفہ ہے۔ علماء کرام کی خدمت میں ایتما  
 ہے کہ وہ کتاب مذکورہ کے مجملہ اسرار کو من و عن تسلیم کر لیں۔ جو شخص اس کتاب کے ایک حرف پر بھی  
 کرے وہ بد نصیب ہے۔ ہاں! اگر کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو کسی عارف باللہ سے سمجھنے کی کوشش کرے  
 پس کلام فصوص سے ثابت ہوا کہ جمیع اولیاء و انبیاء اور رسول علیہم السلام نے علم ولایت خاتم الاولیاء  
 جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پڑھا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خاتم الاولیاء جناب  
 عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ظہور غنصری ہوا تو اُس وقت سابقہ انبیاء علیہم السلام تو دار آخرت میں پہنچے  
 ہوئے تھے، اب اُن کی خاتم الاولیاء رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کیونکر ضروری تھی؟ جواباً عرض  
 ہوں کہ انبیاء علیہم السلام زندہ جاوید ہوتے ہیں۔ اُن کے رحلت کر جانے کے بعد اُن کی شریعتیں تو منسوخ



کی ولایت ابد الابد تک باقی ہے۔ چونکہ کمالات الہیہ لامتناہی ہیں لہذا قال اللہ عَزَّوَجَلَّ کُلُّ یَوْمٍ  
 شَیْءٌ شَإِنْ اللّٰہِ تَعَالٰی ہر آن نئی شان میں ہیں اور ہر نئی شان عارف کو ایک نیا عِلْم عطا کرتی ہے، اسلئے انبیاء  
 علیہم السلام اپنے علوم میں بعد از موت بھی ترقی کرتے رہتے ہیں۔ لہذا وہ عظیم ولایت میں ترقی کے لئے خاتم الاولیاء  
 حضرت محمدؐ کی بارگاہ اقدس میں حاضری دیتے تھے اور یہ سلسلہ ابد الابد تک جاری رہے گا۔ پس قصیدہ شریف  
 ولایت کرتا ہے کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ترین ہستی جناب حضرت غوث  
 علیہ السلام رضی اللہ عنہ ہیں۔ \*

## الْقَصِيدَةُ الْغَوِثِيَّةُ

مَقَانِي الْحُبِّ كَأَسَاتِ الْيَوْمَانِي  
 نَلَّتْ لِيْخْبَرَتِيْ نَحْوِيْ تَعَالِي  
 مَعَتْ وَمَشَتْ لِيْخْبَرَتِيْ كَثُوِي  
 نَهْمَتْ بِسُكْرَتِيْ بَيْنَ الْمَوَالِي  
 نَلَّتْ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَمُوَالِي  
 بِحَالِيْ وَأَدْخَلُوْا أَسْتُوْرِحَالِيْ

وَهَمُّوْا وَاشْرَبُوْا أَنْتُمْ جُنُوْدِيْ  
 نَمَاقِي الْقَوْمِ بِالنَّوَالِيْ مَلَالِيْ

شَرِبْتُمْ فَضَلَّتِيْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِيْ  
 وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِيْ وَاتِّصَالِيْ  
 مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَ الْفُرَاتِيْ  
 مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَا رَاَلِ عَالِيْ

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے پس  
 میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آج  
 پیالوں میں بھری ہوئی وہ شراب میری طرف دوڑی پس  
 میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب مست ہو گیا  
 میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے  
 حال میں داخل ہو جاؤ یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ  
 کیونکہ آپ بھی میرے رفقا ہیں  
 ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جام معرفت پیو کہ تم میرے  
 لشکر میں ہو، کیونکہ ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام  
 بھر رکھا ہے۔

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی کچی  
 شراب پی لی۔ لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پاسکے  
 اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ  
 کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔